شریعتِ اسلامیہ کے محاسن

www.KitaboSunnat.com

شیخ عمر فاروق

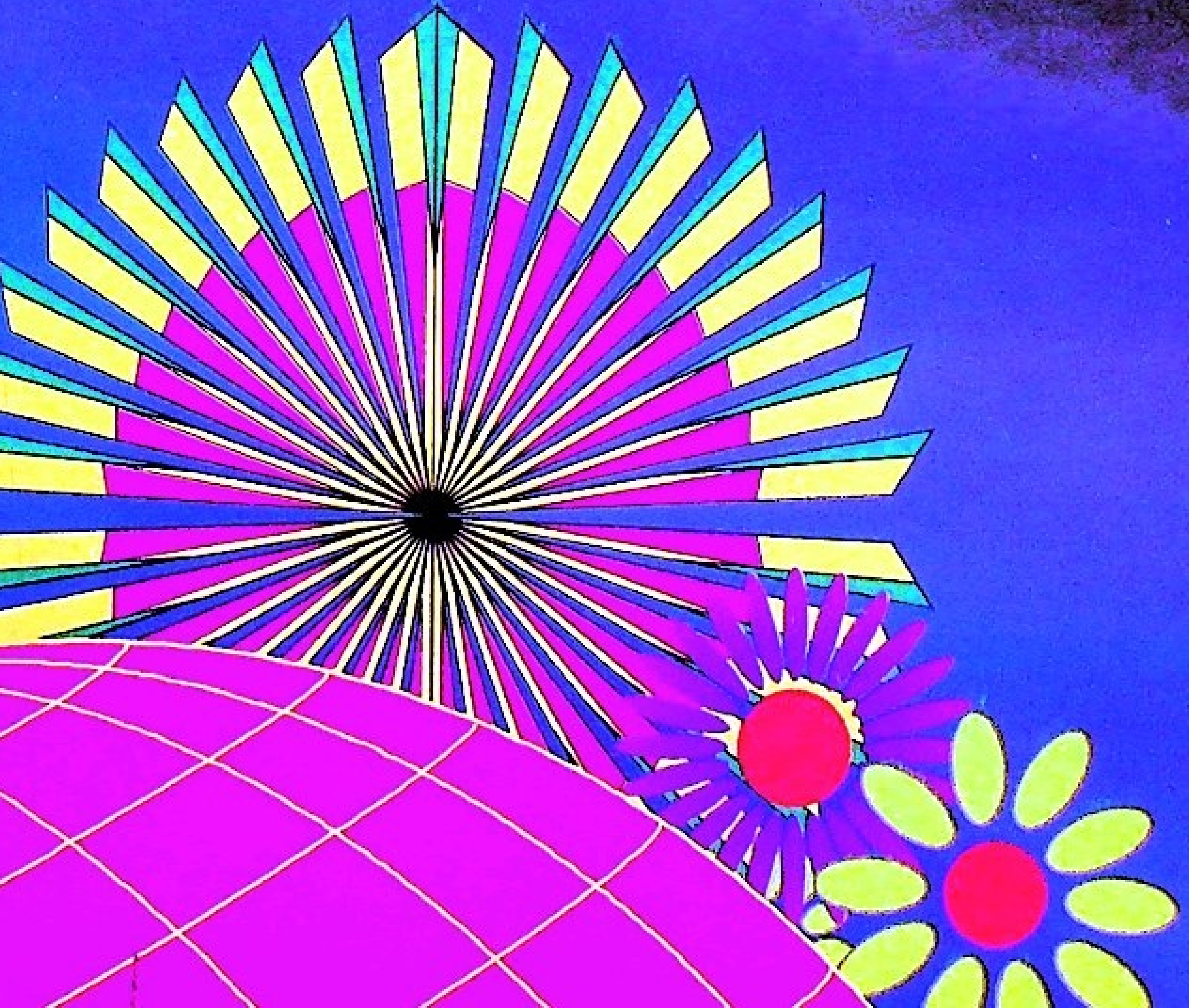

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شریعت اسلامیہ کے محاسن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شریعت اسلامیہ کے محاسن

دارالمطالعہ قرآن ا
نمبر 10132

شیخ عمر فاروق

ایشیا پبلی کیشنز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

10132

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	شریعت اسلامیہ کے محاسن
مصنف	.....	شیخ عمر فاروق
طباعت	....	اکتوبر 2000ء
ناشر	....	ایشیا پبلی کیشنز
مطبع	.....	ماڈرن پرنٹرز، لاہور
قیمت	.....	-/150 روپے

ملنے کا پتہ

دفتر ہفت روزہ ایشیا

9/1-A، ایشیا منزل، رائل پارک لاہور

دار المطالعہ قرآن ...
نمبر ____

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مولانا نصر اللہ خان عزیزؔ مرحوم و مغفور

کے نام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1۔	اللہ کی پہچان...... جس کے روبرو بندہ و محتاج و غنی ایک ہو جاتے ہیں	5
2۔	اسلام میں نماز کی حقیقت	11
3۔	نماز کی فضیلت و اہمیت احادیث کی روشنی میں	19
4۔	اسلام اور مسلمان شریعت اسلامیہ کا مفہوم اور ہماری زندگی	26
5۔	دعا کیوں ضروری ہے!	31
6۔	روزہ اور حصول تقویٰ	42
7۔	روزہ کس طرح مکمل ہوتا ہے؟	49
8۔	اسلامی معاشرے میں زکوٰۃ کا نظام	55
9۔	رمضان المبارک میں عمرہ	63
10۔	حج اور اس کے ثمرات	
	(الٰہی! تجھ سے معافی چاہنے تیرے در پہ آئے ہیں' معاف فرما!)	74
11۔	دستورِ حیات	93
12۔	اسلام کا نظامِ عدل	100
13۔	جود و سخا	107
14۔	رسول اللہ ﷺ کے اسلوب بیان میں فصاحت و بلاغت	114
15۔	پیکر خلق عظیم ﷺ	121
16۔	اسلام اور سدا بہار زندگی	128

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
17-	توبہ کی حقیقت	134
18-	امت کی پاسبانی	141
19-	خواتین سے حسنِ سلوک	148
20-	مسلمان باہم سلامتی کا مظہر ہیں	155
21-	اسلام میں استاد کا مقام	160
22-	چند جامع نصیحتیں	166
23-	حسد سے بچو	178
24-	زندگی گزارنے کا بلند تصور	184
25-	قربانی کی روح...... تسلیم ورضا	190
26-	گداگری کی مذمت اور رزق حلال کی ہدایت (اسلام عزت نفس کو پختہ ایمان کے لیے لازمی قرار دیتا ہے)	195
27-	مسلمان اور جہاد	200
28-	ایک بستی کی تلاش	209
29-	سود یا قرض حسنہ؟ نفع رسانی کی صحیح صورت کیا ہے؟	216
30-	اچھے اخلاق ہی اصل سرمایہ حیات ہیں	223
31-	اسلامی فلاحی مملکت میں امن کیسے قائم ہوتا ہے؟	229
32-	دین اور سیاست کا تعلق	235
33-	برائی کا راستہ روکیے	241
34-	جہاد کی لازوال داستانیں	246

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
252	اقتدار کے حق دار کون ہیں؟	35۔
260	قیادت کے اوصاف	36۔
268	اسلامی حکومت...... اہلیت وذمہ داریاں	37۔
275	اسلام اور موجودہ جمہوریت	38۔
282	امن کیسے قائم کریں؟	39۔
288	بے حیائی کا پھیلاؤ	40۔
295	نونہالان وطن کی تعلیم وتربیت	41۔
302	اسلامی انقلاب کیسے آئے گا؟	42۔
310	اسباب المصائب	43۔
318	دینداری...... معیار نکاح	44۔
326	اللہ تعالیٰ کا ذکر دل کا اطمینان' فلاح کا سامان	45۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

اسلام نے انسان کو حقیقی راہ نجات دکھانے کے لئے نہایت سہل اور آسان ذرائع استعمال کیے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کا موضوع ہمہ گیر بھی ہے اور ہمہ صفت بھی۔ جب اسلامی شعائر اور محاسن پر کوئی صاحب قلم اٹھاتے ہیں تو یقیناً پہلا مسئلہ یہی سامنے آتا ہوگا کہ آسانی اور سہولت پیدا کرنے کا جو مقصد لے کر میں ان تعلیمات پر لکھنے بیٹھا ہوں تو یہ پہلے سے ہی اس قدر واضح اور مدلل ہیں کہ بیان کرنا محض ان کی تکرار کرنا ہے۔ لیکن ہر دور اور ہر معاشرے میں سمجھنے اور سمجھانے والوں کے مابین یہ سلسلہ چلتا آرہا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے علم اور قلم دونوں عطا کئے ہیں، وہ فطرت کے اظہار سے کب چوکنے والے ہیں۔ یہ دونوں نعمتیں دراصل فکری جہاد کے میدان کے ہتھیار ہیں جن سے دلوں پر ضرب لگتی ہے اور روح کی گہرائیوں میں الفاظ گھر کر لیتے ہیں۔

شیخ عمر فاروق صاحب سے میرا پہلا تعارف غالباً ٹیلی فون پر ہوا اور انہوں نے ہفت روزہ **ایشیا** میں دینی امور پر لکھنے کی خواہش کا اظہار کر دیا۔ لکھنے والے اور اچھا لکھنے والے ہمارے معاشرے سے غائب ہی ہوتے جارہے ہیں اور قحط الرجال کی سی کیفیت طاری ہے۔ میں نے ان سے تعارف لئے بغیر حامی بھرلی اور دفتر **ایشیا** آنے کی دعوت دی۔ وہ دفتر آئے تو مجھے یک گونہ مسرت بھی ہوئی اور قدرے حیرانی بھی۔ مسرت اس لئے کہ شیخ عمر فاروق مجھے "شیخ" بھی لگے اور حیرانی اس لئے کہ ایک قابل قدر و احترام شخصیت کی تحریریں میرے ہاتھوں کانٹ چھانٹ کے مراحل طے کریں گی۔ بھلا ہو ارشاد الرحمن کا کہ وہ میرے ساتھ موجود ہیں۔ انہوں نے شیخ صاحب کے تحریر کردہ کالموں "شریعت اسلامیہ کے محاسن" کی آیات و احادیث کے الفاظ کی کتابت کو درست رکھنے کی مکمل ذمہ داری ادا کی اور اب تک کر رہے ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو حروف و الفاظ کی اغلاط اس ناچیز سے اس قدر روانی سے وقوع پذیر ہوتیں کہ کالم کی روانی جاتی رہتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہر حال اب یہ کالم ایک مکمل کتاب کی صورت آپ کے ہاتھوں میں ہیں۔ کتاب ایک زندگی ہوتی ہے جو الفاظ کے روپ میں ہمارے وجود اور روح کی پہنائیوں کو نئے اسرار و رموز سے آشنا کرتی چلی جاتی ہے۔ شیخ عمر فاروق صاحب نے اس روحانی بالیدگی کا مکمل اہتمام والتزام کیا ہے۔ اسلام کے مطالب و مدعا کو سمجھ کر دوسروں کو سمجھانے میں ان کا تجربہ بحیثیت معلم بھی بہت نمایاں ہے اور تحکمانہ شان اسی لہجے کی بدولت قاری کو متوجہ کرتی ہے کہ خبردار! کمرۂ جماعت میں بیٹھ کر ادھر ادھر نظر دوڑانے کی اجازت نہیں مل سکتی۔

بلا مبالغہ ہفت روزہ **ایشیا** کے لئے اس کتاب کی اشاعت ایک اعزاز ہی نہیں بلکہ ادارہ **ایشیا** کے تحت **ایشیا** پبلی کیشنز کا بھی آغاز ہے۔ یہ کوئی نفع کمانے کا ذریعہ نہیں بلکہ **ایشیا** کو تقویت دینے کا ایک وسیلہ ہے۔ قلم اور علم کا رشتہ وسیع کرنے کا طریقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ قارئین کتاب اور قارئین **ایشیا** میں گہرا ربط و تعاون رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس اولین کاوش کو منظور فرمائے۔ (آمین)

اس کتاب کی تیاری میں جن دوستوں نے حصہ لیا ان سب کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے یہ **ایشیا** کی ہی ٹیم ہے جو وقت کو مختلف خانوں میں تقسیم کرنے کے بجائے ان خانوں کو وقت بچانے کے لئے اپنی محنت سے پر کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان محنت کش ہاتھوں کو جزا دے جو معاوضے کی اس دنیا میں آخرت کے حقیقی معاوضے کے زیادہ طلبگار ہیں۔

مرزا محمد الیاس

(ایڈیٹر ایشیا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین

دیباچہ

انسانی زندگی کی پوری فلم چند سیکنڈوں میں تیار ہو جاتی ہے، ادھر اپنے ذہن میں ماضی پر جھانکیے ادھر بچپن سے موجودہ عمر تک تمام واقعات سامنے آ جائیں گے۔ کوئی عرصہ پینتالیس برس قبل لاہور سے ہفت روزہ **ایشیا** اور بعد میں روزنامہ **تسنیم** جناب مولانا نصر اللہ خان عزیز کے زیر ادارت نکلنے شروع ہوئے، روزنامہ **تسنیم** تو کچھ عرصہ کے بعد بند ہو گیا اور **ایشیا** برابر جاری رہا۔

مجھے اپنی تعلیم کے دوران ہی اسلامی اور تعمیری مجلات اور رسالوں سے لگاؤ تھا، کالج اور یونیورسٹی کی لائبریریوں میں میرا انتخاب یہی تھا، ایک روز ایسے ہی روزنامہ **ایشیا** کے دفتر چلا گیا، ان دنوں **ایشیا** اور روزنامہ **تسنیم** کا دفتر شاہ عالم مارکیٹ میں ہوا کرتا تھا اور میری رہائش اپنے والدین کے ساتھ اندرون شیرانوالہ گیٹ تھی۔ مولانا نصر اللہ خان عزیز سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا میں نے انہیں عربی مجلّہ سے کیا ہوا ایک مضمون کا ترجمہ دکھایا، ادبی لحاظ سے نوک پلک درست فرما کر کہنے لگے کہ اسے ہفت روزہ **ایشیا** میں شائع کر دینگے، چنانچہ میرے سامنے ہی کاتب کے حوالے کر دیا، اس سے لکھنے پڑھنے کیلئے میری کمر ہمت بندھی، گاہے بگاہے کبھی عربی سے کوئی ترجمہ اور کوئی طبع زاد مضمون لکھتا رہا بلکہ روزنامہ **تسنیم** میں بھی تھوڑا بہت لکھتا رہا جسے مولانا انتہائی شفقت سے اصلاح فرما کر شائع کروا دیتے تھے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ کی پہچان...... جس کے روبرو بندہ و محتاج و غنی ایک ہو جاتے ہیں

اس عالم آب و گل میں ایک ننھا منا بچہ جب بولنے اور چلنے کے قابل ہوتا ہے اور وہ شعور کی آنکھ کھولتا ہے تو وہ کبھی اپنی امی سے اور کبھی اپنے ابو سے کچھ ایسے سوالات کرتا ہے۔ یہ سورج کی چمکتی ہوئی ٹکیہ کیسی ہے؟ اس میں حرارت کہاں سے آئی ہے اور یہ کس نے بنایا ہے؟ یہ چاند کی ٹھنڈی اور دھیمی روشنی کیسی ہے؟ اور یہ کس کی تخلیق ہے؟ یہ حد نگاہ تک جگمگاتے ستارے آسمان پر کس نے سجا دیے ہیں؟ یہ نیلگوں آسمان بغیر ستونوں کے کس نے کھڑا کیا ہے؟ یہ آسمان پر بادل پھیل جاتے ہیں اور پھر چھم چھم زمین پر پانی کے قطرے گرنے لگتے ہیں تو انہیں برسانے والا کون ہے؟

اس کی نگاہ جستجو آگے بڑھتی ہے تو پھر سوالات کرتا ہے۔ یہ سرسبز درخت اور ان پر چہکنے والے خوشنما پرندوں کے راگ جو دلوں کو موہ لیتے ہیں کس کی قدرت کے جلوے ہیں؟ یہ رنگ برنگ پھولوں میں بھینی بھینی خوشبوئیں کس نے بھری ہیں؟ یہ انواع و اقسام کے پھلوں میں مختلف قسم کی شیرینی اور میٹھاس کیسے پیدا ہوگئی؟ خوراک میں یہ بدل بدل کر سبزیاں اور ان کے مختلف ذائقے اور مزے کون بناتا ہے؟

جب اسے کسی صحت افزا مقام پر اپنے والدین کے ساتھ جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو سوالات کا سلسلہ پھر قائم ہو جاتا ہے۔ اس کی ننھی سی زبان گویا ہوتی ہے۔ یہ سربفلک پہاڑوں پر اُگے ہوئے سرسبز درخت قطار اندر قطار کس نے کھڑے کیے ہیں؟ ان پہاڑوں کی سلوں میں کہیں کہیں پھوٹتے ہوئے ٹھنڈے میٹھے پانی کے چشمے رواں دیکھتا ہے تو حیرانگی سے پوچھتا ہے کہ انہیں کس نے جاری کیا ہے؟ اور جب کہیں آس پاس بل کھاتے ہوئے ندی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نالے سامنے آتے ہیں تو نگاہ متجسس پھر سوال کرتی ہے کہ یہ کس کی کرشمہ سازیاں ہیں؟

پھر وہ ننھا سا بچہ کبھی اپنے جسم و جان کو دیکھتا ہے اور کبھی اپنے اردگرد چلتے پھرتے سینکڑوں اور ہزاروں انسانوں کو دیکھتا ہے؟ پھر نگاہ جستجو سوال کرتی ہے...... یہ آنکھ کو قوت بینائی کس نے عطا کی ہے؟ یہ کان میں قوت سماعت کہاں سے چلی آتی ہے؟ یہ دل و دماغ میں قوت غور و فکر کیونکر پیدا ہوئی ہے؟ یہ ہاتھ پاؤں میں قوت نقل و حرکت کس کی عطا اور بخشش ہے؟ یہ موتیوں کی طرح دانت کس نے سجا دیئے ہیں اور یہ مختلف انسان اور ان کی مختلف شکلیں اور ہر انسان کی شکل و صورت اور آواز میں تھوڑا تھوڑا سا فرق کس نے پیدا کیا ہے؟

پھر وہ دن رات کے یکے بعد دیگرے آنے جانے کا مشاہدہ کرتا ہے۔ سورج وقت پر طلوع اور غروب ہوتا ہے۔ چاند ترتیب سے چھوٹا بڑا ہوتا ہے...... موسموں میں تبدیلیاں محسوس کرتا ہے...... موسم گرما' برسات' سرما اور خزاں ترتیب سے چلے آ رہے ہیں اور ہر سال ایسے ہی ہوتا ہے تو سوال کرتا ہے کہ یہ تبدیلیاں اور ترتیب کس کی نگرانی اور حکم سے ہو رہی ہے؟

پھر اس کی قوت مشاہدہ اس ٹوہ میں رہتی ہے کہ کچھ نومولود اس دنیا میں وارد ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں جنہیں نہلا دھلا کر سفید کپڑے میں منوں مٹی تلے چھپا دیا جاتا ہے۔ ایسا کیوں اور کس کے حکم سے ہو رہا ہے؟ پھر وہ چند سوالات جو حقائق پر مبنی ہیں اور ایک ذی شعور بچے کے ذہن میں پیدا ہوتے ہیں اور وہ ان کے جواب کا منتظر رہتا ہے...... تو اسے اس کے والدین فوراً قرآن کا مختصر معنی خیز جملہ سناتے ہیں۔

﴿فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ﴾ (المومنون:17)

"اس کائنات کو سجانا اور ہر چیز بنانا اس بابرکت ہستی کا کارنامہ ہے جس کا نام اللہ ہے"۔

پھر والدین کی گفتگو آگے بڑھتی ہے اور بچے کو بتاتے ہیں کہ وہ اللہ بڑا عظیم ہے جس نے نہ صرف انسان بلکہ دنیا کی ہر مخلوق کو پیدا کیا ہے...... ایک ہاتھی سے لے کر ایک چیونٹی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک بلکہ باریک سے باریک ترین جراثیم تک جو ظاہری آنکھ سے نظر نہیں آسکتے جنہیں شاید خوردبین سے دیکھا جاسکتا ہے۔ان سب کا خالق ایک ہے جو بیک وقت سب کی نگرانی بھی کرتا ہے اور سب کی ضرورت کا کفیل بھی ہے اور یہ اس کی صفت ربوبیت کا ظہور ہے۔فرمایا

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الفاتحہ:2)

"ہر تعریف اور ہر شکر اسی اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنہار اور نگران ہے"۔

سمندر کی تہہ میں یا روئے زمین پر تمام جمادات 'نباتات اسی کے حکم کے فرمانبردار ہیں' زمین میں کوئی دانہ نہیں بویا جاتا مگر وہ اس کے علم میں ہوتا ہے بلکہ زمین پر پھیلے ہوئے اربوں کھربوں درختوں کا کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اس علیم وخبیر کو اس سے آگاہی ہوتی ہے۔

﴿وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِي ظُلُمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ﴾ (الانعام:59)

"اور بحر وبر میں جو کچھ ہے اسے وہ جانتا ہے اور درختوں سے گرنے والا کوئی پتہ اس کے علم سے باہر نہیں ہے اور تری اور خشکی میں جو کچھ ہے وہ سب کا سب کتاب مبین میں موجود ہے"۔

انسان اگر ذرہ بھی نیکی یا بدی کرتا ہے وہ رب کائنات کے علم میں ہے اور روز جزا اسے انعام یا سزا کی صورت میں دیکھ لے گا۔

﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَه ـ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَه﴾ (الزلزال:6,7)

"چنانچہ جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر بدی کی ہوگی وہ (بھی) اسے دیکھ لے گا"۔

اسی کے حکم سے ہوائیں بادلوں کو اٹھا کر ادھر اُدھر لیے پھرتی ہیں اور اسی کے حکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر ان بادلوں سے پانی برستا ہے تو وہاں کی کھیتیاں سر سبز و شاداب ہو جاتی ہیں اور سوکھی ہوئی زمین لہلہانے لگتی ہے۔

﴿وَاللّٰهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَابًا فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَأَحْيَيْنَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا كَذَٰلِكَ النُّشُورُ﴾ (فاطر:9)

"اللہ ہی ہوائیں بھیجتا ہے پھر وہ بادل اٹھالاتی ہیں جسے ہم کسی مردہ بستی کی طرف چلاتے ہیں اور زمین کے مردہ ہونے کے بعد اسے زندہ کر دیتے ہیں اور (روز قیامت) انسانوں کا جی اٹھنا بھی اس طرح ہوگا"۔

مصائب و آزمائش کی گھڑیوں میں صرف وہی نجات دیتا ہے اور خیر و بھلائی بھی صرف اسی کی طرف سے ملتی ہے۔

﴿وَإِن يَمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِن يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ يُصِيبُ بِهِ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَهُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (یونس:107)

"اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارا بھلا چاہے تو کوئی اسے ٹالنے والا نہیں ہے' وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے اور وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

اس لیے حکم ہوتا ہے کہ مصائب کی گھڑیوں میں صرف اسی سے مدد طلب کرو' اسی کے حضور دست سوال دراز کرو' اسی سے لو لگاؤ اور اسی سے امیدیں وابستہ کرو کیونکہ وہی تمہارا حاجت روا اور مشکل کشا ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ﴾

(البقرۃ:186)

"اور جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (فرما دیجیے) میں قریب ہوں' دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب اور جہاں بھی مجھ سے وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا کرے"۔

اتنے مہربان اور اتنے شفیق رب کو چھوڑ کر انسان کہاں بھاگا پھر رہا ہے' اسے چھوڑ کر ادھر اُدھر بھٹکنا محض نفس کا غرور اور من کا دھوکہ ہے یا انسان کے ابدی دشمن شیطان کی حیلہ سازیاں ہیں۔

﴿يَاأَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ﴾ (الانفطار:6)

"اے انسان! تجھے اپنے رب کریم سے کس چیز نے دھوکے میں ڈالے رکھا ہے"۔

وہی تمہاری صورت گری کرتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے بناتا ہے۔

﴿الَّذِي خَلَقَكَ فَسَوَّاكَ فَعَدَلَكَ☆فِي أَيِّ صُورَةٍ مَا شَاءَ رَكَّبَكَ﴾ (الانفطار:7,8)

"جس نے تجھے پیدا کیا پھر درست کیا اور متوازن بنایا اور جس صورت میں چاہا تمہیں ترکیب دیا"۔

وہ تنہا اس تمام کائنات اور تمام چیزوں کا مالک ہے۔

﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (الاخلاص:1)

"آپ فرما دیجیے کہ اللہ تنہا ہے"۔

وہ اللہ زمین و آسمان' دنیا و آخرت کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے اکیلا و یکتا مالک ہے' اس میں اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں ہے' اور یہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ملک کے دو بادشاہ نہیں ہو سکتے کیونکہ کسی وقت بھی ان کے درمیان جنگ ہو کر ملک ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتا ہے قرآن کہتا ہے:

﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الاخلاص:1)

"اگر ارض و سما میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی الٰہ ہوتا تو دونوں کا نظام درہم برہم ہو جاتا"۔

جب یہ پورے کا پورا کارخانہ اور اس کی ہر شے اسی کی ملکیت ہے تو لازماً حکم بھی اسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا چلنا چاہیے۔

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ﴾ (یوسف:40)

"اللہ کے سوا یہاں کسی کی فرماں روائی نہیں' اس نے یہی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو کیونکہ یہی دین حق ہے"۔

مگر افسوس افراد اور اقوام نے کبھی خواہشات کو معبود بنا کر اور کبھی شیطین کو دوست بنا کر احکام الٰہی کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے' نتیجہ آج ہمارے گھر اور ہمارا وطن بلکہ مجموعی طور پر دنیا کے ممالک فسادات اور تنازعات کے مراکز بن چکے ہیں اور انسانوں کی سرکشیوں اور بغاوتوں سے دنیا سے امن اور چین رخصت ہو چکا ہے' اگر پھر سے تمہیں امن اور سکھ عافیت اور انصاف کی تلاش ہے تو اللہ تعالیٰ کے دین' دین اسلام کو اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالو۔

پالتا ہے بیج کو مٹی کی تاریکی میں کون؟
کون دریاؤں کی موجوں سے اٹھاتا ہے سحاب؟
کون لایا کھینچ کر پچھم سے بادِ ساز گار؟
خاک یہ کس کی ہے؟ کس کا ہے یہ نور آفتاب؟
کس نے بھر دی موتیوں سے خوشۂ گندم کی جیب؟
موسموں کو کس نے سکھلائی ہے خوئے انقلاب؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں نماز کی حقیقت

کوئی انسان جب لاالہ الااللہ کو زبان کی صداقت اور دل کے یقین کے ساتھ ادا کرتا ہے تو وہ گویا اس بات کا اقرار کرتا ہے کہ اس کائنات میں کوئی عبادت کے لائق، کوئی مشکل کشا، کوئی حاجت روا، کوئی دکھوں کو دور کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے والا سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ وہ تمام جھوٹے اور خود ساختہ عارضی وفانی خداؤں کی نفی کر کے زندہ وپائندہ معبود حقیقی اللہ وحدہ لاشریک لہ کا بندہ بن جاتا ہے اور اپنے مولا ومالک کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دیتا ہے۔

اب اس غلام کا تعلق ایسے محسن آقا سے جڑ گیا ہے جس کی مشفقانہ راہنمائی میں وہ زندگی کا سفر طے کرے گا، اس مہربان خالق نے اسے زندگی اور اس کی تمام نعمتوں سے نوازا ہے۔ اور وہ شب وروز اسے ان گنت انعامات سے بہرہ ور فرماتا ہے، نہیں نہیں، جس کے احسانات کی بارش ہر لمحہ اور ہر ساعت اس پر ہو رہی ہے ...... یہ ہوا جس میں وہ سانس لے رہا ہے، یہ پانی جس کا ہر قطرہ اسے توانائی بخش رہا ہے، یہ پھل اور پھول جو اس کی صحت وفرحت کے ضامن ہیں، یہ طرح طرح کی غذائیں جن سے وہ نشوونما پا رہا ہے، یہ باغ دراغ کے مزے جن سے وہ سرور وطمانیت حاصل کرتا ہے اور یہ والدین، بہن بھائی، دوست احباب جن سے زندگی کی خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں۔ اتنے انعامات واحسانات پانے کے بعد کیا اس کا دل نہیں چاہے گا کہ ایسے منعم حقیقی کے آگے جبین نیاز جھکا دے اور ان تمام نعمتوں کا شکریہ ادا کرے۔

﴿وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (ابراہیم:34)

"اور جو کچھ بھی تم نے اللہ سے مانگا وہ اس نے تمہیں دیا (اور بن مانگے بھی دریا بہادیئے) اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو کبھی ان کا حساب نہ رکھ سکو گے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ نفس امارہ کی سرکشیوں کے باعث یہ نادان انسان بھول کر کچھ غلطیاں کر بیٹھتا ہے اس سے زبان وبیان کی لغزشیں ہو جاتی ہیں جس سے اس کی روح ثقیل ہو جاتی ہے' وہ اس ثقالت اور بوجھ کو دور کرنا چاہتا ہے کیونکہ اس سے اس کی زندگی کا مزہ کرکرا ہو رہا ہوتا ہے...... اس کا حل اسے نماز میں ملتا ہے' نماز پڑھنے کے بعد وہ ذہنی آسودگی سے سرشار ہو جاتا ہے' اللہ کی رحمت اسے سایہ رحمت میں ڈھانپ لیتی ہے۔

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرَى لِلذَّاكِرِينَ﴾ (هود۔114)

"آپ دن کے دونوں اطراف (صبح اور مغرب کے اوقات میں اور کچھ رات گئے (عشاء) نماز قائم کیجئے' بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں یہ (اللہ کو) یاد رکھنے والوں کے لئے یاددہانی ہے (کہ وہ اسے کبھی فراموش نہ کریں)۔"

ایک اور جگہ اس طرح ارشاد ہوا!

﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (بنی اسرائیل۔78)

"آپ زوال شمس سے لے کر رات کے اندھیرے تک نمازیں قائم کیجئے اور فجر کے وقت قرآن پڑھئے کیونکہ فجر کے وقت قرآن پڑھنا مشہود ہے (حاضر کیا جاتا ہے)۔"

زوال شمس سے رات کے اندھیرے تک ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں اور قرآن الفجر میں فجر کی نماز مراد ہے کیونکہ صلوٰۃ الفجر میں نسبتاً لمبی قرات ہوتی ہے' اس آیت مبارکہ کے اندر دن رات میں پانچوں نمازوں کو قائم کرنے کا ذکر آ گیا ہے۔

بندہ مومن ان پانچ نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کر کے نہ صرف ذہنی سکون وسرور حاصل کر لیتا ہے بلکہ وہ اپنے رب کا پسندیدہ بندہ بن جاتا ہے۔ اس حال میں اگر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے پیغام موت آ بھی آ جائے تو وہ فرمانبرداری سے ذاکر و شاکر بندے کی حیثیت سے اس دنیا سے رخصت ہوتا ہے' فرمایا

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طٰہٰ:14)

"(اے موسیٰ) بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا کوئی الٰہ نہیں ہے لہٰذا میری عبادت کرو (زندگی کے ہر معاملہ میں میری اطاعت کرو) اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"

اللہ تعالیٰ کا ذکر انسان کو زندگی کی صاف ستھری شاہراہ پر ثابت قدم رکھتا ہے اور وہ شیطانی ہتھکنڈوں سے محفوظ رہتا ہے۔

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾۔ (البقرہ:152)

"تم مجھے یاد رکھو' میں تمہیں یاد رکھوں گا"

سبحان اللہ! اس آیہ مبارکہ میں کتنی مٹھاس اور چاشنی ہے' جب بندہ اپنے مولا و مالک کو یاد رکھتا ہے (اور نماز اللہ کی یاد کا سب سے بہترین ذریعہ ہے) تو مولا بھی اسے فراموش نہیں فرماتا' وہ اسے اپنے سایہ رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور ایسا بندہ دنیا اور آخرت میں کبھی کوئی نقصان اٹھا سکتا ہے؟

حکم ہوتا ہے کہ نہ صرف خود نماز پڑھو بلکہ اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا حکم دو۔

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ:132)

"اور اپنے اہل و عیال کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے"

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

"جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز ادا کرنے کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں (اور نماز باقاعدگی سے ادا نہ کریں) تو انہیں مار کر پڑھائیں"۔ (ابوداؤد)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکم ہوتا ہے کہ جونہی مؤذن کی صدائے دلنواز سنو۔ حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح (آؤ طرف نماز کے' آؤ طرف کامیابی کے) تو فوراً سب کام کاج چھوڑ دو اور اللہ کے حکم پر (کہ مؤذن حکم الٰہی کی ندا دیتا ہے) مسجد کی طرف چل پڑو۔"

﴿فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ﴾ (الجمعہ:9)

"ذکر الٰہی کی طرف جستجو اور طلب سے چلو اور خرید و فروخت (اور دوسرے مشاغل) چھوڑ دو"۔

جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو حکم ہوتا ہے کہ واپس اپنے کام کاج میں مشغول ہو جاؤ کہ رزق حلال کی تلاش بھی عین عبادت ہے جب کہ امانت و دیانت داری تمہارے پیش نظر رہے اور اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کی یاد تمہارے دلوں میں سمائی رہے۔

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعہ:10)

"پھر جب نماز ادا کر چکو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (رزق) تلاش کرو اور اللہ کو (دل یا زبان) بکثرت یاد کرتے رہو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔"

جب اللہ کی یاد کثرت سے ہوگی تو شیطان دھوکہ فریب دینے میں ناکام ہو جائے گا' دکاندار ہے تو وہ گاہک سے کھرا معاملہ کرے گا' ملازم ہے تو اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دے گا' اسے معلوم ہے کہ ابھی تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنے مالک کے حضور جانا ہے' وہ جان بوجھ کر کوئی ایسا کام نہ کرے گا جس سے مالک ناراض ہو جائے اور اچھے بندوں کو شب و روز زندگی کی مصروفیات اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی ہیں۔

﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ﴾ (النور:37)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"(اللہ کے ایسے بندے ہیں) جنہیں حیات روز مرہ کی خرید و فروخت (کاروبار) اللہ کے ذکر اور قیام صلوٰۃ سے غافل نہیں کرتی"۔

کاروبار کے اوقات خواہ کتنے ہی مصروف کیوں نہ ہوں اور دنیاوی مال و متاع کا خواہ کتنا ہی فائدہ نظر آ رہا ہو مگر جونہی نماز کا وقت آتا ہے اور مؤذن کی آواز کان میں پڑتی ہے تو وہ سب کچھ چھوڑ کر کشاں کشاں مسجد کی طرف چل پڑتے ہیں' قرآن اسی بات کی ترغیب دیتا ہے۔

﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى﴾ (البقرہ:239)

"اپنی سب نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیانی نماز کی"۔

(صلوٰۃ الوسطیٰ) نماز عصر ہے۔ (ترمذی)

یہ کاروبار کی گہما گہمی کا وقت ہوتا ہے اور دولت کے لالچ میں اکثر لوگ غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں اس لیے تنبیہ فرمادی گئی کہ کہیں تم نماز ایسی قیمتی دولت سے غافل نہ ہو جانا' قرآن حکیم میں اہل ایمان کی صفت بھی یوں بیان ہوئی ہے۔

﴿وَهُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ (الانعام:92)

"اور وہ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں"

اور پھر اپنی نمازوں کو گرمی ہو یا سردی' صحت ہو یا بیماری' سختی ہو یا آسانی' امن ہو یا جنگ' ہر حال اور ہر کیفیت میں لازماً ادا کرتے ہیں۔

﴿الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ﴾ (المعارج:23)

"جو ہمیشہ اپنی نماز پر قائم ہیں"۔

﴿هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ﴾ (المومنون:2)

"جو اپنی نمازوں میں عاجزی کرتے ہیں"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کوئی معنی و مطالب پر غور کرتے ہوئے یہ سمجھے کہ وہ اپنے رب سے محو گفتگو ہے' اس طرح نماز میں حلاوت پیدا ہو گی اور وہ شیطانی وساوس سے نجات بھی پا جائے گا۔

نمازوں سے غافل رہنا تباہی و بربادی' نمود و نمائش اور نفاق کی علامت ہے جس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔

﴿فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ☆الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ☆الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ﴾

(الماعون:6-4)

"پھر ایسے نمازیوں کے لیے (بھی) تباہی ہے جو اپنی نماز سے غافل رہتے ہیں اور جو ریا کرتے ہیں"۔

نماز قائم نہ کرنا گویا خواہشات نفس کی پیروی کرنا ہے اور صریحاً کفر و شرک ہے۔ مندرجہ ذیل آیہ کریمہ مسلمانوں کے لیے زبردست تازیانہ عبرت ہے۔

﴿مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾

(الروم:31)

"اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہوئے (دین پر قائم ہو جاؤ) اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ"۔

ان مشرکوں نے اللہ کے دین سے بغاوت کی اور مختلف گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔

﴿مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ﴾

(الروم:32)

"جنہوں نے اپنا دین الگ کر لیا اور گروہوں میں بٹ گئے' ہر گروہ کے پاس جو کچھ ہے وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی میں مگن ہے"۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم اللہ کا در چھوڑ دیتی ہے وہ کفر و شرک کی راہ پر چل پڑتی ہے اور اس میں فرقہ بندیاں شروع ہو جاتی ہیں جس سے اُن کا اتحاد پاش پاش ہو جاتا ہے اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کو طعن تشنیع کرتا رہتا ہے۔

ہمارے لیے سلامتی کی راہ یہ ہے کہ ہم قرآن و سنت کو اپنے لیے مشعل راہ بنائیں اور باقاعدگی سے پانچ وقت نماز شروع کر دیں' حضرات اپنے بیٹوں کے ساتھ مساجد میں جائیں اور خواتین اپنی بیٹیوں کے ساتھ گھروں میں نماز ادا کریں' بلکہ اسلامی حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ کا قیام بھی ہے۔

﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ (الحج:41)

"یہ وہ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو نظام صلوٰۃ و زکوٰۃ قائم کریں۔ بھلے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں' (یاد رکھیں) کہ سب امور کا انجام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے (وہ بالآخر ہر چیز کا حساب لے گا)"۔

ہمارے یہاں کے حکمرانوں کو اسلامی نظام کے اجرا کی توفیق آج تک نصیب نہ ہو سکی۔ نتیجتاً اس وقت قوم کا اخلاقی گراف انتہائی پست ہو چکا ہے۔ نوجوان نسل اخلاقی تربیت و نگہداشت سے محروم ہے۔ کتنے بچے اور نوجوان پانچ وقت مساجد میں جاتے ہیں' مختلف کھیلوں کا انہیں رسیا بنا دیا گیا ہے خاص طور پر کرکٹ سے پوری قوم کی صحت اور وقت برباد ہو رہا ہے۔ دن رات ٹی وی پر میچوں کی یلغار ہے۔ بلکہ وہ محلوں' پارکوں' سڑکوں اور گلی کوچوں میں کھیل میں مصروف ہیں۔ جس سے اٹھنے بیٹھنے کے اوقات متاثر ہو رہے ہیں' جو قوم رات بارہ ایک بجے تک میچ یا فلمیں دیکھے گی' کیا وہ وقت پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز فجر ادا کر سکے گی؟ شریف والدین بھی اس نظام سے بے بس ہو چکے ہیں' اس وقت ہماری مثال اس جہاز کی سی ہے جو بغیر کپتان کے سمندر میں بہہ رہا ہے جس کی منزل نہیں ہے۔ رب کریم سے التجا ہے کہ اسے کنارے لگا دے اور اس کے لیے آئندہ کوئی مسلمان' سمجھدار کپتان مہیا فرما دے۔ آمین

آ گیا عین لڑائی میں اگر وقت نماز
قبلہ رو ہو کے زمیں بوس ہوئی قوم حجاز
ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز
بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تیری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نماز کی فضیلت واہمیت

احادیث کی روشنی میں

نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطہ کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے' بندہ دن میں پانچ بار اپنے رب سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

(ان المصلی یناجی ربه)

"بلاشبہ نمازی اپنے رب سے محو گفتگو ہوتا ہے"۔

ذرا غور کیجیے کہ خالق کائنات سے اُسے اس گفتگو میں کتنا سرور آئے جبکہ وہ اس کے معنی مطالب پر غور کرتا جائے' اسے معلوم ہونا چاہئے کہ وہ اپنے مالک سے کیا عرض کر رہا ہے اور اس کا انتہائی مشفق و مہربان آقا اسے کیا جواب دے رہا ہے' کیا اس پر اس کی روح وجد میں نہ آجائیگی؟ اور کیا اس کا دل و دماغ سکون و طمانیت سے سرشار نہ ہو جائے گا؟

سورۃ الفاتحہ کو حدیث میں الصلوٰۃ کے نام سے یاد کیا گیا ہے اس کے بارے میں جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ رب کریم نے فرمایا کہ میں نے سورۃ الفاتحہ کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر لیا ہے اور بندہ جو کچھ مانگے گا اسے ملے گا۔ پھر جب بندہ کہتا ہے

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

(ہر تعریف اور ہر شکر اللہ ہی کے لیے ہے جو جہانوں کا پالنہار ہے) اس پر اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب بندہ کہتا ہے "الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ" (وہ بڑا ہی مہربان ہے اور اس کی رحمت ہمیشہ جاری و ساری رہتی ہے) اس پر اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری حمد و ثنا بیان کی ہے اور جب بندہ کہتا ہے "مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ" (وہ جزا و سزا کے دن کا مالک ہے) تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری عظمت کا اظہار کیا ہے اور جب بندہ کہتا ہے "إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ" (ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے اُسے ملے گا۔

پھر جب بندہ کہتا ہے "اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ☆ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" (اے اللہ! ہمیں سیدھی راہ پر چلا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا جو نہ زیر غضب آئے اور نہ بھٹکے) اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، کہ یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو کچھ مانگا ہے اسے ملے گا (مسلم۔ کتاب الصلوۃ)

سبحان اللہ! رب کریم کی اپنے بندوں پر کیا کیا عنایتیں اور احسانات ہیں! جناب رسول اللہ ﷺ نے پانچ نمازیں، بروقت ادا کرنے پر یہ خوشخبری سنائی ہے، اس حدیث مبارک پر غور کیجیے۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر بہہ رہی ہو جس میں وہ ہر روز (پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا تمہارے خیال میں یہ نہانا اس کے جسم پر میل کچیل کو باقی رہنے دے گا، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس طرح بھلا میل کیونکر باقی رہ سکتی ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے' ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹاتا رہتا ہے۔ (بخاری)

جناب رسول اللہ ﷺ نے کتنے خوبصورت انداز اور کتنی اچھی مثال سے نماز کی اہمیت اور اس کے ثمرات ہمیں بتا دیے ہیں' ہر نماز ادا کرنے پر ہماری خطائیں رب کریم کی رحمت سے دھل جاتی ہیں اور اس دوران ہماری موت آ جائے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس حال میں پہنچیں گے کہ ہمارے ذمہ کوئی گناہ نہ رہے گا اور ظاہر کہ اس کا صلہ جنت ہو گا۔ ان شاء اللہ

بھلا کوئی ایسا مسلمان ہے کہ جسے پیارے رسول اللہ ﷺ کی جنت میں رفاقت کی تمنا اور آرزو نہ ہو؟ یہ خواہش کیسے پوری ہو سکتی ہے؟ آیئے رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سنیے:

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں رہا کرتا تھا اور آپ ﷺ کے پاس آپ ﷺ کے وضو کا پانی اور دیگر ضروریات کی چیزیں لایا کرتا تھا۔

(ایک مرتبہ) آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ مانگ (کیا مانگتا ہے) میں نے عرض کیا کہ میں جنت میں آپ کی رفاقت چاہتا ہوں' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر کثرت سے سجدے کر کے اپنے معاملے میں میری مدد کرو (تاکہ تم اس قابل ہو جاؤ کہ تمہاری سفارش کی جا سکے)

اس حدیث مبارک سے یہ بات استنباط کی جا سکتی ہے کہ وہ مسلمان جو فرض نمازیں خشوع و خضوع سے باجماعت ادا کرنے کے علاوہ نوافل کا بھی اہتمام کرتا ہے اور خاص طور پر نماز تہجد کی پابندی کرتا ہے اسے اللہ تعالیٰ سے امید رکھنی چاہیے کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جنت میں اسے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوگا۔ان شاءاللہ

جو قدم مساجد کی طرف کثرت سے اٹھیں وہ بڑے ہی بابرکت اور نیکیوں میں اضافہ کا سبب بنتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کیا میں تمہیں ایسی شے نہ بتاؤں جس کے باعث اللہ تمہاری خطاؤں کو دور فرمادے اور تمہاری نیکیوں کو بڑھادے' صحابہؓ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ (ضرور بتایئے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تکالیف کے باوجود پورا وضو کرنا اور مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا اور ایک نماز پڑھ لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔

پانچوں نمازوں کو اہتمام اور پابندی وقت سے ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ کی بخشش یقینی ہو جاتی ہے' یہ خوشخبری سنیے:

عبادہ بن الصامتؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان کے لیے اچھی طرح وضو کیا اور ٹھیک وقت پر انہیں پڑھا اور رکوع و سجود بھی جیسے کرنے چاہئیں ویسے ہی کیے (نہایت ہی سکون واطمینان سے ادا کیے) اور خشوع و خضوع کو برقرار رکھا' تو ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کا پکا وعدہ ہے کہ وہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا (نمازوں سے غافل رہا' کبھی پڑھ لی اور کبھی چھوڑ دی) تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا کوئی وعدہ نہیں ہے' چاہے گا تو اس کو بخش دے گا اور چاہے گا تو سزا دے گا۔ (سنن ابی داود)

ذرا میدان محشر کو تصور میں لایئے جہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور ہر شخص حیران وپریشان بھاگ رہا ہوگا' قریبی رشتے بھی چھوٹ جائینگے۔سکون واطمینان نام کی کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیز نہ ہوگی مگر اچھے اور پکے نمازی کے لیے اس وقت روشنی مہیا کی جائیگی اور وہ اس کی کامیابی کی نوید بن جائے گی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بارے میں گفتگو فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ نماز اہتمام سے ادا کرے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگی (کہ اس روشنی میں اسے اطمینان وسکون نصیب ہوگا) اور اس کی کامیابی کی دلیل اور مژدہ نجات ہوگی۔ اور جس شخص نے نماز کی ادائیگی کا اہتمام نہ کیا (غافل اور لاپروا رہا) تو وہ اس کے نور سے محروم رہے گا اور وہ اس کے لیے کامیابی کی دلیل اور مژدہ نجات نہ ہوگی اور قیامت کے روز اس کا حشر قارون' ہامان' ابی بن خلف (مشرکین مکہ کے سرغنہ) کے ساتھ ہوگا۔ (العیاذ باللہ)

آہ! مسلمان گھرانے میں پیدائش' بود و باش' پلنے بڑھنے اور سارا کچھ جاننے کے باوجود اس انجام کو پہنچنا کہ روز جزا ذلیل ترین لوگوں میں اس کا شمار ہو' عبرت وندامت کا مقام ہے' آج کتنے نوجوان' بچوں' حضرات وخواتین کو اس کی فکر ہے' کھیل تماشے میں مصروف ہیں' ٹی وی کی لغویات میں منہمک ہیں' نمازیں ضائع ہو رہی ہیں' کانوں میں اذان کی آواز بھی آ رہی ہے' مگر دل پر غفلت کے پردے ایسے پڑے ہیں کہ احساس مردہ ہو چکے ہیں یہ صورت حال اچھے اچھے گھرانوں کو تباہی وبربادی کے عمیق غار میں دھکیل رہی ہے۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا انجام اچھا نہیں ہے پھر بھی ادھر بڑھتے جا رہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر نادانی وحماقت اور کیا ہوگی؟

ہم نے زبان سے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ" ضرور ادا کیا ہے مگر اس کی حقیقت کو دل سے تسلیم نہیں کیا ہے کہ اللہ ہی ہمارا مولد ومالک ہے اور زندگی کے ہر معاملہ میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صرف اور صرف اس کی فرمانبرداری ہوگی' اس کے لیے بہترین نمونہ اور قدوہ محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ ہے۔ ہم مسلمان نام کے ضرور ہیں مگر ہم نے کبھی یہ جاننے کی کوشش نہیں کی کہ ہمارے حقوق و فرائض کون کون سے ہیں؟ کیا ہمارے حکمران اور ہمارے عوام! اس سے قطعی غافل ہیں۔

مسلمان اور نماز کا چولی دامن کا سا تعلق ہے' مسلمان کی نماز کے بغیر کوئی زندگی نہیں ہے' اس کو چھوڑ دینے کے بعد آدمی گویا کفر کی سرحد پر پہنچ جاتا ہے' یہ کفر اور ایمان کے درمیان حدِ فاصل ہے۔ ان احادیث پر غور کر لیجیے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ کے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے ہی کا فاصلہ ہے۔ (مسلم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اسلام قبول کرنے والے عام لوگوں کے درمیان نماز کا عہد و میثاق ہے (یعنی ہر اسلام لانے والے سے ہم نماز کا عہد لیتے ہیں جو ایمان کی خاص نشانی اور اسلام کا شعار ہے) پس جو کوئی نماز چھوڑے گا تو گویا اس نے اسلام کی راہ چھوڑ کے کافرانہ طریقہ اختیار کر لیا۔

اے مسلمان! قرآن و سنت میں نماز سے متعلق اتنی واضح ہدایت پانے کے بعد بھی اگر تو اس سے غافل رہتا ہے تو یہ بڑے خسارے کا سودا ہے' نماز میں سراسر تیرے لیے خیر ہی خیر ہے' یہ تیری روح کو نکھارتی ہے' تیرے لیے جسمانی صحت و صفائی مہیا کرتی ہے' تیری معاشرتی زندگی کو قوت بہم پہنچاتی ہے' تیری صفوں میں اتحاد پیدا ہوتا ہے جس سے تیری عظمت رفتہ بحال ہوتی ہے' تیرا نظم و ضبط مضبوط سے مضبوط تر ہوتا ہے' تیرے اندر اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ بیدار ہوتا ہے اور تو ایک سیسہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پلائی دیوار کی مانند دشمن کے سامنے ڈٹ جاتا ہے۔ وہ تیرے اسلاف ہی تھے جنہوں نے تیر و تفنگ کی بوچھاڑ میں بھی اس دولت گراں مایہ کو ضائع نہ ہونے دیا۔

مگر افسوس اور صد افسوس تمہاری حالت دگرگوں ہو چکی ہے' تم رات دیر تک ٹی وی کے گرد بیٹھتے ہو اور صبح تمہارے گلی کوچے قبرستان کا نظارہ پیش کر رہے ہوتے ہیں جس سے تمہارا ایمان ضائع اور تمہاری صحت برباد ہے۔

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے!
ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہیں کہدو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے' مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں ' محفل انجم بھی نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مسلمان

شریعت اسلامیہ کا مفہوم اور ہماری زندگی

"شریعت" عربی زبان کا لفظ ہے' لغت میں "شرع" شروع اور شریعۃ واضح اور روشن راستہ کو کہتے ہیں پھر استعارہ امر سے مراد زندگی کا وہ راستہ لیا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کر دیا ہے۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

﴿ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا﴾ (الجاثیہ:18)

"پھر ہم نے آپ کے لیے شریعت (مخصوص سیدھی راہ) مقرر کی کہ آپ بس اسی کی اتباع کیجیے اس سیدھی راہ کو قرآن "الدین" کہتا ہے' دین کا مفہوم جہاں جزا اور بدلے کے ہیں جیسا کہ فرمایا

﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ (الفاتحہ)

"وہ (اللہ) مالک ہے جزا اور سزا کے دن کا"۔

وہاں دین کا معنی اسلوب حیات' زندگی کا لائحہ عمل شریعت اور ملت کے بھی ہیں' ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ﴾ (آل عمران:19)

"یقیناً دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے"۔

"الدین" وہ اسلوب حیات ہے جو ہماری دنیا اور آخرت کو سنوارے' ہماری معاش اور معیشت کی نگہبانی کرے' ہماری سیاست اور تجارت کی نگہداشت کرے' غرضیکہ زندگی کے ہر گوشے اور ہر معاملے میں اصول اور ضابطے عطا کرے' ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضابطوں اور اصولوں کے ماننے والے کو مسلم کہتے ہیں اور اس دائرہ اطاعت کا خاص نام "اسلام" ہے جس کا مندرجہ بالا آیت کریمہ میں ذکر ہے۔

اسلام لغوی اور شرعی ہر دو معنوں میں اسم با مسمی ہے اس کا مادہ (Root Word) مسلم ہے' اس کا لغوی معنی ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ و مامون رہنا' صلح و امان' اطاعت اور فرمانبرداری' سلامت رہنے اور سلامت رکھنے کے ہیں۔

شرعی طور پر اسلام کا معنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور خلوص دل کے ساتھ اس کا مطیع و فرمانبردار ہونا اور ان احکام کو تسلیم کرنا جو رب کریم نے نازل کیے اور جن پر رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے عمل کر کے نسل انسانیت کے لیے نمونہ قائم کیا' قرآن حکیم نے اسلام کو شرک کے مقابلہ میں پیش کیا ہے۔

﴿قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ قُلْ إِنِّي أُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ وَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾
(الانعام:14)

"کہیے' کیا میں اس اللہ کو چھوڑ کر کسی اور کو سرپرست بناؤں' جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ سب کو کھانا کھلاتا ہے لیکن کسی سے کھانا لیتا نہیں'' کہہ دیجیے "مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ میں سب سے پہلے سر تسلیم خم کروں اور شرک کرنے والوں میں شامل نہ ہوں' اور کہیں قرآن حکیم نے لفظ اسلام' کفر کے مقابلہ میں بھی استعمال کیا ہے۔

﴿وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (آل عمران:80)

"وہ تم سے ہرگز یہ نہ کہے گا کہ فرشتوں یا پیغمبروں کو اپنا رب بنالو کیا یہ ممکن ہے کہ ایک نبی تمہیں کفر کا حکم دے جب کہ تم مسلم ہو"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم نے اسلام کو اخلاص کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔اس آیت پر غور کیجیے:

﴿وَمَنْ أَحْسَنُ دِينًا مِّمَّنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ (النساء:135)

"اور اس شخص سے بہتر اور کس کا طریق زندگی ہو سکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر تسلیم خم کر دیا اور اپنا رویہ بھی نیک رکھا (زندگی سراپا اخلاص سے گزاری)"۔

اور کہیں اسلام کا لفظ قرآن میں بمعنی اطاعت گزاری اور فرمانبرداری بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا:

﴿وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ﴾ (الزمر:54)

"اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور مطیع بن جاؤ"۔

قرآن نے اسلام کو بھلائی اور اچھائی کی راہ بھی بتلایا ہے۔

﴿فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا﴾ (الجن:14)

"پس جنہوں نے اسلام قبول کر لیا (فرمانبردار ہو گئے)"۔

تو ایسے لوگوں نے بھلائی کا راستہ اختیار کیا اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر ان گنت احسانات وانعامات ہیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ اس کے احسانات کی بارش ہوتی رہتی ہے اس نے اپنے انعامات کی تکمیل کا ذکر نعمت اسلام سے کیا ہے۔

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (المائدہ:3)

"آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی ہے اور اسلام کو تمہارے لیے دین کی حیثیت سے قبول کر لیا ہے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس روئے زمین پر سب سے پہلے انسان حضرت آدم تھے‘ ان کا دین بھی اسلام ہی تھا اور وہ مسلم تھے‘ اللہ تعالیٰ کو نام مسلم ہمیشہ پسند رہا ہے اور اس نے تمہارا نام بھی یہی رکھا ہے۔ ہر رسول اور ہر نبی اسلام ہی کا پیغام لایا اور شریعت محمدی نے اس پیغام کی تکمیل کر دی۔

﴿هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا﴾ (الحج:78)

”اللہ نے اس سے پہلے بھی تمہارا نام مسلم رکھا تھا اور اس (قرآن میں بھی مسلم ہی رکھا ہے)“۔

اس نظام حیات کے علاوہ کوئی اور نظام حیات اس کے یہاں قابل قبول نہیں ہے جو اس کے علاوہ راہ اختیار کرے اس کی آخرت بھی تباہ و برباد ہے۔

﴿وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران:85)

”اور اس فرمانبرداری (اسلام) کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے اس کا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا“۔

رسول اللہ ﷺ جب کسی قوم اور اس کے سربراہ کو دعوت اسلام بھیجتے تو ایک مختصر سا جملہ یہ بھی لکھتے "اَسْلِمْ تَسْلِمْ" اسلام قبول کرو اور سلامتی میں آجاؤ۔

اسلام سلامتی کا دین ہے۔ اور ایک اچھا اور سچا مسلمان اس سلامتی کی جیتی جاگتی تصویر ہے‘ وہ نہ صرف اپنوں کے لیے بلکہ غیروں کے لیے بھی امن اور سلامتی کا پیغام لاتا ہے اور اس کی زندگی سراپا دوسروں کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہوتی ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ مسلمان اور مومن کی تعریف یوں فرماتے ہیں۔

(المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمومن من امنه الناس

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علیٰ دمائھم واموالھم) (رواہ ترمذی والنسائی)

"مسلم وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی طرف سے دوسرے انسانوں کو اپنی جانوں اور مالوں کا خطرہ نہ رہے"۔

ابن حبان کی اسی حدیث کی روایت میں "من سلم المسلمون" کی بجائے "من سلم الناس من لسانه ویده" وارد ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مسلمان کو تمام بنی نوع انسان کے لیے پرامن اور بے آزار ہونا چاہیے' وہ نسل انسانیت کے لیے سلامتی کا پیغام ہے۔

ہمارے اسلاف نے قرآن حکیم یقیناً سمجھا اور اس پر عمل کیا ہے اس لیے کامیابیوں اور کامرانیوں نے ان کا خیر مقدم کیا مگر ہم نے اسے طاقوں میں خوشنما غلافوں میں سجا کر رکھ دیا ہے نتیجہ خواہشات نفسانی کے غرور میں مختلف فرقوں اور گروہوں اور ذات پات کی تقسیم کا شکار ہوگئے ہیں اس لیے ناکامیاں اور اور نامرادیاں ہمارے حصہ میں آگئیں ہیں اس پر شاعر مشرق علامہ اقبال نے بھی نوحہ خوانی کی ہے

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں!
کیازمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

آج پاکستان بنے بھی تقریباً نصف صدی بیت چکی ہے۔ ہمارے احوال جو کچھ ہیں وہ سب کے سامنے ہیں۔ قوم اخلاقی انحطاط کی عمیق اور تاریک وادیوں میں سرگرداں ہے' سب لوگ پریشان اور گم گشتہ راہ ہیں' ان حالات میں اسلام کی لازوال سنہری' قیمتی اور حیات بخش تعلیمات کا پیغام انہیں پکار رہا ہے مگر

ہم تو مائل بہ کرم ہیں' کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے؟ رہرو منزل ہی نہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دعا کیوں ضروری ہے!

لغوی معنی دَعا یدعو فعل 'ندا دینا' پکارنا' دعوت دینا' درخواست کرنا' طلب اور فرمائش۔ نوح علیہ السلام کہتے ہیں:

﴿قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا﴾ (نوح:5)

"نوح نے عرض کیا اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت (حق) دی"۔

فرعون کے درباریوں میں سے ایک شخص موسیٰ علیہ السلام کی دعوت ایمان پر لبیک کہنے کے بعد اپنی قوم کو خطاب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

﴿وَيَاقَوْمِ مَا لِي أَدْعُوكُمْ إِلَى النَّجَاةِ وَتَدْعُونَنِي إِلَى النَّارِ﴾ (المومن:41)

"اور اے میری قوم! کہ میں تمہیں نجات (جنت) کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے آگ (جہنم) کی طرف بلاتے ہو"۔

اصطلاحی معنی اس کائنات کے خالق ومالک' اللہ سبحان وتعالیٰ سے مدد طلب کرنا' دکھوں اور تکلیفوں میں اسے پکارنا' مصائب ومشکلات میں اس کا سہارا لینا' ہر لمحہ اور ہر وقت صرف اسی کی حمایت اور ہدایت کا خواستگار ہونا۔

انسان اپنی تمام تر قوت وطاقت کے باوجود کمزور اور بے بس ہے اس کی بے بسی کا اندازہ اس سے لگایئے کہ آنکھ میں کوئی ذرہ پڑ جائے تو کسی کروٹ چین نہیں ہے' دانت اور کان میں درد ہونے لگے تو کسی پہلو آرام نہیں ہے' شدید بخار آ جائے تو کراہنے لگتا ہے' کسی حادثہ میں چوٹ آ جائے اور زخم لگ جائے تو چیخنے لگتا ہے' گرمی کی شدت میں چند گھنٹے پانی نہ ملے تو تڑپنا شروع کر دیتا ہے۔

پھر اپنے اس کے ہاتھوں سے بنائے ہوئے (جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذہانت کا کرشمہ ہے) برق رفتار ہوائی جہاز آناً فاناً پہاڑوں سے ٹکرا کر انسانی جانوں سمیت پاش پاش ہو جاتے ہیں' سمندر میں تیرتے ہوئے بڑے بڑے بحری جہاز کسی سمندری چٹان یا وہیل مچھلی سے ٹکرا کر دولخت ہو جاتے ہیں' رواں دواں ریل گاڑیاں آپس میں ٹکرا جاتی ہیں اور انسانی لاشیں تڑپنے لگتی ہیں' تیز رفتار کاریں اور بسیں باہم تصادم سے الٹ جاتی ہیں اور نہ معلوم کتنے انسان لقمہ اجل بنتے ہیں اور کتنے زخم خوردہ جسمانی اعضا سے محروم ہو جاتے ہیں جن کی چیخ وپکار سلامت دلوں کو ہلا ڈالتی ہے۔

پھر کہیں معیشت اور معاشرت کے مسائل ہیں اور کہیں حوادث وواقعات کے غم ہیں' چلتے اور چمکتے کاروبار ٹھپ ہو جاتے ہیں۔ سرسبز وشاداب کھیت باد وباراں سے اُجڑ جاتے ہیں' سیلاب اور بارشوں سے مکانات مکینوں سمیت تہہ وبالا ہو جاتے ہیں' زلزلوں سے فلک بوس عمارتیں ہزاروں انسانوں سمیت پیوند زمیں ہو جاتی ہیں' انسانوں کے باہم لڑائی جھگڑوں سے نہ معلوم کتنے انسان اپنے عزیزوں اور دوستوں کو داغ مفارقت دے جاتے ہیں' ہوائی جہاز اغوا ہو جاتے ہیں تو قریبی اور رشتہ دار غم سے نڈھال ہو جاتے ہیں...... اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے بہت سے مصائب انسانوں کے شامت اعمال کا نتیجہ ہوتے ہیں تاہم اس بے بسی اور محرومی میں وہ کسی ایسی طاقت کا محتاج ہوتا ہے جو اسے مشکلات کے بھنور سے نکالے' اس کی تکالیف کو دور کرے' اس کی پریشانیاں مٹائے' اس کے دکھوں کا مداوا بنے' اس کو غرق ہونے سے بچا کر کنارے پر لگائے اور اس کے رِستے زخموں پر مرہم لگائے تاکہ وہ سکون وعافیت سے ہمکنار ہو سکے' پس انسانوں کی اسی تمنا اور آرزو کو دعا کہتے ہیں یہ گویا کہ انسانی فطرت کی پکار ہے۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ ان تمام مشکلات ومصائب کو صرف وہی دور کر سکتا ہے جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے اس تمام کائنات کو بنایا اور سجایا اور جو زمین و آسمان کا صرف تنہا مالک ہے' وہ غنی ہے اور سب اس کے محتاج ہیں' وہ بادشاہ کل ہے اور سب اس کے در کے فقیر ہیں' اس کا خزانہ اس قدر وسیع ہے کہ سب کو عطا کر کے بھی رائی برابر اس میں کمی نہیں آتی ہے' اس کے لیے ہمیشہ بقا ہے اور باقی سب کے لیے فنا ہے' اس بابرکت ذات کا نام اللہ ہے' وہ لاتعداد اور بے حساب خوبیوں کا مالک ہے' وہ جونہی کسی بات کا حکم صادر کرتا ہے' فوراً اس کا ظہور ہوتا ہے۔

﴿إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ﴾ (یٰسین:82)

"اس کا امر تو صرف یہ ہے کہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے اسے فرماتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ ہو جاتی ہے"۔

ایک غمزدہ اور دکھیارا اپنے مولا و مالک سے اپنے غموں اور دکھوں کی فریاد کرتا ہے اور اس کے حضور اپنی ضرورتوں اور حاجات کو بیان کرتا ہے اور صرف اس امید پر کہ اس کی تمنائیں اور آرزوئیں صرف اسی کے در سے پوری ہو سکتی ہیں تو اسے ایک روحانی فرحت اور تسکین نصیب ہوتی ہے اور یہ بات اس کے غم اور گھٹن کو ختم کرتی دیتی ہے' قرآن کی یہ بشارت اس کے ایمان کو مزید تقویت دیتی ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرۃ:186)

"اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو (کہیے) میں قریب ہوں اور (ہر) عرضی و درخواست کرنے والا جب وہ میرے حضور درخواست دے منظور کرلیتا ہوں (اور وہ بھی اپنی بندگی کا ثبوت دیتے ہوئے) میرے احکام بجا لائیں (جو سراسر حکمت پر مبنی ہیں اور انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی دلاتے ہیں اور اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح) وہ ہدایت سے ہمکنار ہو جائیں"۔

وہ رب کریم اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے' وہ اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے کہ راحتوں اور تکلیفوں میں صرف اسی کو پکاریں' وہ ان کی پکار کو شرف قبولیت سے نوازے گا' حقیقت میں دعا ہی عبادت کی اصل ہے اور جو اس سے روگردانی کرتے ہیں تو ذلت وخواری ان کے حصہ میں آتی ہے۔

﴿وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ﴾ (المومن:60)

"آپ کے رب نے فرمایا: مجھے پکارو' میں تمہاری دعا قبول کروں گا جو میری عبادت سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں عنقریب ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہونگے"۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(الدعا مخ العبادة) (رواہ ترمذی)

"دعا عبادت کا مغز ہے"۔

اور دوسری روایت ہے

(الدعاء هوا لعبادة) (ترمذی)

یعنی "دعا ہی عبادت کی اصل ہے"۔

خلوص سے کی ہوئی پرزور دعا انسان کی تقدیر کو بدل دیتی ہے' آپ ﷺ فرماتے ہیں:

(لایرد القضاء الاالدعاء ولایزید فی العمر الاالبر)

"تقدیر کو دعا کے سوا کوئی چیز نہیں بدلتی اور نیکی کے سوا عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کرتی"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے افراد امت کو یہ تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگتے رہو کہ اس میں تمہاری موجودہ اور آنے والی پریشانیوں اور دکھوں کا مداوا ہے۔

(ان الدعاء ینفع ممانزل وممالم ینزل فعلیکم عباداللہ بالدعاء)

(رواہ ترمذی)

”مصیبتوں اور راحتوں دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(من سرہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعاء فی الرخاء)

(الترمذی)

”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ مصائب کے وقت اللہ تعالیٰ اس کی دعا جلد قبول کرلے اسے چاہیے کہ عیش وراحت کے دنوں میں خوب دعا مانگا کرے ظالموں اور دشمنوں سے بچاؤ کے لیے دعا مومن کا بہترین ہتھیار ہے“۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(الدعاء سلاح المؤمن) (صحیح حکم)

”دعا مومن کا ہتھیار ہے“۔

آپ غور کیجیے کہ غزوہ بدر کی شب رسول اللہ ﷺ اپنی پیشانی مبارک اپنے رب کے حضور جھکا دیتے ہیں اور پوری رات دعا و مناجات اور گریہ وزاری میں گزار دیتے ہیں آخر اسی کی طرف سے مژدہ کامیابی سنایا جاتا ہے۔

﴿وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِندِ اللَّهِ﴾ (الانفال:10)

”فتح و نصرت تو صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے“۔

اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں پر انتہائی مہربان ہے اور وہ ان کی دعائیں قبول کرکے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

انہیں راحتوں سے ہم کنار کرتا رہتا ہے مگر بندوں کا حال یہ ہے کہ جونہی ان سے وہ مصائب کی گھڑیاں دور فرماتا ہے تو وہ پھر ناشکری اور کفران نعمت کا شکار ہو جاتے ہیں' قرآن اس حقیقت کو یوں بیان کرتا ہے:

﴿وَإِذَا أَنْعَمْنَا عَلَى الْإِنْسَانِ أَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهِ وَإِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُو دُعَاءٍ عَرِيضٍ﴾ (حم سجدہ:51)

"اور جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو پھیر کر چل دیتا ہے اور جب کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی چوڑی دعائیں مانگنے لگتا ہے۔

آداب دعا:-

توجہ' یکسوئی اور قبولیت کا پختہ یقین

نبی علیہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دعا اس طرح مانگو کہ تمہیں قبولیت کا مکمل یقین ہو۔

(ادعوالله وانتم موقنون بالاجابة) (مشکوۃ کتاب الدعوات)

"اللہ تعالیٰ سے یقین کامل سے دعا مانگو کہ وہ قبول ہو گی"۔

چپکے چپکے گریہ وزاری:-

قرآن حکیم میں آتا ہے

﴿ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ﴾ (الاعراف:55)

"اپنے رب سے گڑگڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے مانگو' یقیناً وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

حد سے بڑھنے سے مراد کوئی نامعقول بات دعا میں کہنا ہے جیسے کوئی اپنے لیے ہمیشہ کی زندگی مانگے چوری کی توفیق مانگے وغیرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عزم وجزم:۔

نبی اکریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب کوئی شخص دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما اے اللہ تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما یا اے اللہ تو چاہے تو مجھے رزق عطا فرما بلکہ دعا مانگتے وقت اللہ تعالیٰ سے عزم واصرار سے طلب کرنا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ تو جو چاہے کر سکتا ہے اور اسے کوئی مجبور نہیں کر سکتا۔ (بخاری)

خلوص ٬ رغبت ٬ صدق دل اور شوق سے مانگنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَيَدْعُونَنَا رَغَبًا وَرَهَبًا وَكَانُوا لَنَا خَاشِعِينَ﴾ (الانبیاء:90)

"(بے شک اللہ تعالیٰ کے رسول) نیکیوں کی طرف دوڑ دھوپ کرتے اور ہمیں ہی رغبت وخوف سے پکارتے رہتے تھے اور ان کی (پیشانیاں) ہمارے آگے ہی جھکتی رہتی تھیں"۔

جب مانگو تو صرف اللہ ہی سے مانگو:۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سوال کرو تو اللہ ہی سے سوال کرو اور جب مدد طلب کرو تو اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔

(ترمذی)

اکل حلال اور صدق مقال:۔

دعا کی قبولیت اس وقت یقینی ہوتی ہے جب انسان اپنی روزی حلال اور جائز ذرائع

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے حاصل کرتا ہے اور اس میں جھوٹ اور دروغ گوئی سے کام نہیں لیتا' صاف ستھری زندگی گزارنا ہی ایک سچے اور اچھے مسلمان کی شان ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاکیزہ چیز ہی قبول کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیتا ہے جس کا حکم اس نے انبیاء کرام کو دیا ہے اس کے ثبوت میں آپ ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ پڑھی۔

﴿يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ﴾ (المومنون:151)

"اور رسولوں کی جماعت! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال کرو اور جو کچھ تم کرتے رہو میں اسے خوب جانتا ہوں"۔

اور پھر آپ ﷺ نے یہ آیہ مبارکہ پڑھی

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ﴾(البقرہ:172)

"اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو"۔

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں' اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو ایک طول طویل سفر کرتا ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ وہ خستہ حال ہے اور گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے (اس خستگی اور درماندگی کی حالت میں اس کی دعا تو ضرور قبول ہونی چاہیے) اس حالت میں وہ آسمان کی طرف منہ کرکے اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور گویا ہوتا ہے۔

(يارب :يارب' ومطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه حرام وغذي بالحرام فاني يستجاب لذالك) (رواہ مسلم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اے رب' اے رب! اور حال یہ ہے کہ اس کا کھانا پینا حرام ہے' اوڑھنا بچھونا حرام کا ہے اور وہ حرام کی غذا سے ہی پلا بڑھا ہے بھلا اس کی دعا کیسے قبول ہو۔

توبہ و استغفار:۔

قبولیت دعا میں توبہ و استغفار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ انسان سچے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے اپنی خطاؤں اور غلطیوں کی معافی مانگے اور اس کا مطیع اور فرمانبردار بندہ بن جائے تو نہ صرف اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ جان و مال میں اضافہ ہوتا ہے اور کھیتیاں لہلہانے لگتی ہیں اور نہریں رواں دواں ہو جاتی ہیں۔

سیدنا نوح علیہ السلام اپنی قوم کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا☆ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا☆ وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا﴾ (نوح:10,12)

"اور کہا' اپنے رب سے معافی مانگ لو' بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے تم پر آسمان سے باران رحمت نازل کرے گا اور تمہارے مال و جان میں برکت عطا فرمائے گا' تمہارے لیے (کھیتوں) اور باغات کی رونق بڑھائے گا اور تمہاری نہریں رواں دواں کر دے گا"۔

غموں اور دکھوں کا مداوا:۔

اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری غموں اور دکھوں سے نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے' قرآن حکیم نے یہ کلمات سکھلائے ہیں۔

﴿لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (الانبیاء:87)

"(اے اللہ!) تیرے سوا میرا کوئی مشکل کشا نہیں ہے تو ہر (عیب و نقص) سے پاک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے میں ہی قصوروار تھا"۔

یہ کلمات سیدنا یونس علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سکھلائے' آپ نے اپنی قوم کو اللہ کی عبادت کی دعوت دی مگر کوئی خاطر خواہ اثر نہ ہوا وہ اپنی قوم سے ناراض ہو کر چل دیئے اور اللہ کی جانب سے ہجرت کے حکم کا انتظار نہ کیا' جب آپ کشتی پر سوار ہوئے تو وہ ہچکولے کھانے لگی' کشتی والوں نے قرعہ کے ذریعہ آپ کو سمندر میں ڈالنے کا فیصلہ کیا' وہاں ایک بڑی مچھلی نے آپ کو نگل لیا' مچھلی کو حکم تھا کہ انہیں ہضم نہیں کرنا' وہاں سیدنا یونس علیہ السلام نے مندرجہ بالا کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کی ارشاد ہوتا ہے

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذَٰلِكَ نُنجِي الْمُؤْمِنِينَ﴾ (الانبیاء:88)

"تب ہم نے ان کی دعا کو قبول کیا اور انہیں اس غم سے نجات دی (مچھلی نے اللہ کے حکم سے انہیں خشکی پر اگل دیا) اور ہم اسی طرح ایمان رکھنے والوں کو نجات دیتے ہیں (یعنی اہل ایمان بھی اگر مصائب و مشکلات کی گھڑیوں میں ان کلمات کا ورد کریں تو یقیناً انہیں نجات کی راہ مل جائے گی)"

بیماریوں کا علاج:۔

اگرچہ اسلام نے دوادارو اور علاج معالجہ سے منع نہیں کیا اور حقیقت یہ ہے کہ کسی دوائی میں شفا اللہ تعالیٰ ہی ڈالتا ہے' جب اس کا حکم نہ ہو تو بڑی بڑی قیمتی ادویات بیکار ثابت ہوتی ہیں۔

سورۃ الفاتحہ (الحمد شریف) بہت سی بیماریوں کا علاج ہے' احادیث مبارکہ میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے' علامہ ابن قیمؒ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں۔

"میں مکہ معظمہ میں ایک زمانہ تک مقیم تھا' بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا' نہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی دوا ہی پاتا اور نہ کوئی حکیم ہی تھا' خود ہی سورۃ فاتحہ پڑھ پڑھ کر اپنا علاج کرنے لگا' تو اس کی عجیب تاثیر دیکھی' جو شخص بھی بیماری کی شکایت کرتا اس کو صرف یہی سورۃ فاتحہ بتا دیتا بہت سے لوگ بہت جلد شفایاب ہو گئے"۔

دعا سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف:-

آداب دعا میں یہ بات بھی ضروری ہے کہ دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جائے اور اس کی عزت و عظمت کو دل میں بٹھایا جائے۔ سبحان اللہ' الحمدللہ ولا الہ الااللہ واللہ اکبر اور پھر دعا کرنے سے پہلے درود ابراہیمی (جو نماز میں پڑھتے ہیں) پڑھا جائے اور دعا کرنے کے بعد بھی اسے پڑھا جائے تو ان شاءاللہ وہ دعا مؤثر ہو گی۔

دعا کو ہمیشہ جاری رکھیے:-

عاجز بندوں کو اپنے رب تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہیے اور اس کے حضور دعا مانگتے رہنا چاہیے اور اس کی رحمت سے بھی ناامید نہ ہونا چاہیے۔اس لیے کہ ناامیدی کفر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿قُلْ يَاعِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (الزمر:53)

"آپ لوگوں سے کہہ دیجیے! اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا' اللہ یقیناً سارے ہی گناہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ بخشنا اور رحم کرنا اس کی صفت ہے۔اس وقت امت مسلمہ کا سفینہ بھنور میں ہے' آیئے رب کریم کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں کہ وہ اسے سلامتی کے ساتھ کنارے پر لگا دے۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روزہ اور حصول تقویٰ

روزہ کو عربی زبان میں صوم کہتے ہیں' اس کے لغوی معنی کسی کام سے رُک جانے کے ہیں۔ گھوڑا چلنے پھرنے سے رُک جائے یا چارہ نہ کھائے تو کہتے ہیں "خیل صائم" شاعر نے کہا ہے

(خیل صیام واخری غیر صائمة)

"کچھ گھوڑے اپنے تھان پر کھڑے اور کچھ دوسرے میدان جنگ میں ہیں"۔

(صام عن الطعام) "کھانے سے باز رہنا"

یہ ہوا کے ساکن ہونے اور رُک جانے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

صامت الریح...... ہوا تھم گئی ہے

آفتاب دوپہر کے وقت جب وسط آسمان پر آجاتا ہے تو کہتے ہیں

صامت الشمس...... سورج نصف النہار پر ہے۔

مصام الفرس...... گھوڑے کے کھڑے ہونے کی جگہ

اصطلاح شریعت میں کسی مکلّف کا روزہ کی نیت کے ساتھ صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے' ازدواجی تعلقات اور عمداً قے کرنے سے رُک جانے کا نام صوم ہے۔ (مفردات القرآن۔ امام راغب اصفہانی)

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزہ کا مقصد صبح سے شام تک محض بھوک ہڑتال ہے؟ ایسا نہیں ہے۔

قرآن و سنت میں آداب صیام پر بہت سی ہدایات دی گئی ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے روزہ کے اثرات پوری طرح مرتب ہوتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں روزہ اور دوسری عبادات کا بنیادی مقصد مسلمانوں میں تقویٰ پیدا کرنا ہے' تقویٰ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ (Root Word) وقی ہے۔ جس کا معنی کسی کو نقصان دینے والی چیزوں سے بچانے کے ہیں اور اتقا کے معنی خود بچنے کے ہیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم میں آتا ہے۔

﴿لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى وَوَقَاهُمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ﴾

(الدخان:56)

"(جنت کے حقدار لوگ آخرت میں) موت نہیں چکھیں گے بس پہلی موت جو دنیا میں آچکی اور اللہ انہیں عذاب جہنم سے بچا لے گا"۔

﴿فَمَنِ اتَّقَى وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (الاعراف:35)

"جو نافرمانی سے بچا اور اپنی اصلاح کر لی تو ان کے لیے نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمزدہ ہونگے"۔

گویا شریعت میں نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام تقویٰ ہے جو گناہ کا موجب ہو اور اس کا حصول اسی وقت ممکن ہے کہ انسان حلال و حرام کی پہچان کرے' حلال کو اختیار کرے اور حرام سے کنارہ کش ہو جائے بلکہ اس میں درجہ کمال حاصل کرنے کے لیے بعض مباحات (روا اور جائز) باتوں کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے۔

اس بات کو جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک عمدہ مثال کے ذریعہ اس طرح سمجھایا ہے کہ ایک شخص اپنا ریوڑ کسی چراگاہ یا کھیت کے قریب چراتا ہے جس کے ارد گرد باڑ ہے اگرچہ باڑ کے باہر کی جگہ پر ریوڑ چرانا ممنوع نہیں ہے مگر ایسا ممکن ہے کہ کوئی بھیڑ یا بکری پھلانگ کر باڑ کے اندر چلی جائے اور اس بات پر چراگاہ یا کھیت کے مالک سے لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے' لہٰذا دانش مندی کا تقاضا ہے کہ وہ اپنا ریوڑ باڑ سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فاصلہ پر چرائے تاکہ دنگا و فساد کا کوئی امکان نہ رہے۔

قرآن حکیم نے نیک اور پرہیزگار لوگوں کے بارے میں کہا ہے۔

﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ (الفرقان:72)

"اور جب کہیں بے ہودہ باتوں سے گزرتے ہیں تو باوقار طریق سے گزر جاتے ہیں (ان پر معمولی سی بھی توجہ نہیں دیتے ہیں)"۔

تقویٰ کا مفہوم حضرت ابی بن کعبؓ سے جانیے! ایک دفعہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے حضرت کعبؓ سے تقویٰ کا مفہوم دریافت فرمایا تو حضرت ابن کعبؓ نے جواب دیا۔

"امیر المومنین! کیا آپ کو کسی خاردار جگہ سے گزرنے کا اتفاق ہوا؟ جواب دیا ہاں' پوچھا پھر آپ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ میں اپنے کپڑوں کو سمیٹتا ہوا کانٹوں سے بچ کر نکل گیا۔ عرض کیا کہ اسی کو تقویٰ کہتے ہیں' گویا کہ بندہ مومن اس دنیا میں ہر بول اور ہر قدم انتہائی سوچ بچار سے اٹھاتا ہے اور غور کرتا ہے کہ آیا اس میں میرے آقا و مولا کی رضامندی ہے یا ناراضگی' وہ اس کی رضامندی کو پالتا ہے اور اس کی ناراضگی سے بچ جاتا ہے یا یوں سمجھ لیجیے کہ تقویٰ اس قوی اور مضبوط احساس کا نام ہے کہ جس سے ہر حکم الٰہی کو دل سے ماننے کی شدید رغبت پیدا ہو اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا پختہ عزم در آئے' اس سے ظاہر اور باطن نکھر جاتا ہے' دل اور زبان میں یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے اور پھر قلب کی گہرائیوں سے یہ صدا نکلتی ہے۔

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام:162)

"بے شک میری نماز اور میری قربانی' میری زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہے جو جہانوں کا پالنہار ہے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں نہ صرف روزہ بلکہ تمام عبادات کا مقصد حصول تقویٰ ہے' ارشاد ہوتا ہے:

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرة:21)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی تاکہ تم متقی بن سکو''۔

روزوں کے متعلق اس طرح فرمایا:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ:183)

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے جاتے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو''۔

جیسا کہ پہلے بتایا جاچکا ہے کہ احکام الٰہی کو ٹھیک ٹھیک بجالانے سے ہی تقویٰ کی صفت پیدا ہوتی ہے' اس کے لیے محض صوم وصلوٰۃ ادا کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ اللہ کے بندوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا غربا و مساکین کی مدد' بیواؤں اور یتیموں کی خدمت' بیماروں کی تیمارداری' دیانت وامانت داری' ایسی صفات اپنے اندر پیدا کرنا بھی تقویٰ کی علامت ہے۔ روزہ بھوک اور پیاس کی شدت میں روزہ دار کو ان غربا و مساکین کی یاد دلاتا ہے جنہیں پیٹ بھرنے کے لیے نان جویں بھی میسر نہیں ہے' اسے اپنی آمدنی کا کچھ حصہ ان کے لیے بھی وقف کرنا چاہیے اور رمضان میں اس کا اجر وثواب کہیں بڑھ جاتا ہے۔

روزہ مسلمانوں میں پرہیزگاری کی تربیت کئی طرح سے کرتا ہے' سب سے پہلے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ احساس بیدار کرتا ہے کہ تم نے دس بارہ گھنٹے کھانے پینے کی حلال اشیاء اپنے رب کے حکم سے اپنے لیے حرام کرلی ہیں تو کیا وہ باتیں جو پہلے ہی حرام ہیں حالت صوم میں حلال اور جائز ہو جائیں گی؟ مثلاً جھوٹ' خیانت' دھوکہ فریب' دوسروں پر دست درازی' زبان درازی ممنوعات میں سے ہیں اگر کسی مسلمان نے روزہ پورے شعور سے رکھا تو جونہی وہ ان میں سے کسی گناہ کا ارتکاب کرنے لگے گا تو روزہ فوراً اس کے ضمیر پر دستک دے گا اگر اس کا احساس مردہ نہیں ہو چکا ہے تو وہ اس تنبیہ کو قبول کرتے ہوئے غلط بات سے فوراً رک جائے گا اور اس کی اصلاح ہو جائے گی۔

پھر غور کیجیے کہ روزہ بندے اور رب کے درمیان راز ہوتا ہے روزہ دار اگر چاہے تو بند کمرے میں یا غسل کرتے ہوئے غٹاغٹ پانی پی سکتا ہے جس کی خبر کسی کو نہیں ہو سکتی ہے مگر اس کا ضمیر اسے روکتا ہے کہ دیکھو تم نے اللہ کی رضا کے لیے روزہ رکھا ہے اور وہ تمہیں دیکھ رہا ہے خواہ کتنی شدت سے اسے پیاس لگی ہو مگر ایک قطرہ بھی اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ بس اسی کیفیت کو تقویٰ کہتے ہیں' اسی طرح زندگی کے ہر معاملہ میں بندہ رب تعالیٰ کی رضا طلب کرتا رہے تو وہ متقین کی صف میں آجاتا ہے اور ایسے بندوں کے لیے اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر عظیم ہے' ایسا روزہ جو مالک و مولا کی رضا کے لیے رکھا جائے اس کا ثواب اس طرح ہے' جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرله ماتقدم من ذنبه)

(بخاری و مسلم)

"جو لوگ رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھتے ہیں ان کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں"۔

حدیث مبارکہ میں ایمان اور احتساب کے الفاظ پر غور کیجیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان اللہ تعالیٰ پر دل وجان سے یقین وتوکل اور کامل بندگی کا نام ہے جب کہ احتساب کا مفہوم جانچ پڑتال کرنے کے ہیں یعنی روزہ دار نہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے روزہ رکھتا ہے بلکہ اس کا محاسبہ بھی کرتا رہتا ہے کہ کہیں کوئی کمی اور خلل واقع نہ ہو جائے' ایسے ہی روزہ پر مندرجہ بالا حدیث میں خوشخبری سنائی گئی ہے' یہی بشارت قیام اللیل (نماز تراویح) کے متعلق اور شب قدر کے بارے میں ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه ومن قام لیلة القدر ایمانا واحتساباً غفرله ما تقدم من ذنبه) (بخاری و مسلم)

"جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ (آیات الٰہی پر غور کرتے ہوئے) رمضان کی راتوں میں قیام اللیل کرتے ہیں (تراویح و تہجد پڑھتے ہیں) ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جو لوگ شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کرتے ہیں ان کے بھی سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

اس کے برعکس وہ لوگ جو رزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر اس کے قواعد وضوابط کی پابندی نہیں کرتے یا جو لوگ قیام الیل تو کرتے ہیں مگر قرآن پر تدبر و تفکر نہیں کرتے انہیں ان کے فیوض وبرکات سے فائدہ نہیں ہوتا۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(کم مان صائم لیس له من صیامه الاالظما وکم من قائم لیس له من قیامه الاالسهر) (الداری)

"کتنے ہی روزہ دار ہیں جن کا روزہ بھوکے پیاسے رہنے کے سوا کچھ نہیں ہے (اجر وثواب سے محروم ہیں) اور کتنے ہی قائم اللیل ہیں جن کا قیام محض جاگنا ہے۔ (وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھی اجر وثواب سے محروم ہیں) اس سے بڑا خسارہ کوئی نہیں ہے کہ انسان محنت مزدوری بھی کرے اور اس کی اُجرت سے محروم رہے"۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں فہم وبصیرت عطا فرمائے کہ رمضان مبارک کا ہر لحہ ہمارے لیے سرمایۂ آخرت کا ذریعہ بن جائے۔(آمین)

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامان موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

O

روزہ بر جوع و عطش شبخون زند
خیبرِ تن پروری را بشکند
روزہ بھوک اور پیاس پر شب خون مارتا ہے
اور تن پروری کے قلعے کو توڑتا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

روزہ کس طرح مکمل ہوتا ہے؟

اسلام میں عبادت کا ثمرہ تقویٰ ہے اور یہ وہ قوی احساس ہے کہ جس سے ہر وقت بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف سمایا رہتا ہے اور وہ اس کی نافرمانی سے بچا رہتا ہے اور تقویٰ کی دولت سے وہی شخص بہرہ ور ہوتا ہے جو اپنے آپ کو چند اُصولوں اور ضابطوں کا پابند بنالیتا ہے' روزہ کو لیجیے' یہ صبح تا شام محض کھانے پینے سے رُک جانے کا نام نہیں ہے' اس کو قیمتی بنانے کے لیے چند باتوں کی پابندی ضروری ہے' آیئے غور کریں کہ وہ پابندیاں کون سی ہیں جن سے روزہ قیمتی بن جاتا ہے۔

زبان کی حفاظت: لایعنی اور لغو گفتگو انسان کے لیے بہت سے مصائب و مشکلات پیدا کرتی ہے' کسی بھی لڑائی جھگڑے کا آغاز زبان درازی سے اور اس کا اختتام دست درازی پر ہوتا ہے' قرآن و سنت میں حفاظت زبان پر بڑی تاکید آئی ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(من كان يومن بالله واليوم الآخر فليقل خيراً وليصمت)

(ریاض الصالحین)

"جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ ہمیشہ کلمہ خیر اپنی زبان سے ادا کرے ورنہ خاموش رہے"۔

مطالعہ قرآن سے پتہ چلتا ہے کہ انسان کی اچھی بُری گفتگو کا بھی ریکارڈ تیار ہو رہا ہے' ارشاد ہوتا ہے:

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ (ق:18)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"انسان کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک تیار نگران موجود ہوتا ہے"۔

آیئے اب دیکھیں کہ روزہ دار کو اس بارے میں کیا ہدایت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روزہ دار کو چاہیے کہ وہ بے حیائی اور بُری باتوں سے کنارہ کش رہے' شور و شغب سے پرہیز کرے' اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو وہ یہ الفاظ کہہ کر الگ ہو جائے کہ میں روزے سے ہوں"۔

(بخاری و مسلم)

روزہ دار حفاظت زبان سے ایسی تربیت حاصل کر لیتا ہے جو اس کے لیے زندگی میں سود مند اور کار آمد ثابت ہوتی ہے ورنہ اسی زبان سے نہ معلوم کتنے نقصانات ہو جاتے ہیں۔

امام غزالیؒ "کیمیائے سعادت" میں لکھتے ہیں۔

"نبی ﷺ کے مبارک دور میں دو عورتوں نے روزہ رکھا۔ روزے میں ان دونوں کی حالت غیر ہو گئی' پیاس کی شدت سے ان کی جان لبوں پر آ گئی' دونوں نے نبی ﷺ سے روزہ کھولنے کی اجازت منگوائی آپ ﷺ نے دونوں کے پاس ایک بڑا پیالہ بھیجا اور حکم دیا کہ دونوں اس میں قے کریں' دونوں عورتوں نے ہدایت کے مطابق اس پیالے میں قے کی' دونوں کی قے میں خون کے ٹکڑے نکلے' یہ دیکھ کر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ان دونوں عورتوں نے ان چیزوں سے تو روزہ رکھا جو اللہ نے حلال کی ہیں اور ان چیزوں سے روزہ توڑا جو اس نے حرام کی ہیں۔ یعنی یہ دوسروں کی غیبت کرتی رہیں یہ انسانوں کی بوٹیاں ہیں جو ان کی قے میں نکلی ہیں"۔

قرآن حکیم نے غیبت کے متعلق اس طرح بیان کیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾ (الحجرات:12)

"تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے' کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ؟ تم اس کو ناپسند کرو گے اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

آنکھ' کان کی حفاظت: حواس خمسہ میں کان اور آنکھ بہت سی خطاؤں کے مرتکب ہوتے ہیں اور بہت سی برائیوں کی راہ کھولتے ہیں' برائی اور بے حیائی کا آغاز آنکھ ہی سے شروع ہوتا ہے اور حرص و ہوس کی خواہشات بھی اسی سے پلتی بڑھتی ہیں اور پھر کان انہی برائیوں کو جگہ دیتے ہیں جس سے دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں اور زندگی میں حلال و حرام کی تمیز اُٹھ جاتی ہے۔ اب ایسے روزہ دار جو روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر اس کا حق ادا نہیں کرتے ایک بزرگ ان کے متعلق فرماتے ہیں۔

"بہت سے روزہ دار روزے تو پابندی سے رکھتے ہیں لیکن وہ یہ فکر نہیں کرتے کہ جس چیز سے روزہ افطار کر رہے ہیں وہ حلال ہے یا حرام! وہ دن بھر غیبت سے پیٹ بھرتے ہیں۔ اجنبی چہروں سے آنکھیں سینکتے ہیں اور ذرا باک نہیں کرتے' فضول گفتگوؤں میں لگے رہتے ہیں اور شیطان انہیں اطمینان دلاتا رہتا ہے کہ آپ روزہ دار ہیں' یہ بھی شیطانی دھوکہ ہے"۔

شریعت اسلامیہ نے کان اور آنکھ کی حفاظت اور نگہبانی پر بہت زور دیا ہے' یہ بات یاد رکھیے کہ روزہ آنکھ اور کان کا بھی ہے' نہ آنکھ بد نظری کا شکار ہو اور نہ کان بری باتوں کو جگہ دیں بلکہ دل و دماغ غلط سوچ اور فکر سے مبرا ہوں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

علامہ ہجویریؒ فرماتے ہیں "حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

(اذاصمت فليصم سمعك وبصرك ويدك وكل عضومنك)

"جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ تیرے کان' آنکھیں' ہاتھ اور ہر عضو روزہ کی حالت میں رہیں (تو انہیں حرام باتوں سے بچاتا رہے)"۔

قرآن حکیم مسلمان خواتین و حضرات کو نصیحت کرتا ہے:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَٰلِكَ أَزْكَىٰ لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ☆وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾ (النور:30,31)

"مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے پاکیزگی کی راہ ہے۔ اور مومن خواتین سے بھی کہیے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کریں۔ (یہ ان کے لیے شائستہ اور پاکیزہ زندگی گزارنے کا راستہ ہے)"۔

قرآن حکیم نے اس بات کی بھی نشاندہی کر دی ہے کہ انسان کے اعضاء وجوارح کے متعلق بھی یوم جزا باز پرس ہو گی۔

﴿إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (بنی اسرائیل:36)

"بیشک کان' آنکھ اور دل (سب کے سب اعضاء) کا سوال ہو گا"۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ بنانا چاہتا ہے کہ اس کی مخلوقات میں گل سرسبد وہی ہے اور اشرف المخلوقات کا تاج بھی اس کے سر پر رکھا گیا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرباء اور مساکین کی مدد: علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں "روزہ خالی معدوں کی یاد تازہ کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ ان مساکین اور فاقہ کشوں پر کیا گزرتی ہے' جن کو معدوں کی آگ بجھانے اور اپنے جگر کو ٹھنڈا کرنے کے لیے سامان نصیب نہیں ہے"۔ (زاد المعاد)

اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے غربا و مساکین' بیواؤں اور یتیموں کی ہمیشہ دست گیری فرمائی اور رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت کا حال سنیئے:

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں اور بھی زیادہ سخاوت کرتے تھے۔ حضرت جبریلؑ رمضان میں ہر رات آپؐ سے ملاقات کرتے اور آپ سے قرآن کا دور کرتے۔ تو جب حضرت جبریلؑ آپؐ سے ملاقات کرتے تو آپؐ تیز ہوا سے زیادہ سخاوت فرماتے۔ (بخاری' مسلم)

ہماری مادی نگاہیں عظمت اور سر بلندی اس بات میں تلاش کرتی ہیں کہ فلاں پہاڑ کی چوٹی سر کرلی' فلاں گھاٹی کو قبضہ میں لے لیا' فلاں پر جھنڈا لہرا دیا' اور فلاں فلاں نئی ایجادات میں اضافہ ہوا مگر قرآن کی نگاہ میں عظمت یہ ہے کہ گردنیں چھڑانے کی گھاٹی طے کرو۔

(جو مظلوم ظالموں کے پنجہ استبداد میں پس رہے ہیں) قحط اور فاقہ کے زمانے میں قرابت مند یتیموں کو اور لاچار اور خاک میں ملنے والے ضرورت مندوں کو کھانا کھلاؤ ان کی ضرورتیں پوری کرو (یہ ہے حقیقی گھاٹی جس کو طے کرنے پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ (سورۃ بلد)

روزہ اور نماز: روزہ ہمہ وقت عبادت ہے اور بندہ جب تک اس میں اپنے مولا و مالک کے لیے سراپا فرمانبردار نہ بنے اس کے ثمرات سے بہرہ ور نہیں ہو سکتا' نماز بھی اسی مولا و مالک کی پکار پر دن میں پانچ بار اس کے دربار میں حاضری اور اس کی چوکھٹ پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جبیں نیاز کو جھکاتا ہے بندہ عجز و خاکساری کے ساتھ آقا سے اپنی خطاؤں اور غلطیوں پر نادم ہو کر معافی کا خواستگار ہوتا ہے اور ہدایت و رہنمائی کی جستجو کرتا ہے۔

بعض لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے ہیں گویا کہ مالک کا ایک حکم مان لیا اور دوسرا نظرانداز کر دیا' کیا ایسے لوگ پورے پورے معاوضہ کے حقدار بن سکتے ہیں؟

مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ آقا کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کر دے۔

روزہ اور محاسبہ: روزہ کو قیمتی بنانے کے لیے محاسبہ کو بڑا دخل ہے یعنی بندہ مومن ہر وقت اپنے اعمال پر نظر رکھے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سے کسی غلطی کا ارتکاب ہو جائے اور اس کے روزہ کے اجر و ثواب میں کمی آجائے' اس بات پر جناب رسول اللہ ﷺ نے بشارت دی ہے۔

(من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفرله ماتقدم من ذنبه)

(بخاری' مسلم)

"جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ روزے رکھے اس کے سابقہ سارے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرے میں زکوۃ کا نظام

زکوۃ عربی زبان کا لفظ ہے' اس کا مادہ (Root Word)(زک و) ہے اور اس سے زکی یزکو' زکاء اور تزکیہ کے الفاظ ہیں جن کے معنی بڑھنا' پھلنا پھولنا' دل کی پاکیزگی اور طہارت حاصل کرنا ہے۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ

"الزکوۃ" کے اصل معنی اس نشوونمو کے ہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے' اس کا تعلق دنیاوی چیزوں سے بھی ہے اور اُخروی اُمور سے بھی' چنانچہ کہا جاتا ہے الزرع یزکو یعنی کھیتی بڑھی اور پھلی پھولی۔

قرآن حکیم میں آتا ہے:

﴿أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا﴾ (الکہف:19)

"اس ازکی سے ایسا کھانا مراد ہے جو پاکیزہ اور طیب بھی ہو اور حلال اور جائز ذرائع سے بھی ہو' اسی سے زکوۃ کا لفظ مشتق ہے یعنی مال کا وہ حصہ جو رضائے الٰہی کے لیے فقرا و مساکین کو دیا جاتا ہے کہ اس سے (بقیہ مال) میں برکت کی اُمید ہوتی ہے یا اس لیے کہ اس سے نفس پاکیزہ اور مطمئن ہو جاتا ہے۔ (مفردات قرآن)

اور نفس کی پاکیزگی ہی سے انسان کی کامیابی اور عبادت میں حلاوت کی نوید ہے۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ☆ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ﴾ (الاعلیٰ:14,15)

"یقیناً وہ فلاح پا گیا جس نے پاکیزگی اختیار کی اور اپنے رب کا نام ذکر کیا پھر نماز ادا کی"۔

زکوۃ ارکان اسلام کا اہم ستون ہے اور جہاں تک میرے علم میں ہے اس قرآنی اصطلاح زکوۃ کا ہم معنی لفظ دنیا کی کسی دوسری زبان میں موجود نہیں ہے' اس میں کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شک و شبہ نہیں ہے کہ سابقہ انبیاء کرام اور ان کی امتوں کو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو قائم کرنے کا حکم دیا گیا۔ مثلاً سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ذکر میں ہے۔

﴿وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا﴾ (مریم:55)

"وہ اپنے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کرتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ بندے تھے"۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں

﴿وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ (مریم:31)

"اور اللہ نے مجھے زندگی بھر نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کی تاکید کی"۔

آج صرف اور صرف اسلام ہی وہ دین حق ہے جس میں زکوٰۃ کے بارے میں تفصیلی احکام موجود ہیں۔

اسلام زندگی گزارنے کا رفیع و اعلیٰ تصور دیتا ہے۔ اسے اختصار سے صرف ایک ہی جملے میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے...... اللہ کی بندگی اور اللہ کے بندوں کی خدمت گویا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ٹھیک ٹھیک ادائیگی میں کامیابی کا راز پنہاں ہے۔ اور زندگی کے یہ دونوں شعبے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور اسی میں خالق و مالک کی رضامندی حاصل ہوتی، غور کیجیے کہ سورۃ البقرۃ کے آغاز میں متقی لوگوں کی صفات میں اس طرح آیا۔

﴿وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ﴾ (البقرہ:3)

"(متقی وہ ہیں) جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو ہم نے انہیں عطا کیا ہے (مال و دولت ہو یا جسم و عقل کی صلاحیتیں) وہ (راہ حق) پر خرچ کرتے ہیں"۔

قرآن حکیم کے متعدد مقامات میں نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا ذکر آیا ہے تاکہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کی معاشرتی اور معاشی زندگی میں استحکام پیدا ہو اور کسی ملک کی سالمیت میں ان کا بڑا اہم رول ہوتا ہے۔ یاد رکھیے ہمارے تمام معاشرتی مسائل کا حل ''اقامت الصلوٰۃ'' کو مضبوط بنانے میں ہے۔ نماز سے مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا ہوگا' وہ ایک دوسرے سے دن میں پانچ بار ملیں گے اور آپس کے حالات سے نہ صرف باخبر رہیں گے بلکہ دُکھ سُکھ میں کام آئیں گے' جبکہ زکوٰۃ ہمارے معاشی مسائل کو حل کرنے کا مؤثر علاج ہے۔ اسلام دولت کو صرف امیروں تک محدود نہیں رکھنا چاہتا اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہے اور تم صرف امین (Trustee) ہو' اس کا حکم ہے کہ میرے اس عطیہ کو غرباء و مساکین میں تقسیم کر ڈالو اور یہ ہر وقت عام گردش میں رہنی چاہیے فرمایا:

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ﴾ (الحشر:7)

''(اسے یتامیٰ و مساکین میں تقسیم کرو) تاکہ وہ (مال) تمہارے دولت مندوں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہے''۔

غور کیجیے کہ اس ایک فقرہ میں اسلامی اقتصادیات کی بنیاد واضح کر دی گئی ہے' سرمایہ دارانہ نظام میں دولت کا بہاؤ ہمیشہ امیر کی طرف ہوتا ہے اور غریب مزید غربت کی چکی میں پستا ہے' کیمونزم میں دولت کا بہاؤ ہمیشہ حکمران طبقہ کی جانب ہوتا ہے جبکہ اسلام میں دولت کا بہاؤ غریب اور مفلوک الحال طبقہ کی جانب ہوتا ہے اور یہی دولت کی اصولی اور فطری تقسیم ہے جس سے معاشرتی رقابتیں ختم ہوتی ہیں اور امراء و غرباء میں انس و محبت کی فضا قائم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ خود غرضی' بخل اور حب جاہ و مال کا ازالہ بھی ہو جاتا ہے' تزکیہ مال اور تہذیب نفس سے زندگی حسن و جمال سے آراستہ ہوتی ہے اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر ہے' اسی کا فرمان

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا﴾ (التوبہ:103)

"اوران کے (اموال) کوپاک کیجیے کہ جس سے ان کودل کی پاکیزگی حاصل ہو"۔

زندگی کے بلند مقاصد سے جو چیز انسان کو دور لے جاتی ہے وہ دولت کی ہوس اور دنیا کی محبت ہے' وہ اپنے رب کا بندہ بننے کی بجائے عبد درہم ودینار ہو کر رہ جاتا ہے وہ ہر وقت دولت کے نشے میں سرشار رہتا ہے' ایسا انسان نہ صرف اپنی جان کا دشمن ہوتا ہے بلکہ ملک وملت کے لیے بھی نقصان دہ ثابت ہوتا ہے بسا اوقات (اگر اسے کوئی عہدہ مرتبہ حاصل ہو) تو حرص وہوس کی بنا پر وطن کی آبرو اور آزادی کا سودا کرنے میں بھی اسے کوئی باک نہیں ہوتا اس لیے قرآن نفس کے بخل سے بچنے پر کامیابی کی بشارت دیتا ہے۔

﴿وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (الحشر:9)

"اور جو شخص اپنے نفس کی حرص سے بچالیا گیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں"۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ تین چیزیں انسان کو تباہ وبرباد کر ڈالتی ہیں:

(فهوى متبع' وشح مطاع' واعجاب المرء بنفسه) (البیہقی فی شعب الایمان)

"خواہشات نفس کی پیروی' بخل وحرص کی تابعداری اور خود بینی' اگر آپ تھوڑا سا غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی ہے' جب انسان نفس کا غلام بن جائے تو بخل وحرص حسد وبغض' تکبر وغرور ایسی بیماریاں جنم لیتی ہیں اور اسی سے نفس کا عیب پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ دوسروں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اسلام زکوٰۃ کے ذریعہ اس حرص پر ضرب کاری لگاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ یہ کہتا ہے کہ تم مال خرچ کرنے میں عثمان غنیؓ اور ابو بکر صدیقؓ کے اسوہ کو اپناؤ کہ جنہوں نے انفاق فی سبیل اللہ سے نہ صرف دنیا میں نیک نامی حاصل کی بلکہ آخرت میں بھی اجر عظیم کے حقدار ٹھہرے۔

﴿وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى ☆الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى﴾ (اللیل:17,18)

"جو بڑا متقی ہوگا اسے (آتش جہنم سے) دور رکھا جائے گا جس نے (تزکیہ نفس) کی خاطر اپنا مال (غرباو مساکین) کو دیا"۔

وہ تنبیہ کرتا ہے کہ قارون کی طرح مال سینت سینت کر نہ رکھنا جو کسی غریب کو اپنے مال میں سے ایک پائی بھی دینے کے لیے تیار نہ تھا' نتیجۃً دنیا و آخرت میں ذلت ورسوائی سے دوچار ہوا۔

﴿فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِينَ﴾ (القصص:81)

"پھر ہم نے قارون اور اس کے گھر کو (خزانوں سمیت) زمین میں دھنسادیا تو اس کے حامیوں کی کوئی جماعت ایسی نہ تھی جو اللہ کے مقابلہ میں اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لے سکا"۔

آج تم نے اخلاقی اقدار کو گم کر دیا ہے' تم آسودہ حال ہو۔ تمہارے گھر کا ہر کمرہ ایئر کنڈیشنڈ (Air Conditioned) ہے۔ تمہارے ہر بچے کے پاس سیر و سفر کے لیے گاڑی ہے' تمہارے کھانے کی میز پر صبح وشام انواع واقسام کے کھانے رکھے ہوئے ہیں جنہیں تم خراب ہونے پر ادھر ادھر پھنکوا دیتے ہو۔ تمہارے پاس پڑوس میں غرباء کی بستی ہے جنہیں دو وقت کیا' ایک وقت کے لیے بھی نان جویں تک میسر نہیں ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گودام بھرے ہیں غلوں سے
بھوکوں کے شکم خالی خالی

اس صورت حال کو اسلام قطعی برداشت نہیں کرتا وہ یہ اعلان کرتا ہے۔

﴿وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (البقرہ:195)

"(اے مسلمانو) اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان (نیکی) کا طریقہ اختیار کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان (نیکی) کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

یہاں یہ بات بھی اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ زکوۃ اور ٹیکس میں بڑا فرق ہے' زکوۃ مال کا وہ حصہ ہے جو ایک آسودہ حال مسلمان اپنے اخراجات کے بعد اپنے زائد مال میں سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے غرباء و مساکین' یتامیٰ و بیوگان پر برضا و رغبت خرچ کر ڈالتا ہے۔ اسے اس کا اجر آخرت میں ملے گا جبکہ ٹیکس بامر مجبوری ادا کیا جاتا ہے' تاہم حکومت کے اخراجات پورے کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے۔

مگر افسوس کہ مسلمان زکوۃ کی اہمیت سے غافل ہوتے ہوئے اس کی ادائیگی میں بھی تساہل کا شکار ہیں' کتنے ہیں جو اپنے مال تجارت اور اندوختہ مال پر سالانہ حساب کتاب کر کے زکوۃ نکالتے ہیں؟ یاد رکھیے کہیں آپ اس بھول میں نہ رہیں کہ ٹیکس جو دے دیا اب زکوۃ کی ضرورت کاہے کو ہے؟ ٹیکس اور زکوۃ کو گڈمڈ نہ کریں' زکوۃ اسی وقت ادا ہو گی جب اسے انشراح صدر سے باقاعدہ حساب کر کے ادا کیا جائے گا'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر وعید ہے' آیت مبارکہ ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ كَثِيرًا مِنَ الْأَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَأْكُلُونَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ☆يَوْمَ يُحْمَى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ☆﴾ (التوبہ:34,35)

"اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (جس مال سے زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ اس زمرہ میں نہیں آتا) (اے نبی) انہیں آپ المناک عذاب کی خوشخبری دے دیجیے۔ جس دن اس سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر اس سے ان کی پیشانیوں' پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لیے جمع کر رکھا تھا۔ لہٰذا اب اپنی جمع شدہ دولت کا مزہ چکھو"۔ (العیاذ باللہ)

نظام زکوٰۃ کو مربوط اور منظم بنانا اسلامی حکومت کی اولین اور بنیادی ذمہ داری ہے' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾ (الحج:41)

"وہ لوگ جنہیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں (کوئی ملک اور خطہ زمین عطا کریں) تو صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا نظام قائم کریں' نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں اور سب امور کا انجام تو اللہ کے ہاتھ میں ہے"۔

یہ بات پورے یقین سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر کوئی اسلامی حکومت اس آیہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبارکہ کو اساس بنا کر شریعت کے مطابق دوسرے اسلامی قوانین کو اپنا لیتی ہے تو اسے کبھی کوئی پریشانی نہیں آسکتی۔ قادر مطلق کے تمام قوانین حکمت پر مبنی ہیں۔

آج پاکستان جن مالی واقتصادی مشکلات کا شکار ہے یہ ہمارے حکمرانوں کی اسلامی قانون سے بغاوت کا نتیجہ ہے۔ یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے اگر ہمارے یہاں نظام زکوٰۃ کو پوری دیانت داری سے نافذ کر دیا جائے تو بہت سے دوسرے ٹیکسوں سے نجات مل سکتی ہے جس سے لوگ پریشان بھی ہوتے ہیں اور مختلف حیلوں بہانوں سے انہیں چھپانے کی کوشش بھی کرتے ہیں مگر زکوٰۃ میں اُمید ہے کہ ایسا نہیں کرینگے' کیونکہ زکوٰۃ کا تعلق محاسبہ آخرت سے ہے اور جب لوگوں میں صلوٰۃ کا نظام قائم کیا جائے گا تو اس سے بھی ان میں اللہ کا خوف سمائے گا اور پھر وہ زکوٰۃ بھی خوشدلی سے ادا کریں گے' برائی کو مٹانے اور نیکیوں کو فروغ دینے سے ان کے قلب و نظر کو طہارت ملے گی' موجودہ حکومت سے بادب التماس ہے کہ ان گزارشات پر سنجیدگی سے توجہ دے کافی وقت گزر چکا ہے ہمیں اسلام سے وفاداری کا ثبوت دینا چاہیے۔

اے رب کریم! ہمیں فہم و بصیرت سے نواز۔ آمین

احسان کے گر صلہ کی خواہش تم کو
تو اس سے یہ بہتر ہے کہ احسان نہ کرو
کرتے ہو گر احسان تو کر دو اسے عام
اتنا کہ جہاں میں کوئی ممنون نہ ہو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رمضان المبارک میں عمرہ

عمرہ اور حج کا فرق: حج کا لغوی معنی ''ارادہ کرنا' قصد کرنا اور شریعت اسلامیہ میں اس کا معنی اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے بیت اللہ پہنچ کر مناسک حج پورے کرنا ہے اور یہ صرف ذوالحجہ کے مہینہ میں ہو سکتا ہے۔ لفظ عمرہ اعتمار سے ہے جس کے معنی زیارت کے ہیں اور شریعت میں اس کا وہی مفہوم ہے جو حج کا ہے البتہ اس میں یہ سہولت ہے کہ سال کے کسی بھی مہینہ میں ادا ہو سکتا ہے' عرفات اور مزدلفہ کا قیام لازم نہیں ہے۔

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ہے اور ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو عاقل و بالغ و تندرست اور صاحب حیثیت ہو اور خواتین کے لیے محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اگر گھر کی کفالت اس کے ذمہ ہے تو اہل خانہ کے لیے اتنا خرچ چھوڑ جائے جو ان کے لیے سفر حج تک کفایت کرے نیز یہ بھی ضروری ہے کہ اس شخص کی آمدنی حلال کی ہو اور وہ دوسروں کا زیر بار بھی نہ ہو۔

حج زندگی میں ایک بار ہر صاحب حیثیت مسلمان پر فرض ہے اور ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ نماز روزہ فرض ہے۔

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ آل عمران:97)

''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس تک (بیت اللہ) پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو اس کا حج کرے''۔

جب کہ عمرہ فرض نہیں بلکہ سنت ہے اور اس کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے' حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(العمره فی رمضان تعدل حجة) (فقه السنه)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ہے (مگر یہ واضح رہے کہ اس سے فریضہ حج ساقط نہیں ہو جاتا)"۔

ایک حدیث میں اس طرح آتا ہے

(العمرة الى العمرة كفارة لمابينهما)

"یعنی ایک عمرہ ادا کرنے کے بعد جس قدر گناہوں کا صدور ہوتا ہے دوسرے عمرہ کے کرنے تک سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں"۔

مگر اس کا یہ مطلب بھی نہ سمجھ لیا جائے کہ انسان عمداً گناہوں کا مرتکب ہو اس لیے کہ زندگی کا کیا بھروسہ ہے کسی وقت بھی فرشتہ اجل ہمارے دروازے پر دستک دے سکتا ہے' حتی الوسع اپنے آپ کو گناہوں سے بچانا چاہیے اور ہر وقت خالق و مالک کی رحمت اور مدد کا طلب گار رہنا ہی سعادت مندی اور کامیابی کا راستہ ہے نماز کی ہر رکعت میں ﴿اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ﴾ اسی حقیقت کی جانب رہنمائی ہے عمرہ کے سلسلہ میں یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہیں۔

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب حج کو تشریف لے جانے لگے تو ایک صحابیہؓ نے اپنے خاوند سے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرا دو' خاوند نے کہا میرے پاس سواری نہیں ہے' بیوی نے کہا فلاں اونٹ تو موجود ہے' خاوند نے جواب دیا کہ وہ اللہ کے راستہ میں وقف ہے۔ چنانچہ وہ بے چاری مجبوراً رہ گئیں' جب آپ حج کر کے واپس تشریف لائے تو خاوند نے آپ ﷺ کو سارا واقعہ عرض کیا' آپ ﷺ نے فرمایا حج بھی تو اللہ کا راستہ ہے' اگر اس اونٹ پر حج کروا دیتے تو کوئی حرج نہ تھا' پھر خاوند نے عرض کیا کہ میری بیوی نے آپ کو السلام علیکم کہا ہے اور یہ درخواست کی ہے کہ میں آپ ﷺ کے ساتھ حج کو نہ جا سکی تو اس کی تلافی کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب کیا صورت ہو سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جا کر تم اسے میرا سلام پہنچاؤ اور یہ کہہ دو۔

(انما تعدل حجة معی عمرة فی رمضان)　(ابوداؤد)

"رمضان شریف میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے"۔

آپ ﷺ نے امت کے کمزور اور ناتواں خواتین و حضرات کو یہ خوشخبری بھی دی ہے۔

"ضعیف اور بوڑھے لوگوں کا اور عورتوں کا جہاد حج اور عمرہ ہے"۔(ترغیب)

اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ حج کے بعد ثواب اور فضیلت رمضان المبارک میں عمرہ کرنا ہے' مگر اس سے حج کی فرضیت ساقط نہیں ہو جاتی ہے' وہ برابر قائم رہتی ہے' رہی یہ بات کہ پہلے عمرہ کیا جائے یا حج؟ تو اس کا انحصار سفر خرچ کی برداشت اور جیب کی اجازت پر ہے۔ فضیلت تو اسی میں ہے کہ حج کو ترجیح دی جائے' مگر رقم تھوڑی ہو تو پہلے عمرہ بھی کیا جا سکتا ہے' عمرہ آج کل ایک شخص کے لیے چالیس ہزار کے لگ بھگ میں ہو جاتا ہے' اگر مکہ مکرمہ میں آپ کے کوئی ملنے والے ہیں اور قیام وطعام کی سہولت ہے تو مزید بچت ہو جاتی ہے جب کہ حج کے لیے کم از کم اس سے دوگنی رقم بلکہ اس سے بھی زیادہ لازماً درکار ہے' ویسے حج اور عمرہ اکٹھا بھی کیا جا سکتا ہے' جسے حج تمتع کہتے ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ پہلے عمرہ کریں اور عمرہ مکمل ہونے پر احرام کھول دیں' آٹھویں ذوالحجہ کو آپ دوبارہ حج کا احرام مکہ معظمہ سے باندھ کر مقامات حج کی طرف روانہ ہوں اور مناسک حج ادا کریں' گویا حج تمتع کے دو حصے ہوئے...... ایک عمرہ جس میں احرام کھول دیا گیا اور دوسرا حج' پاکستان کے حضرات اکثر وبیشتر حج تمتع ہی کرتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عمرہ کے ضروری ارکان اس طرح ہیں کہ نہا دھو کر اور صاف ستھرے ہو کر گھر سے یا میقات سے احرام پہننا' میقات اصل میں وقت معین اور مکان معین کو کہتے ہیں' جس طرح مسجد میں داخل ہونے کے بعد نمازی کے لیے نماز کی پابندی لازم ہو جاتی ہے' اسی طرح احرام پہننے کے بعد حج یا عمرہ کرنے والوں پر چند پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں' دنیا میں بسنے والے مختلف ملکوں کے لیے الگ الگ میقات ہیں' ہندوپاکستان کے لوگوں کے لیے یلملم میقات ہے جو مکہ سے 48 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے' چونکہ آج کل ہوائی جہاز کا سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے اس لیے لوگ گھر سے ہی احرام پہن کر چلتے ہیں۔

احرام کیا ہے؟ مردوں کے لیے صرف دو سفید ان سلی چادریں' ایک نیچے بطور تہبند پہننے کے لیے اور دوسری اوپر اوڑھنے کے لیے' مردوں کے لیے حکم ہے کہ وہ سر ننگا رکھیں اور ان کے پاؤں میں ایسا جوتا ہو جس سے ٹخنے نظر آئیں اور بعض اہل علم کے نزدیک پاؤں کی اوپر والی ہڈی نظر آئے جیسا کہ ہمارے یہاں قینچی چپل پہناوا ہے' خواتین کے لیے اپنا روزمرہ کا لباس ہے (البتہ شوخ اور بھڑکیلے لباس سے پرہیز ہے) وہ بھی اپنا چہرہ کھلا رکھیں مگر اپنا سر ڈھانپ کر۔ مکہ پہنچ کر حرم کے احترام کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے' باب السلام سے داخل ہوں اور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کریں' نماز ہو رہی ہو تو اس میں شامل ہو جائیں اور فراغت کے بعد خانہ کعبہ کا طواف کریں' احرام پہننے کے بعد آپ کی زبان پر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے یہ الفاظ جاری ہو گئے جو سفر اور شہر مکہ میں داخل ہونے تک جاری رہے' حکم ہے کہ انہیں ذرا بلند میٹھی آواز سے ادا کرتے رہیں۔

(لبیک اللھم لبیک' لبیک لاشریک لك لبیک' ان الحمد والنعمة لك والملك

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لاشریک لک)

"حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں' بے شک ہر حمد و ثنا اور تمام نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں"۔

حکم ہے کہ جب حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا مسجد الحرام پہنچ جائے تو تلبیہ روک دے (لبیک کہنا بند کر دے) کیونکہ وہ رب کریم کے حکم پر اس کے دربار پہنچ چکا ہے۔

خانہ کعبہ کا طواف حجر اسود سے شروع کریں اس طرح کہ آپ کا بایاں کندھا حجر اسود کی جانب ہو' حجر اسود کے پاس فرش پر سیاہ دھاری نظر آئے گی' حجر اسود کا استلام سنت ہے' اس کا مطلب حجر اسود کو چومنا ہے اس طرح کہ منہ سے آواز نہ نکلے' بھیڑ بھاڑ ہو تو دور سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھ کو چوم لے' دوسروں کو دھکا دینا اسلامی آداب کے خلاف ہے' استلام کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر! کہنا چاہیے یعنی میں اللہ کے نام سے شروع کر رہا ہوں' وہی میری اس کوشش میں برکت عطا فرمائے' اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔

بخاری شریف میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ استلام کے وقت فرماتے تھے "کہ اے پتھر تو نہ نفع دے سکتا ہے اور نہ ہی نقصان' میں تو سنت سمجھتے ہوئے ایسا کرتا ہوں" حقیقت بھی یہی ہے کہ یہ شعائر اللہ کی عزت و عظمت کے لیے ایسا کیا جاتا ہے' حقیقت میں نفع و نقصان کا اختیار اسی معبود برحق کے پاس ہے۔

بیت اللہ کے طواف کے دوران خواتین کا خود بخود الگ گروپ بن جاتا ہے اور حضرات کا الگ' یہ بڑی اچھی بات ہے' اس نظم و ضبط کو توڑنا نہ چاہیے طواف کے دوران ان کلمات کو ادا کریں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سبحان اللہ والحمدللہ ولاالہ الااللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الاباللہ)

"اللہ تعالیٰ بے عیب ہے' سب تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور وہ سب سے بڑا ہے اور کوئی طاقت و قوت (ہم حاصل کرنے سے قاصر و عاجز ہیں) مگر اسی ذات واحد کے سہارے"۔

(ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار)

"اے ہمارے رب ہمیں دنیا اور آخرت میں نیکی اور اچھائی سے نواز اور ہمیں آتش جہنم سے بچالے"۔

طواف کے دوران مردوں کو رمل اور اضطباع کا حکم ہے' رمل کے معنی دوڑنے کے ہیں' پہلے تین چکر ذرا دوڑ کر لگانے چاہئیں اس طرح کہ قدم نزدیک رکھے جائیں اور ذرا اچھل کر آگے بڑھا جائے اور ساتھ کندھے ہلائے جائیں جیسے کہ پہلوانوں کی چال ہوتی ہے۔

اضطباع کا معنی یہ ہے کہ احرام کی اُوپر والی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کے اوپر ڈال لی جائے اس طرح کہ دایاں کندھا ننگا ہو جائے' مطاف یعنی طواف کی جگہ میں داخل ہوتے ہی یہ ہیئت بنالی جائے۔

دراصل رمل اور اضطباع کے وقت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور تاریخ کے اوراق سامنے کھل جاتے ہیں کہ کن حالات میں مسلمان بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے۔

سن سات ہجری کو رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے ساتھ جب عمرۃ القضا کے لیے تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے یہ کہنا شروع کیا کہ مہاجرین کو مدینہ منورہ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آب وہوا راس نہیں آئی۔ اس لیے وہ کمزور ہوگئے ہیں۔ آپ ﷺ کو جب یہ خبر ہوئی تو آپ نے صحابہ کرام کو رمل اور اضطباع کا حکم دیا' ان کی اس کیفیت کا مشرکین پر اچھا اثر پڑا اور وہ مسلمانوں کی اس قوت و شوکت سے مرعوب ہو کر کہنے لگے "مسلمان تو قوی اور مضبوط ہیں اور ہرنوں کی چال چلتے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ کو مسلمانوں کی یہ ادا پسند آئی اور ہمیشہ کے لیے اس کو سنت بنادیا' یہ صرف حضرات کے لیے ہے' خواتین معمول کی رفتار سے طواف کرتی ہیں۔

سات چکر پورے کرنے کے بعد کندھے کو ڈھانپ لیں اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نفل شکرانے کے ادا کریں' یہی وہ مقام ہے جہاں سے سیدنا ابراہیمؑ اور ان کے فرزند ارجمند سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر شروع کی تھی' باپ معمار تھا تو بیٹا مزدور اور زبانوں پر یہ ترانہ جاری وساری تھا۔

(ربنا تقبل منا انك انت السميع العليكم ' ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وارنا مناسكنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم)

"اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں سے ایک مسلم جماعت بنا' ہمیں اپنی عبادت کے طور طریقے سکھلا اور ہماری توبہ قبول فرمابیشک تو بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا' مہربان ہے"۔

غور کیجیے کہ دعا کے ایک ایک حرف سے خلوص اور فدویت ٹپک رہی ہے' رب کریم نے نہ صرف ان کی اس پکار کو شرف قبولیت سے نوازا بلکہ اس جگہ کو تاقیامت محترم اور معزز بنادیا اور ہر زائر حرم کو کہا کہ اسی جذبہ فدویت سے یہاں کھڑے ہو کر دعا مانگے اور عجز و نیاز سے میری چوکھٹ پر جبیں نیاز خم کردے' ارشاد ہوتا ہے

(واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اور مقام ابراہیم کو مقام صلوٰۃ بناؤ''

آج کل اس پتھر کو شیشے کی چھوٹی سی گنبد نما عمارت میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔

یہاں بھی ادب واحترام ملحوظ خاطر رہے' اس مقام کے قریب تر جہاں جگہ ملے رب کے حضور جھک جایئے اور دل وزبان پر انہی جذبات کا اظہار ہو جو سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہ السلام کے دلوں میں موجزن تھے' اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ سے دین ودنیا کی ہر بھلائی یہاں طلب کیجیے۔

اس کے بعد بئر زمزم کے پاس آیئے اور اگر روزہ نہیں ہے تو جی بھر کر آبِ زمزم نوش کیجیے بلکہ کچھ چہرے اور سر پر بھی انڈیل لیجیے یہی وہ آب زلال ہے جس میں رب کریم نے شفا اور غذا کی خاصیت رکھی ہے' یہ وہی چشمہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے جاری کر دیا تھا۔

واقعہ یوں ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا تھا کہ اپنی بیوی بی بی ہاجرہ اور بیٹے اسماعیل کو اس وادی بے آب وگیاہ (مکہ مکرمہ) میں چھوڑ کر اپنے وطن (ملک شام) واپس چلے آئیں' وفادار بندے نے مولا ومالک کے حکم پر سر تسلیم خم کیا اور کچھ زاد راہ ساتھ لیا اور ٹھیک صفا اور مروہ کی پہاڑیوں کے قریب اُتار کر واپس ہو گئے اور یوں دعا فرمائی۔

﴿رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُم مِّنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ﴾ (ابراہیم:37)

''اے ہمارے رب! (تو دیکھ رہا ہے) کہ ایک ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام ونشان نہیں' میں نے اپنی بعض اولاد تیرے محترم گھر کے پاس لا کر بسائی ہے کہ نماز قائم

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رکھیں (تاکہ یہ محترم گھر عبادت گزاران توحید سے خالی نہ رہے) پس تو (اپنے فضل وکرم سے) ایسا کر کہ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل ہو جائیں اور ان کے لیے زمین کی پیداوار سے سامان رزق پھلوں میں سے مہیا فرمادے توقع ہے کہ یہ شکر گزار رہیں گے"۔

جب پانی مشکیزہ میں سے ختم ہو گیا اور ننھے اسماعیل کے لب خشک ہونے لگے تو ماں کی مامتا تڑپ اٹھی اور بچے کے لیے پانی کی تلاش کی فکر ہوئی مگر اس پتھریلی زمین میں پانی کہاں؟ جب پریشانی بڑھی تو اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے صفا پہاڑی کی طرف لپکیں تاکہ پتہ چلائیں شاید کوئی قافلہ آ رہا ہو اور اہل قافلہ سے پانی کا حاصل کرنا ممکن ہو سکے' پہاڑی پر چڑھ کر دور دور تک نگاہ دوڑائی مگر کسی بھی قافلے کی گرد دکھائی نہ دی' دوسری جانب مروہ کی پہاڑی تھی کبھی چلتے اور کبھی دوڑتے ہوئے اس پر آتیں مگر کسی کا اتا پتہ نہ ملا' ادھر معصوم اسماعیل کی فکر کہ نہ معلوم اس کا کیا حال ہو گا اسی پریشانی میں سات چکر لگا ڈالے' کبھی صفا پر اور کبھی مروہ پر' ساتواں چکر لگانے کے بعد ننھے اسماعیل کے پاس آئیں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت ورحمت کا کرشمہ دکھائی دیا' ننھے اسماعیل کی ایڑھیوں کے نزدیک ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ اُبل رہا تھا' اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں اور بچے کے منہ میں پانی ٹپکایا اور خود پیا' اور چشمہ کے اردگرد چھوٹی سی منڈیر بنادی' ادھر سے جو قافلہ گزرتا وہاں قیام کرتا' پانی بھرتا اور آگے بڑھتا' رفتہ رفتہ چند لوگوں نے بی بی صاحبہ کی اجازت سے مستقل طور پر ٹھہرنے کی اجازت طلب کر لی' لوگوں کو آب زمزم ایسا راس آیا کہ وہاں آبادی بڑھتی اور پھیلتی گئی۔

کچھ عرصہ کے بعد سیدنا ابراہیم علیہ السلام بیوی بچے کا حال معلوم کرنے کے لیے وہاں تشریف لائے تو انہیں خوش وخرم پا کر سجدہ شکر بجالائے اور پھر اپنے لختِ جگر سے مل کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کے گھر کی تعمیر کی' اور اللہ کا حکم ہوا کہ اب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

باآواز بلند اعلان کریں۔

﴿وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ﴾ (الحج:27)

"(اے ابراہیم!) لوگوں میں حج کا اعلان کردو کہ وہ تمہارے پاس دور دور دراز مقامات سے پیدل اور دبلے پتلے اونٹوں (اور مختلف قسم کی سواریوں) پر سوار ہو کر آئیں گے"۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی لگائی ہوئی آواز میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت عطا فرمائی کہ جوں جوں زمانہ بیت رہا ہے توں توں حج اور عمرہ کے لیے لوگوں کا ہجوم بڑھ رہا ہے' دنیا کے کونے کونے سے لوگ وہاں اکٹھے ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو اپنی صالحہ بندی بی بی ہاجرہ کے دوڑنے کی ادا اتنی پسند آئی کہ جہاں حج اور عمرہ کرنے والوں کے لیے خانہ کعبہ کا طواف ضروری ہے وہاں صفا اور مروہ کے درمیان سعی (کہیں چلنا اور کہیں دوڑنا) بھی ایسا ہی ضروری ہے' اس کے بغیر حج اور عمرہ مکمل نہیں ہوتا ہے' بی بی صاحبہ کی تقلید میں سات چکر پورے کرنے ہوتے ہیں یعنی صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دو چکر اور کل سات بار اور آخری چکر مروہ پر ختم ہوگا اور ہر پہاڑی پر قبلہ رُخ ہو کر یہ دعا پڑھتے ہیں۔

(لاالٰه الاالله والله اكبر' لااله الاالله وحده لاشريك له' له الملك وله الحمد يحي ويميت وهو على كل شئ قدير لااله الاالله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده)

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' اللہ ہی سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں' وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے سب (دشمن) کے لشکروں کو شکست دی"۔

سعی کے درمیان دین و دنیا کی جو بھلائیاں اللہ تعالیٰ سے چاہتے ہیں طلب کیجیے۔

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد اگر عمرہ کا احرام باندھا تو اسے کھول دیں' مردوں کے لیے احرام کھولنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے سر کے بال منڈوا ڈالیں یا اوپر سے کٹوا دیں' پوری طرح منڈوانے کو حلق اور کٹوانے کو تقصیر کہتے ہیں' کچھ بال منڈوانا یا کچھ کا کٹوانا خلاف سنت ہے۔ خواتین کے لیے صرف تقصیر ہے وہ بھی اپنی انگلی کے ایک پورہ کے برابر اپنی چٹیا کے آخر سے خود ہی بال کاٹ لینے چاہئیں' آپ کا عمرہ مکمل ہو گیا اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے فریاد کرنی چاہیے کہ اے ہمارے رب ہم سے قبول فرمالے

(ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم)

حج ہو یا عمرہ اس کا مقصد ایک طرف اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرنا' اس کی کبریائی و عظمت کا اعلان کرنا اور تقویٰ کا حصول ہے تو دوسری طرف دنیا بھر کے مسلمانوں کا عالمگیر اجتماع ہے جس سے ان کے درمیان اتفاق و اتحاد کی لہر دوڑ جاتی ہے' ضروری ہے کہ وہ اپنے معاشی' معاشرتی' سیاسی' اقتصادی اور تعلیمی مسائل باہم مل کر حل کریں' ان تمام مسائل میں ایک دوسرے کے معاون اور مددگار بنیں' اس طرح وہ دنیا کی بڑی قوت بن سکتے ہیں ہر قوم اور ملک کے نمائندے خصوصی اجتماع کا انعقاد کریں' چونکہ آج کل بہت سے لوگ عمرہ کرنے جاتے ہیں اور حرمین شریفین میں حج کا سا سماں ہوتا ہے اس لیے عاجز نے قارئین کرام کو اس کے متعلق چند فضائل اور چند مستند معلومات فراہم کر دی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حج اور اس کے ثمرات

الٰہی! تجھ سے معافی چاہنے تیرے در پہ آئے ہیں' معاف فرما!

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رُکن ہے اور یہ ہر صاحب حیثیت آزاد' عاقل' بالغ اور تندرست مسلمان پر ایسے ہی فرض ہے جیسا کہ نماز' روزہ اور زکوٰۃ فرض ہیں۔ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ﴾ (آل عمران:97)

''اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا یہ حق کہ جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو (یعنی بیت اللہ تک پہنچنے کے لیے زادِ راہ کی گنجائش ہو) تو اس کا حج کرے''۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

''جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہو اس کو جلدی کرنا چاہیے''۔

اور فرمایا

''جس شخص کو کسی ضروری حاجت یا مرض یا ظالم حکمران نے نہیں روکا اور وہ حج کیے بغیر اس دنیا سے چل بسا تو وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر''۔

قرآن حکیم کی مذکورہ بالا آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حج نہ کرنا کفر کی طرح کی بات ہے اور حدیث شریف سے کھلا اشارہ مل رہا ہے کہ مال ہوتے ہوئے حج نہ کرنا گویا اسلام سے رشتہ ناطہ توڑ دینا ہے۔

<u>حج کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم:</u> حج کے لغوی معنی کسی مقام کی زیارت کا ارادہ اور قصد

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے جب کہ اصطلاح شریعت میں مناسک حج (حج ادا کرنے کے تمام طور طریقوں) کے لیے بیت اللہ کا قصد ہے' قرآن حکیم کی اس آیت "یوم الحج الاکبر" میں حج اکبر سے مراد یوم النحر (قربانی کا دن) یا یوم عرفہ (میدان عرفات میں قیام کا دن) ہے' حدیث شریف کی ایک روایت کے مطابق "العمرۃ الحج الاصغر" یعنی عمرہ حج اصغر (چھوٹا حج) ہے۔

بعض اصطلاحات: حج کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے بعض اصطلاحات کا جاننا سود مند ہے حج کا مفہوم اور معنی پہلے بیان کیے جا چکے ہیں۔

عمرہ: اعتمار سے ہے جس کے معنی زیارت کے ہیں اور شریعت میں اس کا وہی مفہوم ہے جو حج کا ہے البتہ اس میں یہ سہولت ہے کہ یہ سال کے کسی بھی مہینہ میں ادا ہو سکتا ہے' اس میں عرفات اور مزدلفہ کا قیام لازم نہیں ہے۔

حج کی اقسام: (۱) افراد' وہ حج ہے جس میں صرف حج کیا جائے اور عمرہ اس کے ساتھ نہ کیا جائے۔

(۲) قران' حج اور عمرہ دونوں کو ملا کر ادا کیا جائے' وہ اس طرح حج اور عمرہ کی اکٹھی نیت کی جائے' پہلے عمرہ اور پھر حج احرام کھولے بغیر ادا کیا جائے۔

(۳) تمتع' یعنی حج کے ساتھ عمرے کا فائدہ اٹھانا' حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کیا جائے عمرہ مکمل ہونے پر احرام کھولنا' آٹھویں ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام مکہ معظمہ سے باندھ کر مقامات حج کی طرف روانہ ہونا اور مناسک حج ادا کرنا' پاکستان سے جو لوگ شروع میں مکہ معظمہ پہنچ جاتے ہیں وہ حج تمتع کی نیت کرتے ہیں اور جو آخر میں پہنچتے ہیں وہ حج قران کی نیت کرتے ہیں پھر صرف حج کی۔

یوم الترویہ: جس روز حج کی عبادات شروع ہو جاتی ہیں یعنی 8 ذی الحجہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یوم عرفہ: جس روز میدان عرفات میں حاجی اکٹھے ہوتے ہیں یعنی 9 ذی الحجہ

یوم نحر: جس روز قربانی ادا کی جاتی ہے یعنی 10 ذی الحجہ

ایام تشریق: 9 ذی الحجہ کی فجر سے 13 ذی الحجہ کی عصر تک ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ ان میں تکبیرات با آواز بلند پڑھی جاتی ہیں' فرائض نمازوں کے بعد خاص طور پر اور اٹھتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے بھی پڑھ سکتے ہیں' اللہ اکبر' اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ واللہ اکبر' اللہ اکبر وللہ الحمد"

میقات: مکہ معظمہ کے چاروں طرف وہ مقامات جہاں سے مکہ جانے والوں کے لیے باقاعدہ عمرہ یا حج کا احرام باندھنا لازم ہے چونکہ آج کل ہوائی جہاز کا سفر چند گھنٹوں میں طے ہو جاتا ہے اس لیے عام طور پر لوگ اپنے شہر سے ہی احرام باندھ کر چلتے ہیں۔

حرم: مکہ معظمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک کی زمین حرمت و تقدس کی وجہ سے "حرم" کہلاتی ہے' وہاں بڑے بڑے نشان قائم کر کے حدود حرم کو متعین کر دیا گیا ہے' ادب و احترام کی وجہ سے حدود حرم میں جنگ و جدل کرنا' شکار کھیلنا' شکاری جانوروں کو ڈرانا' گھاس یا درخت کاٹنا' کسی درخت کی شاخیں کاٹنا اور توڑنا ناجائز ہے اور یہ پابندی محرم (احرام پہنے ہوئے) اور غیر محرم (بغیر احرام کے) دونوں افراد کے لیے ضروری اور لازمی ہے۔

احرام: دو ان سلی چادریں جو عمرہ یا حج کرنے والے حضرات باندھتے ہیں' ان میں سے ایک بطور تہبند اور دوسری قمیض کی جگہ جسم پر ڈال لی جاتی ہے' یہ صرف مردوں کے لیے ہے' خواتین کا احرام ان کا روز مرہ کا لباس ہوتا ہے البتہ انہیں شوخ اور بھڑکیلے لباس سے بچنا چاہیے' محرم (احرام باندھنے والے) پر چند پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں' مثلاً میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات' بال بنوانا' ناخن ترشوانا' بداخلاقی' چغلی' جھوٹ وغیرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لغویات تو احرام سے پہلے ہی ممنوع تھیں اب ان سے احتراز ضروری ہو گیا ہے۔

تلبیہ: وہ ورد جو عمرہ اور حج کے دوران حالت احرام میں با آواز بلند کیا جاتا ہے۔

(لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ)

"حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں' تیرا کوئی شریک نہیں ہے میں حاضر ہوں' بے شک تمام تعریف اور تمام نعمتیں تیری ہیں اور بادشاہی بھی تیری ہے' تیرا کوئی شریک نہیں"۔

رمل اور اضطباع: رمل کے معنی دوڑنے کے ہیں' طواف کرتے وقت پہلے تین چکر ذرا دوڑ کر لگانے چاہئیں اس طرح کہ قدم نزدیک نزدیک رکھے جائیں اور ذرا اُچھل کر آگے بڑھا جائے اور ساتھ ہی کندھے ہلائے جائیں جیسا کہ پہلوانوں کی چال ہوتی ہے اور اضطباع کا معنی یہ ہے کہ احرام کی کی اوپر والی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لی جائے اس طرح کہ دایاں کندھا ننگا ہو جائے' مطاف یعنی طواف کی جگہ میں داخل ہوتے ہی یہ ہیئت بنالی جائے۔

رمل اور اضطباع کے وقت حضور ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور تاریخ کے اوراق سامنے کھل جاتے ہیں کہ کن حالات میں آپ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے۔

جب سات ہجری میں رسول اللہ ﷺ عمرۃ القضا کے لیے تشریف لائے تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کیا کہ مہاجرین کو مدینہ کی آب وہوا راس نہیں آئی' اس لیے وہ نحیف اور کمزور ہو گئے ہیں' آپ کو خبر ہوئی تو آپ نے صحابہ کرامؓ کو رمل اور اضطباع کا حکم دیا جس سے مشرکین پر خاصا رعب پڑا اور وہ کہنے لگے کہ مسلمان تو بہت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاق و چوبند ہیں اور وہ ہرنوں کی چال چلتے ہیں اللہ تعالیٰ کو مومنوں کی یہ ادا پسند آئی اور ہمیشہ کے لیے سنت بنا دیا یہ بات ذہن میں رہے کہ خواتین کے لیے رمل اور اضطباع نہیں ہے۔

استلام اور اشارہ: حجر اسود کو چومنا اور ہاتھ سے چھونا' اگر ہجوم زیادہ ہو تو دوسروں کو دھکے دینے سے گریز کرنا چاہیے اور دور سے ہاتھ اٹھا کر اشارہ کر لیں اور بسم اللہ' اللہ اکبر کہہ کر طواف شروع کر دیں۔

طواف: طواف' بیت اللہ پہنچ کر خالق کائنات کے گھر کے گرد خاکساری اور عاجزی سے گھومنے اور عشق و محبت سے چکر لگانے کا نام ہے' بندہ اپنے مولا و مالک کی الوہیت اور اپنی بندگی کا اظہار کرتا ہے' وہ دیوانہ وار دوڑتے بھاگتے' ہانپتے کانپتے اپنے رب سے بار بار التجا کرتا ہے کہ وہ رحمٰن و رحیم اس کی خطائیں معاف فرمائے اور اسے اپنا سعادتمند بندہ بنا کر واپس لوٹائے' طواف کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) طواف قدوم: مکہ معظمہ میں داخل ہونے پر پہلا طواف ہے' افراد یا قران کی نیت سے حج کرنے والوں کے لیے مسنون ہے۔ اس میں جہاں رمل اور اضطباع ضروری ہے وہاں صفا اور مروہ کی سعی بھی لازمی ہے۔

(۲) طواف زیارت یا طواف اضافہ: یہ وہ طواف ہے جو دس ذی الحجہ کو رمی کرنے (شیطان کو کنکریاں مارنے) اور جانور ذبح کرنے نیز حلق یا قصر (سر کے بال پوری طرح منڈوانے یا آدھے منڈوانے) کے بعد احرام کی تمام پابندیوں سے فارغ ہونے کے بعد ادا کیا جاتا ہے' اور یہ حج کا رکن اور اہم فریضہ ہے' وہ اس طرح کہ منیٰ میں احرام اتار کر اور پانی مہیا ہو تو نہا دھو کر نیا یا صاف ستھرا لباس زیب تن فرمائیں' مکہ معظمہ آئیں اور اپنے کپڑوں میں طواف کریں' طواف کے بعد حج تمتع اور قران

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

والے صفا اور مروہ کی سعی بھی کریں گے۔ اور سعی کے بعد حلق یا قصر نہیں ہوگا' اس کی فضیلت دس ذی الحجہ کو ہے جس کا وقت فجر سے شروع ہوتا ہے تاہم ایام تشریق (بارہ ذوالحجہ کی شام تک کیا جاسکتا ہے)

(۳) طواف وداع: بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے' اس میں احرام بھی نہیں ہے اور نہ ہی رمل اور اضطباع ہے اور نہ ہی سعی ضروری ہے۔

(۴) نفلی طواف: نفلی طواف کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے' جب چاہے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے جائیں اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جائے۔

طواف کعبہ کا طریقہ اور دعائیں:

حج یا عمرہ ادا کرنے والا بیت اللہ کے قریب پہنچنے پر تلبیہ ختم کردے۔ سب سے پہلے حجر اسود کا استلام کرے' اگر ہجوم ہو اور وہاں تک رسائی مشکل ہو تو صرف احتراماً اشارہ کرتے وقت بسم اللہ' واللہ اکبر کہتے ہوئے بیت اللہ کو اپنی بائیں جانب کرکے چلنا شروع کردے۔ اس وقت یہ دعا پڑھے

(اللهم ايماناً بك وتصديقاً بكتابك ووفاء بعهدك واتباعاً لسنة النبي ﷺ)

”اے اللہ میں تیرے اوپر ایمان لاتا ہوں اور تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور تیرے ساتھ جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنے کا وعدہ کرتا ہوں اور تیرے نبی ﷺ کی اتباع کا اقرار کرتا ہوں“۔

فرش پر سیاہ دھاری نظر آئے گی' وہ طواف کا نقطہ آغاز ہے' طواف کرتے ہوئے سراپا نیاز بن کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا' عظمت و کبریائی کے گیت گائے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ)

"اللہ (ہر عیب و نقص) سے پاک ہے اور ہر حمد و ثناء اللہ ہی کے لیے ہے' اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ کے سوا کسی طاقت و قوت کا سہارا نہیں ہے"۔

آپ نے حجر اسود کے پاس لکیر سے استلام کرتے ہوئے طواف کا آغاز کیا تھا تو اسی لکیر پر آکر آپ کا ایک چکر (شوط) پورا ہوگا' پہلے تین چکر رمل (آہستہ آہستہ دوڑتے ہوئے' صرف حضرات) سے پورے کریں گے اور بقیہ چار چکر معمول کی رفتار سے پورے کیے جائیں گے اور زبانوں پر رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ترانے جاری و ساری رہیں گے اور ہر چکر پر حجر اسود کا استلام کرتے ہوئے گزر جائیں گے۔

طواف کے دوران رُکن یمانی جگہ آئے گی یہ وہ حصہ ہے جو ملک یمن کی طرف واقع ہے' اس لیے اس کو رکن یمانی کہتے ہیں' وہاں بھی بسم اللہ' واللہ اکبر کہہ کر ہاتھ لگائے' اسے رکن یمانی کا استلام کہتے ہیں رکن یمانی کو چومنا سنت کے خلاف ہے' اگر ہجوم کی وجہ سے وہاں رسائی نہ ہو تو صرف دعا پر اکتفا کریں۔

(اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ)

"اے اللہ میں تجھ سے دین و دنیا میں مغفرت اور عافیت مانگتا ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ رکن یمانی کے پاس ستر ہزار فرشتے مقرر ہیں جو دعا مانگنے والے کی دعا پر آمین کہتے ہیں' رکن یمانی سے حجر اسود تک "ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار" کا ورد کریں یا قرآن و حدیث کی جو دعائیں آپ کو آتی ہیں' مانگ سکتے ہیں' اس کے علاوہ اپنی پریشانیاں اس کے حضور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیش کر سکتے ہیں کہ اس عظیم و برتر ذات کے علاوہ اور ہے بھی کون جو آپ کے مصائب و آلام کو دور کر سکے۔

طواف کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی جائے گی' یہ وہ جگہ ہے جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند ارجمند سیدنا اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر بیت اللہ کی تعمیر شروع کی تھی اور سراپا نیاز مندی کی تصویر بنے ہوئے تھے' اس جگہ رب کریم کی چوکھٹ پر سر تسلیم خم کر کے اسی خلوص اور وفاداری کا اعلان کیا جاتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

(واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى)

"اور مقام ابراہیم کو جائے نماز بناؤ"۔

ہجوم کی وجہ سے ٹھیک مقام ابراہیم پر جگہ نہ ملے تو آگے پیچھے جہاں بھی کھڑے ہونے کی جگہ ملے رب کریم کے حضور جھک جایئے' اخلاص شرط ہے۔

ملتزم: حجر اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان کی جگہ کا نام ملتزم ہے اس کے معنی چمٹنے کی جگہ کے ہیں۔ یہاں پر کھڑے ہو کر اور دونوں ہاتھ پھیلاتے ہوئے بیت اللہ کی دیوار سے چمٹ کر' چہرہ اور سینہ کو دیوار سے لگا کر' خوب گریہ وزاری' سوز و گداز سے دعائیں مانگی جاتی ہیں' اس وقت انتہائی بے کسی اور بے بسی کی کیفیت ہوتی ہے' بندے کی یہ حالت رب کریم کو بہت پسند ہے' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(الملتزم موضع يستجاب فيه الدعاء مادعا الله فيه عبد الا استجابها)

(ابوداود)

"ملتزم اس جگہ کا نام ہے جہاں دعا قبول کی جاتی ہے جو بندہ وہاں دعا کرے گا اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طواف کے دوران یا آخری چکر پر یہاں خوب دعائیں مانگیے۔

صفا اور مروہ کی سعی: بیت اللہ کے قریب ہی یہ دو پہاڑیاں ہیں جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی مائی ہاجرہ اور لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو اس وادی بے آب وگیاہ میں اللہ کے حکم سے چھوڑ کر چلے گئے تھے' مشکیزے کا پانی ختم ہونے پر بی بی صاحبہ کو پانی کی تلاش ہوئی تو کبھی صفا پر اور کبھی مروہ پر تیزی سے چلتے اور کبھی تھوڑی سی دوڑ لگاتے ہوئے آتی تھیں کہ شاید کسی قافلہ کا اتا پتہ مل جائے اور پانی کا حصول ممکن ہو' مائی صاحبہ کا اس بے قراری اور اضطرابی کیفیت سے دوڑنا اللہ تعالیٰ کو پسند آیا کہ رہتی دنیا تک حج یا عمرہ کرنے والوں کے لیے اس سعی کو سنت بنا دیا' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرہ:158)

''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں' پس جو شخص حج یا عمرہ کی نیت سے اس گھر (بیت اللہ) کا قصد کرے تو اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کے پھیرے کر لے اور جو کوئی خوشدلی سے نیکی کا کوئی کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قدر دان اور خوب جاننے والا ہے''۔

آپ اگر روزہ سے نہیں ہیں تو طواف سے فراغت کے بعد اگر پیاس محسوس ہو تو جی بھر کر آب زمزم نوش کیجیے۔ یہ وہ مبارک چشمہ ہے جو سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ایڑیوں سے اللہ کی قدرت سے پھوٹ پڑا تھا' بی بی ہاجرہ صفا اور مروہ میں پانی کی تلاش میں نکلی تھیں ماں کی مامتا کو اپنے سے زیادہ ننھے اسماعیل کی فکر تھی' اسی پریشانی میں کہ نہ معلوم بچے کا کیا حال ہو گا دھڑکتے ہوئے دل سے واپس ہوئیں تو لخت جگر کے پاس ابلتا ہوا چشمہ دیکھا' اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں کہ اس نے زندگی کا سر و سامان مہیا کر دیا ہے'

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فوراً چلو بھر بھر کے اسماعیل کے منہ میں ٹپکایا اور خود پیا اور پھر جلدی جلدی چشمہ کے اردگرد منڈیر بنا ڈالی کہ کہیں پانی ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے۔

صدیاں بیت چکی ہیں' روزانہ منوں اور ٹنوں کے حساب سے یہ پانی استعمال ہوتا ہے' دنیا بھر سے لاکھوں انسان ٹین اور کین بھر بھر کر اپنے شہروں اور بستیوں میں لے جاتے ہیں مگر اللہ کی رحمت سے یہ چشمہ اسی طرح رواں دواں ہے اور پانی کے تجزیہ سے معلوم ہوا ہے کہ غذائیت اور توانائی کے لحاظ سے دنیا کا بہترین پانی ہے' اس میں غذا بھی ہے اور شفا بھی' امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مقیم تھا کہ زاد راہ ختم ہو گیا تو آبِ زمزم ہی خوراک اور پیاس کے لیے کافی ہوتا' زمزم پینے کے آداب یہ ہیں کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے اور کھڑے ہو کر تین سانس میں پینا چاہے اور ہر دفعہ شروع میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہنی چاہیے اور اتنا پینا چاہیے کہ جس سے پسلیاں خوب تن جائیں اور پیتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

(اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ)

"اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والا علم کشادہ روزی اور ہر بیماری سے تندرستی کا سوال کرتا ہوں"۔

سعی: لفظ سعی کے لغوی معنی جدوجہد اور دوڑ دھوپ کے ہیں اور اصطلاح میں صفا اور مروہ کے درمیان رب تعالیٰ کی رضا کے لیے اسی بے قراری اور اضطرابی کیفیت سے چلنا اور دوڑنا ہے جس طرح کہ بی بی ہاجرہ چلتی اور دوڑتی تھیں' اس کے بغیر حج اور عمرہ مکمل نہیں ہوتا' بی بی صاحبہ کی تقلید میں سات چکر پورے کرتے ہیں یعنی صفا سے مروہ تک ایک چکر اور مروہ سے صفا تک دو چکر اور کل سات بار اور آخری چکر مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ سعی کا آغاز صفا پہاڑی سے یہ آیہ مبارکہ سے پڑھتے ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

''صفااور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں''۔

پہاڑی پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر رب کریم کے حضور ہاتھ پھیلا دیجیے اور بلند آواز سے تین بار اللہ اکبر کہیے کہ اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور پھر لبوں پر یہ کلمات جاری ہو جائیں۔

(لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ) (مسلم)

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں ہے' وہ ملک کا مالک ہے' اس کے لیے تعریف ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے' اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے' وہ اکیلا ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی امداد کی' اس اکیلے نے تمام کفار کے لشکر کو بھگا دیا''۔

اس دعا کو پڑھنے کے بعد درود ابراہیمی پڑھیے جو نماز میں پڑھتے ہیں اور انتہائی گریہ وزاری سے اپنے لیے' بچوں کے لیے' خویش واقارب اور دوست احباب کے لیے نیز امت مسلمہ کے لیے دعائیں مانگیے' یہ قبولیت کی گھڑیاں ہیں' اپنی دعاؤں کا اختتام اس دعا پر کیجیے۔

(اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَإِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ إِنِّيْ إِسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْإِسْلَامِ اَنْ لَاتَنْزِعَهٗ مِنِّيْ حَتّٰى تَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ)

(موطا امام مالک)

''اے اللہ! تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا اور تو وعدہ خلافی نہیں کر سکتا' جس طرح

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تو نے اسلام کی توفیق مرحمت فرمائی ہے اسی طرح موت بھی مجھے اسلام کی حالت میں نصیب فرما"۔

صفا سے اتر کر مروہ کی طرف یہ دعا پڑھتے ہوئے چلیے۔

(رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الاَعَزُّ الاَكْرَمُ) (طبرانی)

"اے پروردگار! تو میری خطاؤں کو معاف فرما دے اور میری حالت پر رحم فرما' تو عزت اور بزرگی والا"۔

اس کے علاوہ قرآن وحدیث کی جو دعائیں مانگ سکتے ہیں' مانگتے جائیں' آپ کے قلب وذہن کی دنیا صدق واخلاص' خشوع وخضوع کے ساتھ اللہ کی محبت وعبودیت میں بسی ہوئی ہو' صفا سے مروہ جاتے ہوئے سبز روشنی والی ٹیوبز جلتی ہوئی ملیں گی۔ ان کے درمیان عام رفتار سے تیز چال سے آگے بڑھیں کہ بی بی ہاجرہ کی اقتداء ہو جائے' مروہ پر پہنچ کر اسی طرح دعا ومناجات میں مصروف ہو جائیں جس طرح صفا میں مصروف ہوئے تھے۔

صفا اور مروہ کی سعی کے بعد اگر عمرہ کا احرام باندھا تو حلق یا قصر کے بعد اسے کھول ڈالیے اور روز مرہ کا لباس زیب تن کیجیے اگر حج قران یا افراد کا احرام باندھا ہے تو حلق یا قصر نہ ہوگا بلکہ اپنے احرام میں بدستور رہیں گے اور محرم کی پابندیاں آپ پر لازم ہونگی۔

حلق: پوری طرح استرے سے بال اتروانا ہے اور اس کی فضیلت ہے' قصر پورے سر کے بال آدھے اتروانا ہے' اس کی شرعی حکمت یہ ہے انسان حج یا عمرہ کے بعد نوزائیدہ بچے کی طرح گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ شاہ ولی اللہ لکھتے ہیں۔

"سر منڈانے میں یہ راز ہے کہ سر منڈانا احرام سے نکلنے کا ایک خاص طریقہ ہے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ طریقہ مقرر نہ کیا جاتا جو وقار کے خلاف ہے تو ہر شخص احرام سے نکلنے کے لیے اپنی خواہش کے مطابق الگ الگ راستہ مقرر کر لیتا"۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

خواتین کے لیے صرف تقصیر ہے انہیں بھی اپنی انگلی کے ایک پورہ کے برابر اپنی چٹیا کے آخر سے خود ہی بال کاٹ لینے چاہئیں۔

بعض مجبوریاں اور سہولتیں: اسلام انسانی مجبوریوں اور مشکلات کو پیش نظر رکھتا ہے اور اس میں آسانی پیدا کر دیتا ہے' مثلاً کوئی شخص بیمار ہے اور کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو لیٹ کر پڑھ لے یا اشاروں سے ادا کرے' اسی طرح عمرہ اور حج میں بھی ایسی مجبوریاں پیش آ جاتی ہیں خاص طور پر خواتین کے لیے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں' اگر احرام باندھنے سے پہلے وہ حیض ونفاس کی تکلیف میں مبتلا ہو جائے تو اسے غسل کر کے احرام باندھ لینا چاہیے' اگر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حالت طہر میں آ جائے تو وہ طواف و سعی میں شامل ہو سکتی ہے ورنہ وہ انتظار کرے اور طہر کے بعد طواف و سعی کرے البتہ تلبیہ اور ذکر و فکر میں دوسروں کی طرح مشغول رہے' ذوالحجہ 8 تاریخ کو جب کہ حجاج منیٰ کو روانہ ہوتے ہیں وہ حالت طہر میں نہ ہو تو بھی نہا دھو کر حج کا احرام باندھ لے اور منیٰ وعرفات میں حاجیوں کے ساتھ جائے' 10 ذی الحجہ کو سب کے ساتھ کنکریاں مار کر اور قربانی سے فارغ ہو کر احرام کھول دے' اگر حالت طہر میں آ چکی ہے تو طواف و سعی کرے ورنہ انتظار کرے' اور حصول طہر کے بعد یہ فریضہ سر انجام دے' جہاں تک دعا و مناجات اور ذکر و فکر کا تعلق ہے وہ ہر حال میں جاری وساری رکھے' اس قسم کی تاخیر میں نہ اس پر کوئی دم اور جرمانہ واجب ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے حج اور عمرہ میں کوئی نقص پیدا ہوتا ہے' رحمٰن ورحیم کی شان کریمی کا کیا کہنا ہے۔

اسی طرح ضعفاء اور مریضوں کے لیے کہ جن میں چلنے کی طاقت وہمت نہیں

10132

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے انہیں سواری پر طواف و سعی کرائی جا سکتی ہے۔ اور یہ بات بھی اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے کہ طواف اور سعی کے دوران نمازوں کے اوقات آ جائیں تو وہیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائیں اور اپنی نمازیں ادا کر لیں اور اپنے طواف و سعی کو جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے آ کر مکمل کر لیں۔

حج کے ایام: حج کے ایام 8 ذی الحجہ سے 12 ذی الحجہ ہیں۔ 8 ذی الحجہ کو جسم و لباس کی صفائی کے بعد احرام باندھیے اور اگر آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں ہیں تو بہتر یہ ہے کہ فجر کی نماز حرم شریف میں ادا کیجیے۔ یہ حج کا پہلا دن اور اصطلاح میں اسے یوم الترویہ کہتے ہیں۔ آج آپ نے منیٰ جانا ہے اور نماز ظہر وہاں جا کر ادا کرنی ہے' جانے سے پہلے یہ نیت کریں "اے پروردگار! میں نے حج کی نیت کی ہے تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے قبول فرما" اور زبان سے یہ الفاظ ادا کیجیے۔

(لبيك اللهم لبيك حجا)

"اے اللہ! میں حاضر ہوں' اے اللہ حج کے لیے حاضر ہوں"۔

اور پھر پورا تلبیہ پڑھیے' یہ نیت حج کا پہلا رکن ہے' ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر مرد و زن با آواز بلند تلبیہ پڑھتے ہوئے منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں اور وہاں پہنچ کر اپنے اپنے خیموں میں قیام کیجیے' اکثر و بیشتر وقت لبیک پکارتے' ذکر الٰہی' دعا و مناجات' تلاوت قرآن' درود ابراہیمی پڑھنے میں گزاریے' نمازوں کے اوقات میں قصر نماز ادا کیجیے یعنی ظہر' عصر اور عشاء دو رکعت جب کہ مغرب تین رکعت ادا کی جائے گی اور فجر کی نماز سفر و حضر میں پوری پڑھی جاتی ہے اس لیے فجر کی دو سنتوں کی بڑی تاکید آئی ہے' منیٰ کی مسجد خیف میں اتنے بڑے ہجوم کا سما جانا مشکل ہے' اس لیے جن کو مسجد میں آسانی سے جگہ مل جائے تو افضل ہے اور جنہیں نہ ملے وہ اپنے خیموں میں جماعت کرا

10132

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیں' اور یہ بات یاد رکھیں کہ حج کے تمام مقامات ادب واحترام کی جگہیں ہیں' لڑائی جھگڑے میں قطعی گریز کریں' اور مٹھاس و محبت' تعاون ورفاقت کی فضا قائم کریں' منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا ضروری ہے' سنت طریقہ یہ ہے کہ نماز ظہر سے پہلے ہی منیٰ پہنچ جائیں' ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور نو ذی الحجہ کی نماز فجر منیٰ میں پڑھنا سنت ہے گویا رات بھی آپ کا قیام منیٰ میں رہے گا۔

9 ذی الحجہ طلوع آفتاب کے بعد عرفات روانہ ہوں' آج کا دن ''یوم عرفہ'' کہلاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(الحج عرفة)

یعنی عرفات کی حاضری حج ہے''

روانگی سے قبل گریہ وزاری سے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیجیے اور راستہ بھر بلند آواز سے تلبیہ کہتے جایئے۔

عرفات میں ٹھہرنا حج کا بہت اہم حصہ ہے' حدود عرفات کی شناخت کے لیے عرفات کے چاروں اطراف بُرجیاں بنی ہوئی ہیں اس لیے ضروری ہے کہ آپ عرفات کے اندر ٹھہریں' زوال تک اپنے خیمہ میں خورد ونوش اور آرام وقیام کیجیے۔

مسجد نمرہ کا خطبہ: عرفات کے ایک کونے میں مسجد نمرہ ہے' نماز ظہر سے پہلے امام صاحب پہلے خطبہ حج دیں گے اور پھر اذان ہو گی اور اس کے فوراً بعد اقامت ہو گی اور امام صاحب دو رکعت نماز ظہر پڑھائیں گے سلام پھیرنے کے فوری بعد دوبارہ اقامت ہو گی اور دو رکعت نماز عصر پڑھی جائے گی' یہاں بھی اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ اگر مسجد تک آسانی سے رسائی نہ ہو تو باہم مل کر اپنے خیموں میں نماز ادا کیجیے' خاص طور پر نحیف ونزار اصحاب اور خواتین کو اپنے اپنے خیموں میں ہی انتظام کرنا چاہیے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وقوف: وقوف کا مطلب یہ ہے کہ آپ کھڑے ہو کر' یا بیٹھ کر خیمے کے اندر یا باہر قبلہ رخ ہو کر آہ وزاری سے رب تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں' میدان عرفات میں ایک چھوٹا سا پہاڑ ہے جسے جبل رحمت کہتے ہیں' جناب رسول اللہ ﷺ اس پہاڑ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اگر آسانی سے وہاں رسائی ہو سکے تو وہاں پہنچ کر رب کریم کے حضور دعائیں کیجیے' توبہ واستغفار کثرت سے کیجیے اس کی رحمت و مغفرت کا سمندر جوش میں ہوتا ہے' اس موقع پر امت مسلمہ کو نہ بھولیے' اس وقت اس پر نکبت وادبار کی گھٹائیں چھا رہی ہیں' یہود وہنود مسلمانوں کو مٹانے کے درپے ہیں' کشمیر اور چیچنیا میں ظلم وستم کی انتہا ہو چکی ہے' ان کے شہروں اور بستیوں کو روسی درندوں نے مسلسل اور پیہم بمباری سے تباہ کر ڈالا ہے ہزاروں جام شہادت نوش کر چکے ہیں اور لاکھوں خیموں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح ونصرت سے ہمکنار کرے اور ان کی عظمت رفتہ پھر سے بحال ہو جائے۔ آمین

مزدلفہ کو روانگی: غروب آفتاب تک دعا ومناجات کا سلسلہ جاری رہے گا اور اس کے بعد آپ عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں گے' یاد رکھیے سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے باہر نہ نکلیں اور نہ ہی مغرب کی نماز عرفات میں ادا کی جائے گی اور نہ ہی راستے میں بلکہ جب آپ مزدلفہ پہنچ جائیں تو پہلا کام مغرب اور عشاء کی نماز ادا کریں اس طرح کہ اذان کے بعد اقامت سے پہلے تین رکعت مغرب اور ساتھ ہی دوسری اقامت سے دو رکعت عشاء جس قدر لوگ جماعت بنا کر نماز ادا کر سکتے ہوں کر لیں۔

نماز سے فراغت کے بعد آپ خورد ونوش کر سکتے ہیں مزدلفہ میں رات کا قیام وآرام مسنون ہے' حدیث میں آتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(اضطجع رسول الله ﷺ حتی طلع الفجر)

"رسول اللہ ﷺ نے طلوع فجر تک مزدلفہ میں آرام فرمایا" اس بات کی احتیاط کیجیے کہ مردوں کا سر اور چہرہ اور عورتوں کا چہرہ ڈھکا ہوا نہ ہو۔

نماز فجر کے بعد وقوف: مزدلفہ میں نماز فجر کے بعد آپ وقوف کیجیے یعنی قبلہ رخ ہو کر رب کائنات کی حمد و ثناء، تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو جائیں اور پھر گریہ وزاری سے اپنی حاجات پیش کریں۔

مزدلفہ سے عشاء کی نماز کے بعد رمی کے لیے (شیطان کو مارنے) کے لیے کنکریاں لے سکتے ہیں کہ وہ موٹے چنے کے دانے کے برابر ہوں اور فی کس ستر کنکریاں اٹھالیں، ویسے یہ کہیں راہ چلتے بھی اٹھائی جاسکتی ہیں۔

مزدلفہ سے منیٰ کو روانگی: طلوع آفتاب سے قبل ہی مزدلفہ سے منیٰ کو روانہ ہو جائیں، راستہ میں ایک وادی مُحَسِّر (وادی نار) ہے جہاں سے تیز رفتاری سے گزر جائیے کہ یہاں اصحاب الفیل پر ابابیل پرندوں نے اللہ کے حکم سے کنکریاں گرائی تھیں اور ان کا عبرتناک انجام ہوا تھا۔

یوم النحر (قربانی کا دن) دس ذی الحجہ حجاج کرام کے لیے مصروف ترین دن ہے۔

منیٰ میں رمی جمرات: منیٰ ہی کے میدان میں پتھر کے تین ستون کھڑے ہیں، کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لخت جگر اسماعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے لے کر چلے تو شیطان نے ان موقعوں پر ان کے دل میں وسوسہ ڈالا انہوں نے اس کو یہاں رجم کیا جس کے لفظی معنی کنکریاں مارنے کے ہیں اور جو پہلے زمانے میں لعنت کے اظہار کا طریقہ تھا، اسی لیے شیطان کو رجیم یعنی کنکری مارا گیا کہتے ہیں اور کنکری مارنے کی یہ حکمت ہے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یادگار ہے اور احکام الٰہی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بجالانے میں شیطان کو اسی طرح رد کیا جاتا ہے جس طرح سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اسے رجم کیا تھا' اور اس میں نفسیاتی طور پر اس بات کی بھی تعلیم ہے کہ حج سے فارغ ہو گئے ہو تو اب جہاد کی تیاری کرو' اگر ساری قوم متفق ہو کر کسی کا مقابلہ کرے تو ضرور کامیاب ہو گی' خواہ اس کے پاس پتھروں کے سوا اور کچھ نہ ہو۔

1: منٰی میں آ کر جمرۃ العقبہ کو سات کنکریاں مارنا' پہلی کنکری مارتے وقت تلبیہ ختم کر دیں کنکری بسم اللہ' اللہ اکبر' کہہ کر ماریں' کنکری برجی کو ماریں' اگر کنکری حوض میں گر جائے تو درست ہے اور اگر باہر گرے تو اس کی بجائے ایک اور ماریں' کنکریاں مارتے وقت بیت اللہ شریف بائیں ہاتھ اور منٰی دائیں ہاتھ ہو' دس ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے کا وقت طلوع فجر سے غروب آفتاب تک ہے۔

2: رمی کرنے (کنکریاں مارنے کے بعد) جانور ذبح کیا جائے گا' تمتع اور قران والے پر جانور ذبح کرنا واجب ہے' قربانی کے دن ایام تشریق میں۔

3: حلق اور قصر ایسے ہی جیسا کہ آپ صفا اور مروہ کی سعی کے بعد کیا تھا اگرچہ یہاں احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں تاہم ازدواجی تعلقات پر ابھی پابندی ہے۔

4: طواف افاضہ اس کا ذکر پہلے آ چکا ہے' طواف افاضہ کے بعد پھر منٰی لوٹ آتے ہیں۔

ذی الحجہ کی گیارہ اور بارہ تاریخوں کو تینوں جمرات پر رمی ہو گی جس کا وقت زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے' ابتداء جمرۃ الاولیٰ سے کرنی ہو گی پھر جمرۃ الوسطیٰ اور آخر میں جمرۃ العقبیٰ پر' اور یہ عمل روزمرہ کے لباس میں ہو گا' اگر آپ چاہیں تو 12 ذی الحجہ کو غروب آفتاب سے پہلے منٰی سے مکہ پلٹ آئیں' اگر آفتاب غروب ہو گیا تو رات وہیں گزاریں اور تیرہ ذی الحجہ کو رمی کر کے مکہ آئیں۔

حج کے ثمرات: ارکان اسلام پر گہری نظر ڈالیے' آپ کو معلوم ہو گا کہ ان سے جہاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذہنی اور فکری تطہیر ہوتی ہے وہاں مسلمانوں میں اجتماعی و تنظیمی تربیت اور ان کے معاشی اور معاشرتی مسائل کا حل بھی ہے' مولانا حنیف ندوی لکھتے ہیں۔

"ہر معاشرے کے کچھ شعائر وارکان اور عبادت کے طور طریقے ہوتے ہیں' جو اجتماعی زندگی میں نظم وارتباط پیدا کرنے اور ان میں روح دینی کو زندہ اور برقرار رکھنے کی غرض سے ضروری ٹھہرائے جاتے ہیں' حج بھی انہی میں سے ایک رکن اور اظہار بندگی واطاعت کا ایک بہت ہی پیارا اور مفید انداز ہے اس کا اصل مقصد توجہ الی اللہ کے نصب العین کو جذبات ویقین کی سطح پر ابھارنا' اجتماعیت کے روح پرور نظاروں کو عملی سانچوں میں ڈھالنا اور دور دراز اطراف عالم سے آئے قافلوں کا باہم مل جل کر اپنے دینی' اجتماعی اور سیاسی مسائل کا جائزہ لینا ہے"۔ (لسان القرآن)

مگر افسوس جہاں مسلمانوں کے روزے اور نمازیں بے روح نظر آتے ہیں' وہاں زکوٰۃ اور حج کے عظیم الشان اجتماع سے بھی فائدہ اٹھایا نہیں جاتا ہے۔ اس وقت دنیا کا ہر مسلمان ملک نت نئی مشکلات و مصائب سے دوچار ہے یہ سنہری موقع ہوتا ہے کہ وہ اپنی اپنی مشکلات و مصائب کا باہم صلاح و مشورہ سے حل تلاش کریں' اجتماعی فوج اور اسلحہ ساز فیکٹریوں کا پروگرام بنائیں' معاشرتی اور معاشی مسائل کو سلجھائیں اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہر ملک کے اہل علم اور دانشور جمع ہو کر ضروری فیصلے کریں اور یہ صرف زبانی جمع خرچ تک نہ رہیں بلکہ ہر ملک کی حکومت کی طرف سے ان فیصلوں پر عمل درآمد ہو' اللہ تعالیٰ فکر مستقیم اور عمل صالح کی توفیق سے نوازے۔ عاجز نے یہ سطور لکھ ڈالی ہیں شاید احباب کو اس سے فائدہ ہو' جو صاحب ان سطور کو پڑھیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مخلصانہ دعاؤں میں نہ بھولیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دستورِ حیات

قرآن حکیم رب العالمین کا کلام ہے جو خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین محمد ﷺ کے پاس اللہ کے حکم سے جبریل امین لے کر تشریف لاتے رہے اس کی تکمیل 23 سال میں ہوئی یہ ایک مکمل دستور حیات ہے۔ معاشی اور معاشرتی' سیاسی اور اخلاقی اصولوں کی روشنی فراہم کرتا ہے' اس کلام کی خصوصیت یہ ہے کہ چند جملوں میں کامیاب زندگی کی نوید سنا دیتا ہے گویا یہ فصاحت وبلاغت سے لبریز اور کوزہ میں دریا بند کرنے کے مصداق ہے۔

یہ ایک ایسی کامیابی کی خوشخبری دیتا ہے جس کا حصول کوئی مشکل اور کٹھن مرحلہ نہیں ہے نہ ہی اس کے لیے کسی سیم وزر اور دولت وثروت کی ضرورت ہے ہاں عزم وہمت' یقین وایمان' فہم وبصیرت اور عقل وتدبر سے غریب انسان بھی اسے حاصل کر سکتا ہے۔ جس طرح ہوا اور روشنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب کے لیے عام اور مفت عطیہ ہے اسی طرح اس کی طرف سے قرآن کی روشنی بھی عام ہے اور سب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں آج کی نشست میں کامیابی کا وہ آسان نسخہ معلوم کرتے ہیں جس کی نشاندہی قرآن حکیم نے صرف چار جملوں میں کر دی ہے۔

﴿وَالْعَصْرِ☆إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ☆إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (العصر)

"قسم ہے زمانہ کی (گردش زمانہ انسان کے اعمال پر گواہ ہے) کہ بلاشک وشبہ انسان خسارے میں ہے مگر (اس خسارے سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں) جو ایمان لائے (خالق کائنات کو صدق دل سے رب تسلیم کر لیا) اور نیک اعمال سرانجام دیئے (شریعت کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مطابق) اور ایک دوسرے کو دین حق کی (پیروی کرنے کی) نیز (دعوت حق کو پھیلانے میں) ایک دوسرے کو صبر و تحمل کی تلقین کرتے رہے (کہ اس راہ میں بڑے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑتا ہے)۔

الایمان 'امن سے ہے' ایمان کے اصل معنی امن دینے کے ہیں اگر اس کا صلہ لام کے ساتھ آئے تو اس کا معنی تصدیق کرنے اور ب کے ساتھ آئے تو اس کا مطلب یقین اور اعتماد کے ہیں اس لفظ کی حقیقی روح یقین' اعتماد اور اعتقاد ہے جو یقین' خشیت' توکل اور اعتقاد کی خصوصیات کے ساتھ پایا جائے اس کو ایمان کہتے ہیں جو شخص اللہ تعالیٰ پر' اس کی آیات پر' اس کے احکام پر ایمان لائے اور اپنا سب کچھ اس کے حوالے کر کے اس کے فیصلوں پر پوری طرح راضی اور مطمئن ہو جائے وہ مومن ہے۔ (تدبر قرآن ج 1' امین احسن اصلاحی)

الصالحات: نیک اعمال جو قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہوں۔

الخسر: کے معنی نقصان ہونا اور راس المال کا ضائع ہو جانا (تفسیر المراغی)

تواصی بالحق اور تواصی بالصبر: ایمان اور عمل صالح صفات ذاتی وانفرادی اور بطور کمال لازم کے ہیں' تواصی بالحق اور تواصی بالصبر' صفات ملی واجتماعی بطور کمالات متعدی کے ہیں۔ (تفسیر ماجدی)

تواصوا: اوصی بعضھم بعضا: ایک دوسرے کو نصیحت کرنا

بالحق: ایمان اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی نصیحت کرنا

تواصوا بالصبر: اسلام کی راہ میں اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرنے اور گناہوں سے بچنے کے لیے مشکلات و مصائب پر صبر و ثبات کی نصیحت کرنا۔ (تفسیر جلالین)

انسان کے شب و روز وقت اور زمانہ میں بسر ہوتے ہیں لیل و نہار کا ہر ہر لمحہ اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے اعمال پر گواہ بنتا چلا جاتا ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ اپنے اوقات کو اچھے اعمال سے زینت دیتا ہے یا برے اعمال سے خراب کر لیتا ہے' وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا وہ برق رفتاری سے دوڑتا ہے اور اس کا ہر سیکنڈ ماضی میں تحلیل ہوتا چلا جاتا ہے اور جو لمحہ بیت جاتا ہے وہ پھر ہاتھ نہیں آتا اور یہ بات ہمارے مشاہدے میں ہے کہ انسان کی زندگی بڑی مختصر ہے اس قدر مختصر ہے گویا کہ پانی پر حباب کی مانند ہے جو ہوا کے کسی جھونکے سے کسی وقت بھی ختم ہو سکتا ہے' پس جو لوگ کل کا انتظار کیے بغیر آج ہی نہیں بلکہ ابھی اور فوراً ہی ایمان اور عمل صالح کی راہ اختیار کر لیتے ہیں پھر وہ دعوت حق کا علم لے کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور صبر و ثبات سے ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہوئے راہ حق میں اپنا تن من دھن نچھاور کر دیتے ہیں وہ تو کامیابی سے ہمکنار ہو جاتے ہیں اور جنت کا راستہ ان کے لیے آسان ہو جاتا ہے اور جو لوگ غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں اور جن کے قدم سست پڑ جاتے ہیں نیکیوں اور سچائیوں کو اپنے دامن میں چننے کی بجائے خواہشات نفسانی کے پیچھے چل پڑتے ہیں اس عارضی زندگی میں فخر و غرور اور مال و متاع کے انبار انہیں آخرت کی دائمی وابدی زندگی سے بے پروا بنا دیتے ہیں وہ زبردست نقصان اور زک اٹھاتے ہیں' ان کی مثال ٹھیک اس تاجر کی سی ہے جو برف کی تجارت کرتا ہے بجائے اس کے کہ جلدی سے اسے بیچ کر اپنا راس المال اور نفع اکٹھا کرنے کی فکر کرے' اس نے اس کو رکھ چھوڑا ہے اور اس کی چمک اور ٹھنڈک سے خوش ہوا جا رہا ہے' ایسے غافل اور ناعاقبت اندیش کو جلدی ہی اپنی حماقت اور جہالت پر ندامت اور افسوس کے آنسو بہانے پڑیں گے' ایسے تاجر کے لیے نفع کا تو ذکر ہی کیا اصل پونجی سے بھی ہاتھ دھونا پڑے گا۔

قرآن حکیم کی تعلیم یہ ہے کہ "فاسبقوا الخیرات" یعنی نیکی کرنے میں جلدی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرو' کیا معلوم آئندہ کیسے حالات پیش آئیں اس وقت تمہارے پاس صحت اور فرصت ہے' کل بیمار پڑ جاؤ یا فرشتہ اجل دنیا سے کوچ کرنے کا پیغام لے کر آ جائے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

اس لیے جناب سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هر مك وصحتك قبل سقمك وغناك قبل فقرك و فراغك قبل شغلك وحيوتك قبل موتك)

(مشکوۃ کتاب الرقاق)

حالی مرحوم نے اس حدیث مبارک کا ترجمہ کتنا عمدہ کیا ہے۔

غنیمت ہے صحت علالت سے پہلے
فراغت مشاغل کی کثرت سے پہلے
جوانی بڑھاپے کی زحمت سے پہلے
اقامت مسافر کی رحلت سے پہلے
فقیری سے پہلے غنیمت ہے دولت
جو کرنا ہے کر لو کہ تھوڑی ہے مہلت

زندگی کی تاریکیوں میں ایمان روشنی ہے' اس کے بغیر زندگی بے مقصد اور بے کار ہے' اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے سے ہمارا احساس تنہائی و بیچارگی ختم ہو جائے گا اور ہم نے ایک ایسا مضبوط سہارا ڈھونڈ لیا ہے جو نشیب و فراز حیات میں ہماری مدد کر سکتا ہے یہی نہیں جو ہماری ضرورتوں سے آگاہ ہے اور ہماری دعاؤں کو سنتا اور قبول کرتا ہے جو دکھ درد میں ہمارے زخموں پر پھاہا رکھتا ہے' اور مصائب مشکلات میں ہماری رہنمائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے' جو سفر و حضر میں ہماری حفاظت کرتا ہے اور صبح و شام ان گنت انعامات سے نوازتا رہتا ہے۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ﴾ (البقرہ:106)

''جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو (کہیے) میں قریب ہوں جب بھی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں دعا قبول کرتا ہوں لہٰذا (میرے بندوں) کو چاہیے کہ میرے احکام بجالائیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پا جائیں''۔

﴿وَآتَاكُمْ مِنْ كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا﴾ (ابراہیم:34)

''اور جو کچھ بھی تم نے اللہ سے مانگا وہ اس نے تمہیں دیا اور اگر تم اللہ کی نعمتیں گننا چاہو (وہ لاتعداد اور ان گنت ہیں) تو کبھی ان کا حساب نہ رکھ سکو گے''۔

﴿اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ﴾(البقرۃ:257)

''اللہ ان لوگوں کا ساتھی ہے جو ایمان لائے وہ ان کو (کفر و ضلالت) کے اندھیروں سے نکال کر (ایمان و ہدایت) کی روشنی میں لاتا ہے''۔

﴿وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يُرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَادَّ لِفَضْلِهِ﴾ (یونس:107)

''اور اگر اللہ آپ کو کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو اس کے سوا کوئی اسے دور کرنے والا نہیں اور وہ اگر آپ سے کوئی بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اسے ٹالنے والا نہیں ہے''۔

اہل ایمان اسی نور کے ساتھ زندگی کی سعادتوں سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور پھر ان کی زندگیاں اعمال حسنہ سے سنورتی اور نکھرتی ہیں...... صوم صلوٰۃ کی پابندی' حج و زکوٰۃ کی ادائیگی' والدین سے حسن سلوک' پڑوسیوں کی خدمت' بیماروں کی تیمارداری'

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بیواؤں پر خرچ اور یتامیٰ کی نگرانی' بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت' اپنوں اور غیروں کے ساتھ عدل وانصاف غرضیکہ دولت ایمان کے ساتھ ہی زندگی گزارنے کا سلیقہ اور قرینہ آتا ہے اور یہی وہ اسلامی دستور حیات ہے کہ جس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد ٹھیک ادا کیے جاتے ہیں۔

ایسے ابرار وصالحین صرف اپنے لیے ہی نہیں جیتے بلکہ ان کے جینے کا مقصد کلمہ حق کی سربلندی ہوتا ہے وہ چاردانگ عالم میں سچائی کی آواز پہنچانا چاہتے ہیں وہ اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں انہیں صدائے حق سے کوئی چیز باز نہیں رکھتی وہ ڈنکے کی چوٹ سچائی کا اعلان کرتے ہیں' نیکی کی اشاعت اور بدی کو مٹانا ان کی زندگی کا مشن ٹھہرتا ہے۔

کیا امیوں نے جہاں میں اجالا
ہوا جس سے اسلام کا بول بالا
بتوں کو عرب اور عجم سے نکالا
ہر اک ڈوبتی ناؤ کو جا سنبھالا
زمانے میں پھیلائی توحید حق
لگی آنے گھر گھر سے آواز حق

اس راہ میں وہ دکھ جھیلتے ہیں' وطن سے بے وطن ہوتے ہیں' جان ومال کی قربانیاں پیش کرتے ہیں' سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہیں' مخالفوں کی اذیتیں سہتے ہیں' کبھی بھوک اور پیاس سے نڈھال ہو جاتے ہیں اور کبھی میلوں پیدل سفر سے آبلہ پائی ان کے حصے میں آتی ہے' مگر ولولہ ایمان نہ انہیں پژمردہ بناتا ہے اور نہ وہ پست ہمت ہوتے ہیں' وہ ایک دوسرے کو ڈھارس دیتے اور ہمت بندھاتے ہیں وہ تسلی اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشفی سے دلوں کو مضبوط اور صبر وثبات کی نصیحتوں سے ارادوں کو قوی بناتے ہیں' ایسے ہی لوگ اللہ کی رحمت سے فوز وفلاح سے ہمکنار ہوتے ہیں اور دین ودنیا کی شادمانیاں اور کامرانیاں انہی کے حصہ میں آتی ہیں۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (حم السجدہ:30)

"جن لوگوں نے کہا اللہ ہی ہمارا رب ہے (پھر زندگی میں اسی کے لیے دوڑ دھوپ کرتے رہے) اور اس (ایمان ویقین) پر جمے رہے تو (ان کی موت کے وقت) ان پر (رحمت کے) فرشتے نازل ہونگے اور ان سے کہیں گے کہ نہ تو ڈرو اور نہ ہی غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا"۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے زندگی میں اللہ کے دین کے لیے ایسی ہی محنتیں کر کے کامیابیاں حاصل کیں' آج ہم اس صراط مستقیم سے دور جا پڑے ہیں' یہی وجہ ہے کہ ناکامیوں اور پریشانیوں سے دوچار ہیں آیئے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اسلام کی سیدھی اور سچی شاہراہ پر چلنے کا عزم کریں یقیناً ویسی ہی سرفرازیاں ہمیں بھی ملیں گی۔

(ولا تهنوا ولا تحذنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا نظامِ عدل

کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں اس طرح بانٹ دیا جائے کہ ان دو میں سے کسی میں ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو تو اسے عربی زبان میں "عدل" کہتے ہیں۔

(مفردات القرآن' راغب اصفہانی)

دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ کسی شے کے ٹھیک اپنے محل اور اپنی حدود کے اندر ہونے کا نام عدل یا انصاف ہے' اگر حدود کو توڑ دیا جائے اور حقوق کو پامال کر دیا جائے تو اسے ظلم اور زیادتی کا نام دیں گے مثلاً معاشرتی زندگی میں ہر شخص کو عزت و آبرو سے رہنے سہنے کا حق ہے اگر کسی غریب اور کمزور انسان کی جان و مال خطرے میں پڑ جائے اور کوئی اس ظالم کا ہاتھ روکنے والا اور اس مظلوم کو بچانے والا نہ ہو تو یہ بات عدل کے خلاف ہو گی۔ ظالم حدود کو توڑ کر ظلم کا مرتکب ہوا ہے' انصاف کا تقاضا ہے کہ اسے ظلم کی سزا دی جائے اور مظلوم کی دادرسی کرتے ہوئے اسے عدل مہیا کیا جائے' اگر ایسا نہ کیا گیا تو پھر معاشرتی زندگی میں جنگل کا قانون چل نکلے گا۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا ماحول ہو گا' ایسے ماحول میں طاقتور کمزوروں کے حقوق غصب کرنے لگیں گے' امیر غریبوں کو دبانے لگیں گے۔ زور اور زر کی حکمرانی ہو گی۔ کئی قسم کی برائیاں پھوٹ پڑیں گی اور معاشرتی نظم و ضبط تہہ و بالا ہو جائے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ قیام عدل ہی قیام امن کی اساس اور بنیاد ہے' عدل سے ہی حقوق کی پاسبانی ممکن ہے' عدل سے ہی قانون کی حفاظت اور اس کی بالادستی قائم رہ سکتی ہے' عدل ہی غریب سے غریب انسان کو عزت و وقار دلاتا ہے' عدل ہی حکومت و سلطنت کی عمارت کا ستون اور اس کی بقا اور سلامتی کی ضمانت ہے' اس لیے حاکم کا پہلا فرض یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ عادل ہو اور یہ فریضہ ان لوگوں کو سونپا جائے جو اس کے اہل اور حقدار ہوں اور انہیں اس قدر علم اور شعور ہو کہ لوگوں کے درمیان انصاف قائم کر سکیں' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ (نساء:58)

"مسلمانو! بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو امانتوں کے حقدار ہیں انہیں امانتیں ادا کرو' اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کرو"۔

اسلام کی پاکیزہ اور بلند تعلیمات پر غور کیجیے وہ یہ نصیحت کرتا ہے کہ اپنے تو کجا اگر تمہارے دشمن بھی تم سے انصاف طلب کریں تو انہیں ٹھیک عدل وانصاف مہیا کرو' کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمنی کی بنا پر تم انصاف کی راہ چھوڑ بیٹھو' اور تمہاری مسلمانی اور پرہیزگاری کا اندازہ اسی سے ہوگا۔

﴿وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَى أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾

(المائدہ:8)

"کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر مشتعل نہ کردے کہ تم عدل کو چھوڑ دو' عدل کیا کرو' یہی بات تقویٰ کے قریب تر ہے"۔

نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں کمزور ایمان کے ایک مسلمان نے جس کا نام طعمہ ابن ابیرق تھا اپنے پڑوسی کی زرہ چرا لی اور ایک یہودی کے پاس چھپا دی۔ لوگوں کو چونکہ طعمہ پر ہی چوری کا شبہ تھا اس لیے اس سے پوچھ گچھ کی گئی مگر اس کے پاس سے زرہ نہیں ملی' اس پر طعمہ نے قسم کھا کر کہا کہ نہ اس نے زرہ چرائی ہے اور نہ ہی اس کو زرہ کی بابت کوئی علم ہے' بالآخر زرہ تلاش کرنے پر یہودی کے پاس سے نکل آئی جس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے دریافت کرنے پر بتایا کہ وہ زرہ اس کو طعمہ نے ہی رکھنے کو دی تھی جس کی گواہی چند یہودیوں نے بھی دی' اب یہ بات طعمہ اور اس کی قوم کے لیے عزت و وقار اور آن کا مسئلہ بن گئی' چنانچہ وہ لوگ شرم کے مارے طعمہ کو بری کرانے اور یہودی کو پھنسانے کی تگ ودو میں لگ گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر یہودیوں کی مسلم دشمنی کے حوالہ سے خود بھی اور دوسرے مسلمانوں کے ذریعہ بھی آپ ﷺ پر یہودی کو مجرم قرار دینے کے لیے زور ڈلوانا شروع کر دیا اور عین ممکن تھا کہ آپ ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آ کر بتقاضائے بشریت یہودی کے خلاف فیصلہ صادر فرما دیتے لیکن وحی الٰہی نازل ہوئی جس نے حقیقت حال کو پوری طرح واشگاف کر دیا اور حضور ﷺ کو مذکورہ معاملہ میں بلا رو رعایت فیصلہ کرنے کی ہدایت فرمائی گئی۔

ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُن لِّلْخَائِنِينَ خَصِيمًا﴾ (النساء:105)

"یقیناً ہم نے آپ پر یہ کتاب حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ اس کے مطابق کر سکیں جو اللہ نے آپ کو سمجھا دیا ہے اور ان خائنوں کے طرف دار نہ ہو جایئے۔ (اسلام' عقیدہ و شریعت' محمود شلتوت مصری ترجمہ نفیس اکیڈمی)

اسلام کی اس عادلانہ تعلیمات کے اثرات ہی تھے کہ انسانوں کے دل مسخر ہوتے چلے گئے اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا پرچم مشرق اور مغرب میں لہرانے لگا۔

تھے ہمیں ایک تیرے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے' کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

انسانی معاشرے کی فلاح و بہبود اور اس کا امن و سکون عدل وانصاف سے ہی برقرار رہ سکتا ہے' انبیاء کرام کی بعثت کا مقصد ایک طرف رب کائنات کی کبریائی وعظمت بیان کرنا تھا تو دوسری طرف لوگوں میں عادلانہ نظام قائم کرنا تھا' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ﴾ (الحدید:25)

"اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں"۔

مسلمانوں کی اپنی زندگی نہ صرف عدل وانصاف کا نمونہ پیش کرتی ہے بلکہ وہ پرچم انصاف کو لے اٹھتے ہیں اور پوری قوت وہمت کے ساتھ ظلم کے خلاف صف آراء ہو جاتے ہیں' شہادت حق کے لیے انہیں کوئی چیز نہیں روک سکتی' ان کا ہر عمل اور ہر قول صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہوتا ہے' اس میں ذاتی مفاد اور خاندانی لحاظ کبھی بھی آڑے نہیں آسکتا' فرمایا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَى أَنْ تَعْدِلُوا وَإِنْ تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا﴾ (النساء:135)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اے ایمان والو! انصاف کے علمبردار اور اللہ کے لیے سچی گواہی دینے والے بنو' خواہ اس میں تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور عزیز و اقارب کا نقصان ہی ہو' (فریق معاملہ) خواہ مالدار ہو یا غریب' اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ ان کا خیر خواہ ہے' لہٰذا اپنی خواہش نفس کی پیروی میں عدل سے باز نہ رہو اور اگر تم نے لگی لپٹی بات کہی یا سچائی سے پہلو تہی کی تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو' اللہ تعالیٰ کو اس کی خبر ہے"۔

عدل اجتماعی اسلامی حکومت کے ذریعہ ہی ممکن ہے جس کی بہترین مثال آنحضرت ﷺ نے مدینہ منورہ میں قائم فرمائی اور پھر آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے اسے مضبوط بنایا اور یہی نظام قیامت تک قائم ہونے والی حکومتوں کے لیے نمونہ بنے گا۔

جہاں ظالم اور سرکش حکمرانوں کے لیے عذاب اور وعید ہے وہاں عادل اور منصف حکمرانوں کے لیے انعام اور خوشخبری بھی ہے' یوم جزا جب میدان حشر میں جھلسا دینے والی تپش ہو گی وہاں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہو گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خوش نصیب اور نیک بندوں کو ملے گا ان میں سے عادل اور رحمدل حکمرانوں کو بھی یہ سعادت نصیب ہو گی' حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(ان المقسطين عند الله على منابر من نور عن يمين الرحمن) (مسلم)

"انصاف کرنے والے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کے داہنے جانب نور کے ممبروں پر ہوں گے"۔

اللہ اکبر! قیام عدل کے سلسلہ میں اسلام کی کتنی پاکیزہ' صاف ستھری' بے لاگ اور مضبوط تعلیمات ہیں اور ان پر عمل پیرا ہونے سے' دنیا سے یقیناً ظلم و ستم حق تلفیاں' ناحق انسانی جانوں کا نقصان اور زیادتیاں مٹ سکتی ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج نہ صرف مسلمان ریاستوں میں بلکہ مجموعی طور پر پوری دنیا سے عدل وانصاف رخصت ہو چکا ہے' افسوس تو مسلمانوں پر ہے کیونکہ ان کے ذمہ ہی بنی نوع انسان کو عدل فراہم کرنا تھا اور اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون جاری وساری کرنا تھا مگر کیا کیجیے وہ خود ہی قرآن وحدیث کی زریں تعلیمات کو فراموش کر چکے ہیں اور عمل سے خالی ہو گئے ہیں۔

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے!
ہم سے کب پیار ہے؟ ہاں نیند تمہیں پیاری ہے
طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمہیں کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے
قوم مذہب سے ہے' مذہب جو نہیں' تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں' محفل انجم بھی نہیں

افسوس اور صد افسوس ان کے اپنے ملکوں میں ہی ظلم وفساد پھیلا ہوا ہے مسلمان ملکوں کے خائن حکمرانوں کو جھوٹی شہرت اور ہوئی وہوس نے انہیں راہ حق سے دور جا پھینکا ہے وہ حکومت تو مسلمانوں پر کرتے ہیں اور مشورے یہود ونصاریٰ سے لیتے ہیں جس سے احکم الحاکمین نے اپنی کتاب مبین میں سختی سے روکا ہے۔ آج اکثر وبیشتر اسلامی ریاستیں اسلام کے عادلانہ نظام سے محروم ہیں جس کی وجہ سے وہاں کے عوام ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔

خود پاکستان بھی جسے اسلامیہ جمہوریہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جسے آزاد ہوئے باون برس ہو چکے ہیں آج تک اسلامی قوانین کے نفاذ سے محروم ہے جو اسلامی حکومت کی اولین ذمہ داری ہے' نتیجہ ہر طرف اور ہر سو برائیاں اور بے حیائیاں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اکاس بیل کی طرح پھیلی ہوئی ہیں' ذرائع نشر و ابلاغ حکومت کے ہاتھ میں ہیں ان پر اخلاقی پابندیاں نہیں لگائی گئیں' ہمارا ٹی وی اور کلچر عریانی و بے حیائی کا شکار ہے جس سے نوجوان نسل تباہی و بربادی کی عمیق وادی میں دھکیلی جارہی ہے ہمارے یہاں کے روزمرہ کے معمول میں (اخبارات اس پر گواہ ہیں اور ان میں بھی میرے خیال میں بیس فیصد خبریں بمشکل چھپتی ہیں) کتنے ہی غریبوں کے بچے اغوا ہوتے ہیں جن کا اخبارات میں ذکر تک نہیں ہوتا' کتنے ہی کمزوروں کا حق دبایا جاتا ہے جن کی کوئی خبر نہیں چھپتی۔ شہریوں کے آپس میں ظلم و ستم کے علاوہ (کہ ان پر کوئی مضبوط قانون نہیں ہے) سیاست دانوں کے ہاتھوں جو ظلم وجور ہوتے ہیں ان کی فہرست بھی طول طویل ہے اور جسے روز جزا کھلنے والے رجسٹر میں درج کرلیا گیا ہے اس دن کہ جب ذرے ذرے کا حساب ہر شخص کو دے دیا جائے گا۔

﴿يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ﴾

وہ دن کہ سینوں کے راز بھی الم نشرح ہو جائیں گے اور اس وقت ندامت اور رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔ فاعتبروا یااولی الابصار

اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا

واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جودوسخا

حضرت جابرؓ کا بیان ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی سوال پر "نہیں" کا لفظ نہ فرمایا۔

کتنی حسین اور خوبصورت ہے اس شخص کی زندگی جسے مال و دولت سے نہیں بلکہ انسانوں سے پیار ہے' وہ ان کے دکھ سکھ میں کام آتا ہے' خوشی اور غمی میں ہاتھ بٹاتا ہے' اس کا مقصد زیست رب تعالیٰ کی بندگی اور اس کے بندوں کی خدمت گزاری ہوتا ہے' صرف اسی جملہ میں اسلام کی تمام تعلیمات و ہدایات سمٹ آتی ہیں' قرآن حکیم زندگی کے اس بلند تصور کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

"حقیقت میں نیکی یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ پر' روز قیامت پر' فرشتوں پر' کتابوں پر اور نبیوں پر ایمان لائے' اور مسکینوں' مسافروں' سوال کرنے والوں اور غلاموں (مقہور و مظلوم لوگوں) کو آزاد کرانے میں خرچ کر ڈالے' اور نماز قائم کرے' (اللہ کے عطا کردہ مال میں سے) زکوٰۃ ادا کرے (پھر نیک لوگوں کی صفات یہ ہیں) عہد و پیمان کو پورا کرنے والے' تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو' یا خوف و ہراس کا وقت ہر حال میں صبر کرنے والے' تو بلاشبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ہیں"۔ (البقرۃ:172)

جناب رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی زندگیاں اس آیت مبارکہ کی جیتی جاگتی تصاویر تھیں' شاعر بڑے خوبصورت انداز میں اس کا ذکر کرتا ہے۔

سب اسلام کے حکم بردار بندے
سب اسلامیوں کے مددگار بندے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خدا اور نبی کے وفادار بندے

یتیموں کے' بیواؤں کے غم خوار بندے

قرآن حکیم ان نفوس قدسیہ کا ذکران الفاظ میں کرتا ہے۔

﴿وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا☆إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا﴾ (الدھر:8,9)

"وہ اللہ کی رضا کے لیے مسکین' یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان کے دلوں میں صدا یہ ہوتی ہے) ہم تمہیں رضائے الٰہی کی خاطر کھلاتے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ ہی کسی شکریہ کے طالب ہیں"۔

صحابہ کرامؓ میں یہ فیاضی اور فراخدلی کا جذبہ کیسے پیدا ہوا' کتاب اخلاق قرآن حکیم کی مصفی تعلیمات معلم اخلاق جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ تربیت کا نتیجہ تھا' جناب رسالت مآب ﷺ کی حیات طیبہ میں بندگی رب تعالیٰ اور خدمت خلق کی شان اور اس کا حسن پورے جمال و کمال سے دکھائی دیتا ہے اور ہر صاحب نظر کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ انتہائی پاکیزہ اور کامیاب ترین زندگی ہے۔

غرباء ومساکین کی خدمت 'بیواؤں اور یتیموں سے ہمدردی' دکھیاروں اور پریشان حال لوگوں کی مدد' مظلوموں اور کمزوروں سے تعاون' فرائض نبوت کی ذمہ داریوں سے پہلے بھی جاری تھا' اس بات کی شہادت ام المومنین بی بی خدیجہؓ دیتی ہیں' غار حرا میں پہلی وحی کے نزول کے بعد بتقاضائے بشریت جب آپ خائف و پریشان گھر تشریف لائے تو بی بی صاحبہ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔

"آپ کو ڈر کا ہے کا' میں دیکھتی ہوں کہ آپ اقربا پر' شفقت فرماتے' سچ بولتے' بیواؤں' یتیموں' بے کسوں کی دستگیری کرتے' مہمان نوازی فرماتے اور مصیبت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زدوں سے ہمدردی کرتے ہیں' اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی اندوہ گین نہ فرمائے گا۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا
فقیروں کا ملجا ضعیفوں کا ماویٰ
یتیموں کا والی غلاموں کا مولیٰ

غور کیجیے کہ بی بی خدیجہؓ نے آپ سے نکاح کے بعد ساری دولت آپ ﷺ کے حوالے کردی تھی' آپ ﷺ نے وہ مال کثیر کہاں خرچ کیا؟ کیا زمینیں اور مکانات خریدے؟ کیا باغات اور محلات بنائے؟ کیا تجوریوں میں سینت سینت کے رکھا؟ نہیں بلکہ اسے غرباء ومساکین کو دے ڈالا' یتامیٰ اور بیواؤں کے لیے وقف کیا اور خود سادہ اور فقر وفاقہ کی زندگی پر قناعت کرلی۔

سلام اس پر کہ جس نے شاہی میں بھی فقیری کی

کیا ایثار و قربانی کی اس سے بڑھ کر بھی کوئی مثال پیش کی جاسکتی ہے؟ یہ درحقیقت رب کائنات کے اس حکم کی تعمیل تھی۔

﴿فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ ۝ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (الضحیٰ:9,10)

"(اللہ تعالیٰ کے احسانات وانعامات کے بدلہ میں) آپ نہ تو یتیم پر سختی کیجیے' اور نہ ہی سائل کو جھڑکیے"۔

آپ ﷺ نے مساکین ویتامیٰ کے ساتھ حسن سلوک کی امت کو جو ترغیب دی اور آپ ﷺ نے خود اس پر عمل کر کے جو مثال قائم فرمائی وہ تاریخ انسانیت کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نادر وروشن باب ہے' لسان صدق سے ارشاد ہوتا ہے۔

"میں اور کسی یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں دو انگلیوں کی طرح قریب ہونگے (یہ بتاتے ہوئے دونوں انگلیوں کو جوڑ دیا)"۔ (مسلم)

مسلمانوں کا سب سے بہتر وہ گھر ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بھلائی کی جارہی ہو اور سب سے بدتر وہ گھر ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ بد سلوکی کی جاتی ہے۔

(الادب المفرد)

حضرت عائشہؓ کو تاکید کرتے ہوئے فرمایا:

"اے عائشہ! کسی مسکین کو اپنے دروازہ سے نامراد نہ پھیرو گو چھوہارے کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو' اے عائشہ غریبوں سے محبت رکھو اور ان کو اپنے سے نزدیک کرو' اللہ تعالیٰ تمہیں بھی اپنے نزدیک فرمائیں گے"۔ (مشکوۃ باب فضل الفقراء)

وہ مسلمان جو قرض کے بوجھ تلے دبے ہوئے تھے اور اپنا قرض ادا کرنے سے قاصر تھے' جناب رسول اللہ ﷺ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا:

"جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے گا' اسے میں ادا کرونگا اور جو مسلمان ورثہ چھوڑے گا اس کو اس کے وارث سنبھالیں گے"۔ (سیرت النبیؐ)

ایک دفعہ جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک سائل آیا آپ نے اسے ایک کھجور دی سائل کہنے لگا' اللہ کے رسول ﷺ صرف ایک کھجور؟ یہ سن کر ایک لونڈی سے فرمایا (ام المومنین) ام سلمہؓ کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ چالیس درہم جو تمہارے پاس ہیں دے دو۔ لونڈی چالیس درہم لے کر آئی تو آپ ﷺ نے وہ درہم سائل کو دے دیے۔ (شمائل کبری)

رسول اللہ ﷺ کا جذبہ سخاوت اسقدر بڑھا ہوا تھا کہ کسی ضرورت مند کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضرورت کو ہر حال میں پورا فرماتے' اگر اپنے پاس مال نہ بھی ہوتا تو قرض لے کر بھی دوسروں کی مدد کے لیے تیار رہتے تھے۔

ایک شخص نے آکر سوال کیا' فرمایا میرے پاس تو اس وقت کچھ نہیں ہے تم میرے نام پر قرض لے لو' میں اسے اتار دوں گا' حضرت عمرؓ جو قریب بیٹھے تھے کہنے لگے "اللہ نے آپ ﷺ کو یہ تکلیف نہیں دی کہ قدرت وطاقت سے بڑھ کر کام کریں' نبی ﷺ چپ سے رہ گئے۔ ایک انصاری نے پاس سے کہہ دیا یا رسول اللہ ﷺ! خوب دیجیے' ربِ العرش مالک ہے' تنگدستی کا کیا ڈر ہے آپ ﷺ ہنس پڑے' چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار آشکارا ہو گئے' فرمایا ہاں مجھے یہی حکم ملا ہے۔

(رحمۃ اللعالمین جلد اول)

رمضان المبارک میں صدقہ وخیرات کی کیفیت یہ ہوتی کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ سخاوت ماہ صیام میں ہوتی تھی' حضرت جبریل امین آپ سے ملتے تو اس وقت تیز ہوا سے بھی زیادہ سرعت اور تیزی سے آپ سخاوت کر رہے ہوتے۔ (مسلم)

پیارے آقا ﷺ کو دیکھ کر صحابہؓ میں ایسے ہی پاکیزہ جذبات پرورش پا چکے تھے۔

سید سلیمان ندوی لکھتے ہیں

"ہر صحابیؓ کا گھر ایک یتیم خانہ بن گیا' ایک ایک یتیم کے لطف وشفقت کے لیے کئی کئی ہاتھ ایک ساتھ بڑھنے لگے' اور ہر ایک اس کی پرورش اور کفالت کے لیے اپنی آغوشِ محبت کو پیش کرنے لگا' بدر کے یتیموں کے مقابلہ میں جگر گوشۂ رسول فاطمہؓ اپنے دعویٰ کو اٹھا لیتی ہیں۔ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں گھٹے پڑ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئیں کہ کوئی خادمہ کام کرنے کے لیے عطا کیجیے۔ مگر آپ ﷺ نے یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ کر واپس کر دیا کہ ابھی بدر کے یتیموں کی ضرورتیں پوری نہیں کر سکا ہوں۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے خاندان اور انصار وغیرہ کی یتیم لڑکیوں کو اپنے گھر لے جا کر دل وجان سے پالتی ہیں' حضرت عبداللہ بن عمرؓ صحابی کا یہ حال تھا کہ وہ کسی یتیم بچہ کو ساتھ لیے بغیر کبھی کھانا نہ کھاتے تھے۔ (سیرت النبیؐ)

اللہ اللہ! رسول اللہ ﷺ اور آپ کے پیارے صحابہؓ کے جود وسخا کا حال کچھ آپ نے پڑھ لیا ہے اب ذرا اپنے کوائف پر بھی نگاہ ڈالتے جایئے کہ ہمارے اموال (Wealth) کے مصارف کیا کیا ہیں۔

شادی بیاہ کی غلط رسومات پر بے جا اسراف' بلند وبالا عمارات بنانے اور نمود ونمائش پر دولت کا غلط استعمال' پتنگ بازی اور آتش بازی ایسے بے کار' بے ہودہ لہو ولعب پر اندھا دھند دولت کا نقصان' الیکشن کے موقعوں پر وافر اور بے تحاشا قومی دولت کی بربادی وغیرہ نہ معلوم اس برباد کی ہوئی دولت سے غربا ومساکین کے لیے کتنی نئی بستیاں آباد کی جا سکتی ہیں' کتنے ہسپتال کھولے جا سکتے ہیں' کتنے سکول بنائے جا سکتے ہیں اور کتنے یتیم خانے تعمیر کیے جا سکتے ہیں۔

اور اس وقت کشمیر اور چیچنیا کے مسلمانوں کی جو حالت زار ہے وہ کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ کیا مسلمان ہونے کے ناطے سے ہمارے دلوں میں ان مسلمانوں کے لیے کوئی تڑپ موجود ہے؟ کیا اس قیمتی رقم سے جو ہم اپنے ہاتھوں سے برباد کر ڈالتے ہیں ان مظلوموں اور بے کسوں کی مدد نہیں کی سکتی ہے؟ کسی قوم کا شعور کیسے بیدار ہوتا ہے؟ قومی شعور بیدار کرنے کے لیے لوگوں کی صحیح خطوط پر تعلیم وتربیت بڑا اہم رول ادا کرتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ قوم کی غلط خواہشات اور امنگوں کو لگام دینے کے لیے قانون کی بالادستی بھی نہایت ضروری ہے' جہاں تربیت کام نہ کرے وہاں قانون کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرکت میں آنا مفید ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً آپ لوگوں کو بتاتے ہیں کہ سرخ لائٹ پر سڑک عبور کرنا منع ہے اس سے تصادم اور حادثات کا خطرہ ہے اب جو لوگ اس حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں انہیں قانون اپنی گرفت میں لے لیتا ہے اور جرمانہ کی سزا پا کر آئندہ وہ چوکس ہو جاتے ہیں اس طرح اصلاح کی طرف قدم اٹھتا ہے جب کسی قوم کی صحیح نہج پر تعلیم و تربیت بھی نہ ہو پائے اور ادھر قانون کی بالادستی بھی کمزور پڑ جائے تو اس قوم کا کیا حال ہوگا؟ بد نظمی کا شکار ہو جائے گی' پھر طاقتور کمزور کو ہڑپ کر جائے گا' زبردست زیردست کو دبائے گا' وہاں سے عدل و انصاف رخصت ہو جائے گا "جس کی لاٹھی اس کی بھینس" کا قانون ہوگا' پاکستان کے باون سال قومی تعلیم و تربیت اور قانون کی بالادستی سے خالی نظر آتے ہیں۔ شاید موجودہ حکومت اس خلا کو پُر کرنے کی کوشش کرے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کے اسلوب بیان میں

فصاحت و بلاغت

خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین ﷺ کی تشریف آوری سے جس طرح عرب کے بکھرے ہوئے قبائل کو ایک امت بننے کا شرف حاصل ہوا اور اسے خیر امۃ کے لقب سے نوازا گیا اسی طرح نزول قرآن اور کلام نبوت سے بھی عربی زبان کو نہ صرف استحکام نصیب ہوا بلکہ اس میں پھلنے پھولنے اور علمی و ادبی زبان بننے کی صلاحیت بھی پیدا ہو گئی۔

عربی زبان کا دامن یقیناً وسیع و عریض تھا' مگر قرآن اور کلام نبوت نے اسے نیا رخ دیا' اس سے زبان میں نہ صرف جدت و تنوع پیدا ہوا بلکہ اسے طہارت و نفاست بھی نصیب ہوئی' قرآن حکیم تو کلام الٰہی ہے اس کا تو کوئی جواب ہی نہیں وہ بے مثل اور بے مثال ہے' کلام نبوت سے بھی فصاحت و بلاغت کے ایسے ایسے موتی بکھرے کہ جس کی چمک دمک کے سامنے اہل عرب کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور وہ سر دھننے لگے اور آپ ﷺ کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے ہجرت و جہاد میں بھی آپ کی رفاقت اختیار کی۔

عرب اپنے آپ کو عربی اس وجہ سے بھی کہتے ہیں کہ انہیں اپنی زبان کی فصاحت و بلاغت پر ناز تھا اور اپنے مقابلے میں دوسرے لوگوں کو عجمی کہتے تھے جس کے معنی قوت بیان میں کمزور اور (آخرس) گونگے کے ہیں' وہ بھی قرآن کے اسلوب بیان اور رسول اللہ ﷺ کے حسن تکلم و خطابت پر دم بخود ہو کر رہ گئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلوب بیان کی سب سے پہلی اور بنیادی خوبی کلام میں لطافت اور نرمی کا ہونا ہے‘ رسول اللہ ﷺ گفتگو فرماتے تو گویا منہ سے پھول جھڑتے‘ آپ ﷺ کی گفتگو نہایت شریں اور دلآویز ہوتی تھی‘ اس میں سختی اور تلخی کا شائبہ تک نہ ہوتا دلوں کو موہ لیتی اور لوگ آپ ہی کی طرف کھنچے چلے آتے تھے۔ قرآن اس کی یوں شہادت دیتا ہے۔

﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران:159)

”یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے کہ آپؐ ان لوگوں کے لیے بڑے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں(آپ کی زبان شیریں‘ آپؐ کے اخلاق شگفتہ) اگر آپ تند خو اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گردو پیش سے چھٹ جاتے“۔

اس بات کا سب سے بڑا مظاہرہ طائف کی وادی میں ہوتا ہے جب آپ ﷺ ان کے یہاں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں تشریف لے جاتے ہیں۔اہل طائف آپ ﷺ پر پتھر برسا رہے ہیں‘ آپؐ جواب میں ان پر پھول برسا رہے ہیں اور مبارک لبوں پر ان ظالموں کے لیے دعائے خیر بھی ہے‘ بالآخر دعا رنگ لائی اور وہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

اسلوب بیان کی دوسری خوبی یہ ہوتی ہے کہ کم سے کم الفاظ میں مافی الضمیر کو بیان کر دیا جائے‘ ایسا بیان یا خطاب فصاحت وبلاغت کی شان لیے ہوتا ہے اور یہ قادر الکلام خطیب کی بڑی اہم خوبی خیال کی جاتی ہے‘ جناب رسول اللہ ﷺ کے کلام میں یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے‘ کم سے کم الفاظ اپنے اندر معانی و مطالب کا دفتر سمیٹے ہوئے ہوتے ہیں‘ چند ارشادات پر غور کیجیے۔

(مَنْ صَمَتَ نَجَا) (مشکوٰۃ‘کتاب الآداب)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”جو خاموش رہا وہ نجات پا گیا“۔

یہ جملہ کیا ہے بحر بیکراں ہے' اس کے فوائد و ثمرات کو اگر بیان کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب مرتب ہو سکتی ہے اور اس موضوع پر طول طویل خطاب ہو سکتا ہے۔

ابو عمر و سفیان بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اسلام کے تعلق سے کوئی ایسی بات بتا دیجیے (جو میری کامیابی کی ضامن ہو) اور مجھے آپ کے علاوہ اور کسی سے دریافت نہ کرنا پڑے' آپ ﷺ نے فرمایا:

(قُلْ آمَنْتُ بِااللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ)

”کہو' میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا' پھر اسی پر جمے رہو“۔

آپ غور کیجیے کہ سائل کو کامیابی کے لیے کتنے مختصر الفاظ میں کامیابی کی نوید سنا دی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص ایمان پر ثابت قدم رہا تو اسے ایمان کے تمام تقاضوں کو بھی پورا کرنا ہوگا اور کامیابی یقینی ہو جائیگی۔

تمام اعمال کی بنیاد اخلاص نیت پر ہے یعنی ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کے لیے کیا جائے تو وہ مقبول ہوگا' آپ ﷺ نے اسے مختصر سے جملے میں یوں ارشاد فرمایا:

(انما الاعمال بالنیات)

”بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے“۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مِنْ حُسْنِ اسلام المرءِ ترکه مالا یعنیه) (ترمذی)

”آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر لایعنی بات سے الگ ہو جائے“۔

تیسری اہم خوبی اسلوب بیان کی یہ ہوتی ہے کہ متکلم کی بات مخاطب کے لیے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سچائی کا کوئی ایسا پیغام ہو جو اس کی زندگی میں انقلاب پیدا کر دے اور اسے ناامیدی اور مایوسی کے اندھیروں سے نکال کر امید اور سکون کے اجالوں میں لے آئے' رسول اللہ ﷺ کے کلام میں اس بات کو نمایاں طور پر محسوس کیا جاسکتا ہے۔ آپ ﷺ کی گفتگو یا تقریر میں حکمت و دانش کے موتی برستے ہوئے نظر آتے ہیں اور گفتگو کا ہر لفظ پیغام صداقت لیے ہوتا ہے اور اس کے اثرات سینکڑوں اور ہزاروں میں نہیں لاکھوں اور اربوں انسانوں کی زندگیوں میں مرتب ہوئے اور یہ سلسلہ قیامت تک چلتا رہے گا' اس ارشاد گرامی پر غور کیجیے۔

(اتق الله حيث كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن) (مشکوۃ باب الرفق والحیاء)

"جہاں کہیں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو' برائی کے بعد نیکی کرو جو اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ"۔

چوتھی خوبی اسلوب بیان کی یہ ہوتی ہے کہ وہ عام فہم ہو' کوئی گورکھ دھندا نہ ہو' خیالات بلند اور پاکیزہ ہوں اور ان سے عالم و جاہل' شہری و دیہاتی' بچے اور بوڑھے' خواتین و حضرات یکساں فائدہ اٹھا سکیں' آپ ﷺ کی سیرت میں لکھا گیا ہے کہ آپ ﷺ ٹھہر ٹھہر کر گفتگو فرماتے' ایک ایک فقرہ الگ ہوتا تھا کہ سننے والوں کو یاد رہ جاتا' بعض اوقات ایک ایک بات کو تین تین دفعہ فرماتے تاکہ سامعین کے ذہن نشین ہو جائے' اس حدیث مبارکہ پر غور کیجیے۔

(ليس الشديد بالصرعة انما الشديد الذى يملك نفسه عند الغضب)

"طاقتور وہ نہیں ہے جو لوگوں کو (کشتی) میں پچھاڑ دے بلکہ حقیقی طاقتور وہ ہے جو غیض و غضب کے وقت اپنے غصہ کو قابو میں رکھے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ جملہ انتہائی عالمانہ' بصیرت افروز' تشبیہ کا عمدہ نمونہ' حکمت اور دانائی کا خزانہ اور اس کا مفہوم اتنا واضح اور روشن ہے کہ ایک عام شخص بھی اسے آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔

پانچویں خوبی حسن کلام کی یہ ہوتی ہے کہ متکلم' مخاطب کے مزاج کو پہچانتے ہوئے گفتگو کرے جناب رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے فہم و فراست کی ایسی دولت سے نوازا تھا کہ آپؐ کسی انسان کے چہرے مہرے سے اس کا مزاج پہچان لیتے تھے اور پھر اس کی نفسیات کے مطابق اس سے گفتگو کرتے تھے مثلاً ایک شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

(لا تغضب) "غصہ نہ کرو"

اس شخص نے دوبارہ اور سہ بارہ مزید کسی نصیحت کے لیے درخواست کی آپ ﷺ کا اس کے لیے وہی جواب تھا جو آپ ﷺ نے پہلے دیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہ پہچان لیا تھا کہ اگر اس شخص میں یہ نقص دور ہو جائے تو یہ کندن بن جائے گا اور زندگی کے بلند مقاصد کو پالے گا۔

چھٹی بات رسول اللہ ﷺ کے کلام میں جدت وندرت کے بے مثال نمونے ملتے ہیں اور پند و نصیحت کا نرالہ اور اچھوتا انداز نظر آتا ہے جو دلوں میں گھر کر جاتا ہے مثلاً ایک موقع پر صحابہ کرامؓ سے پوچھا: (أتدرون المفلس)؟ "کیا تم جانتے ہو کہ محتاج اور مفلس کون ہے"؟ انہوں نے عرض کیا کہ مفلس ہمارے یہاں وہ شخص کہلاتا ہے جو سازوسامان اور مال ودولت سے محروم ہو فرمایا میری امت کا محتاج اور مفلس وہ ہے۔

(وقد من یاتی یوم القیامۃ بصلاۃ وصیام وزکوۃ ویاتی وقدشتم ھذا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وقذف هذا واكل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا)

"جو روز قیامت اپنی نماز' روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ اللہ کے پاس حاضر ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی' کسی کا مال ناحق کھایا ہوگا اور کسی کا ناجائز خون بہایا ہوگا اور کسی پر یونہی دست درازی کی ہوگی"۔

پھر ارشاد فرمایا

(فيعطى هذا من حسناته وهذا من حسناته' فان فنيت حسناته قبل أن يقضي ما عليه اخذ من خطايا هم فطرحت عليه ثم طرح في النار)

(رواہ مسلم)

"پس (ظالم) کی بعض نیکیاں فلاں کو اور بعض نیکیاں فلاں کو دیدی جائیں گی۔ اب اگر اس کی سب نیکیاں ختم ہوگئیں اور ادائیگی باقی رہی تو پھر ان سب کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے آگ میں جھونک دیا جائے گا"۔ (العیاذ باللہ)

ساتویں بات رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ حسن و جمال کا حسین مرقع ہوتے ہیں گویا کہ کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان ہے' صدیاں بیت چکی ہیں مگر زبان کے حسن میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی ہے۔ چند احادیث ملاحظہ فرمائیں

(من لا يرحم لا يرحم) (بخاری' مسلم)

"جو (دوسروں پر) رحم نہیں کرتا' اس پر رحم نہیں کیا جاتا"۔

(اليدالعليا خيرمن اليد السفلى) (بخاری)

"اوپر کا ہاتھ (صدقہ و خیرات کرنے والا) نیچے کے ہاتھ (مانگنے والے) سے بہتر ہے"۔

(الساعى على الارملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله' واحسبه

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قال و کالقائم الذی لا یفتر وکالصائم الذی لا یفطر)(بخاری و مسلم)

”بیوہ اور مسکین کی خبر لینے والا اللہ کے راستے میں لڑنے والے کی طرح ہے اور میرا خیال ہے (راوی کا کہنا ہے) کہ یہ بھی فرمایا کہ وہ ایسے عابد کی طرح ہے جو سست نہ پڑے یا ایسے روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرے (قائم اللیل اور صائم الدھر کی مانند ہے)“۔

(اللھم اغنی بالعلم وزینی بالحلم واکرمنی بالتقوی وجملنی بالعافیۃ)

(حصن حصین)

”اے اللہ! مجھے علم سے مالا مال' حلم (بردباری) سے زینت' تقویٰ سے عزت اور صحت زندگی سے جمال عطا فرما“۔

آپ ﷺ کی تشریف آوری نسل انسانیت کے لیے بالعموم اور مومنوں کے لیے بالخصوص اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے' اس سے نہ صرف زندگی کو سلیقہ و قرینہ عطا ہوا ہے بلکہ زبان و بیان کو بھی پاکیزگی اور طہارت میسر آئی۔

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (آل عمران:164)

”بلاشبہ اللہ نے مومنوں پر بہت احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان پر اللہ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ ان کو سنوارتا ہے اور کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے یہی لوگ کھلی گمراہی میں پڑے تھے“۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پیکر خلق عظیم ﷺ

حضرت امام مالکؒ سے روایت ہے کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی یہ حدیث پہنچی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے اللہ کی طرف سے اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اخلاقی خوبیوں کو کمال تک پہنچادوں (بعثت لاتمم حسن الاخلاق) (الموطا)

پھول رنگ و بو بکھیر تا ہے جس سے ہماری طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے مگر اخلاق میں وہ حسن اور خوشبو ہے جس کی رسائی قوت باصرہ و شامہ سے آگے بڑھ کر قلب و روح تک ہوتی ہے' اس کے ذریعہ دلوں میں خوشبوؤں کے جھونکے پہنچتے ہیں' پاکیزگی کی مہک اٹھتی ہے' اور انسانی زندگی سدا بہار پودے کی طرح سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے' یہ وہ زیور ہے جس کی چمک دمک کبھی ماند نہیں پڑتی اور یہ وہ متاع گراں مایہ ہے جس سے بندہ مومن کا اسلام اور ایمان نکھرتا ہے' احادیث مبارکہ میں اخلاق حسنہ کی خوبی واہمیت پر لسان نبوت ﷺ سے بہت کچھ ارشاد ہوا ہے' اس طرح کے مضامین بکثرت آئے ہیں۔

☆ ..... "مسلمانوں میں کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں"۔

☆ ..... "اللہ کے بندوں میں سب سے پیارا اور پسندیدہ بندہ وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں"۔

☆ ..... "لوگوں کو قدرت الٰہی کی طرف سے جو چیزیں عطا ہوئی ہیں' ان میں سب سے بہتر اچھے اخلاق ہیں"۔

☆ ..... "تم میں سے سب سے محبوب اور مجھ سے سب سے قریب وہ ہیں جو تم میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوش خلق ہوں اور مجھے ناپسند اور قیامت میں مجھ سے دور وہ ہونگے جو تم میں بداخلاق ہوں"۔

☆..... "اچھے اخلاق ہی کو اسلام کہتے ہیں"۔

☆..... "انسان حسن خلق سے وہ درجہ پاسکتا ہے جو دن بھر روزہ رکھنے اور رات بھر نماز پڑھنے سے ملتا ہے"۔

☆..... "قیامت کے دن ترازو میں (جس میں اعمال تلیں گے) حسن خلق سے زیادہ بھاری اور وزنی چیز اور کوئی نہ ہو گی"۔

(مقالات سیرت۔ڈاکٹر آصف قدوائی)

قرآن حکیم کی پاکیزہ تعلیمات کا مطالعہ کیجیے تو ان تعلیمات کا عملی نمونہ داعی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں پائیں گے جس کی تصدیق بی بی عائشہؓ نے فرمائی (کان خلقه القرآن) اخلاق حسنہ کو اپنانا ایک مسلمان کی سب سے بڑی شان ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ میں یہ وصف بدرجہ اتم دکھائی دیتا ہے اور اس پر سب سے بڑی شہادت رب کائنات کی ہے اور اس سے بڑی اور سچی شہادت اور کس کی ہو سکتی ہے؟ارشاد ہوتا ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (سورۃ الاحزاب 21)

"اس پیکر خلق عظیم ﷺ کی حیات طیبہ کے چند واقعات ملاحظہ فرمایئے' آپ کا دل شہادت دے گا کہ جس اخلاق کی رب کائنات نے توصیف فرمائی اسی سے آپ ﷺ کی ذات گرامی آفتاب کی طرح روشن اور حسن اخلاق کا پیکر نظر آتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کا معمول تھا کہ کسی سے ملنے کے وقت ہمیشہ خود سلام اور مصافحہ فرماتے' کوئی شخص جھک کر آپ ﷺ کے کان میں کچھ بات کہتا تو اس وقت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک اس کی طرف سے رخ نہ پھیرتے جب تک وہ خود منہ نہ ہٹالے' مصافحہ میں بھی یہی معمول تھا یعنی کسی سے ہاتھ ملاتے تو جب تک وہ نہ چھوڑ دے اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے' مجلس میں بیٹھتے تو آپ کے زانو کبھی ہم نشینوں سے آگے نکلے ہوئے نہ ہوتے۔

ایک دفعہ نجاشی کے ہاں سے ایک سفارت آئی' آپ ﷺ نے اس کو اپنے ہاں مہمان رکھا اور خود بہ نفس نفیس مہمانداری کے تمام کام انجام دیئے' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہم یہ خدمت انجام دیں گے' ارشاد ہوا کہ ان لوگوں نے میرے دوستوں کی خدمت گزاری کی ہے' اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کرنا چاہتا ہوں۔

مروت واحسان کی اس سے بہتر مثال اور کیا ہو سکتی ہے؟ ایک صحابیؓ کا بیان ہے کہ میں بچپن میں انصار کے نخلستان میں چلا جاتا اور ڈھیلوں سے مار کر کھجوریں گراتا' لوگ مجھے خدمت اقدس میں لے گئے' آپ ﷺ نے پوچھا ڈھیلے کیوں چلاتے ہو؟ میں نے کہا کہ کھجوروں کے لیے' ارشاد فرمایا کہ زمین پر ٹپکی ہوئی کھجوریں کھا لیا کرو' ڈھیلے نہ مارو' یہ کہہ کر میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔

اللہ اکبر! تربیت واصلاح کا یہ کس قدر خوب صورت انداز ہے اور اس سے مخاطب کے ذہن پر کتنے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی نوعیت کے اس واقعہ پر بھی نظر ڈالیے:

عباد بن شرجیلؓ مدینہ میں ایک صاحب تھے' ایک دفعہ قحط پڑا' وہ بھوک کی شدت میں ایک باغ میں گھس گئے اور کچھ خوشے توڑ کر کھائے' کچھ دامن میں رکھ لیے' باغ کے مالک کو معلوم ہوا تو اس نے ان کو مارا پیٹا اور کپڑے اتروا لیے' یہ حضور ﷺ کے پاس شکایت لے کر آئے' مدعا علیہ بھی ساتھ تھا' آپ ﷺ نے اس کی طرف مخاطب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہو کر فرمایا یہ جاہل تھا' اس کو تعلیم دینی تھی' یہ بھوکا تھا اس کو کھانا کھلانا تھا' یہ کہہ کر کپڑے واپس دلوائے اور اسے ساٹھ صاع غلہ اپنے پاس سے عنایت فرمایا۔

یہ تعلیم و تربیت کا اچھوتا انداز اور احساس و مروت کی نادر مثال ہے۔ ایک سفر میں کھانا تیار نہ تھا' تمام صحابہؓ نے مل کر کھانا پکانے کا سامان کیا لوگوں نے ایک ایک کام بانٹ لیا' جنگل سے لکڑی لانے والا کام آنحضرت ﷺ نے اپنے ذمہ لیا' صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کام ہم خدام کر لیں گے فرمایا "ہاں سچ ہے لیکن مجھے یہ پسند نہیں کہ تم میں سے خود اپنے کو ممتاز کر لوں۔ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو پسند نہیں کرتا جو اپنے ہمراہیوں میں ممتاز بنتا ہے۔ سبحان اللہ! معاشرتی زندگی میں اخوت و مساوات کی اس سے بہتر مثال کہاں مل سکتی ہے؟

عقبہؓ بن عامر ایک صحابی تھے' ایک دفعہ آنحضرت ﷺ پہاڑ کے درہ میں اونٹ پر سوار جا رہے تھے' یہ بھی ساتھ تھے' آنحضرت ﷺ نے ان سے کہا کہ "آؤ سوار ہو لو" انہوں نے اس کو گستاخی سمجھا کہ رسول اللہ ﷺ کو پیادہ بنا کر خود سوار ہوں' آنحضرت ﷺ نے دوبارہ کہا' اب انکار کرنا امتثال امر کے خلاف تھا' آنحضرت ﷺ اتر پڑے اور یہ سوار ہو لیے۔ کیا عجز و خاکساری اور دلجوئی و مروت کی اس سے بہتر کوئی مثال پیش کی جا سکتی ہے؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ ﷺ کے رضائی والد آئے' آپ ﷺ نے ان کے لیے چادر کا ایک گوشہ بچھا دیا' پھر رضائی ماں آئیں' آپ ﷺ نے دوسرا گوشہ بچھا دیا' آخر میں رضائی بھائی آئے تو آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔

غور کیجیے کہ آنے والے کے دل میں مٹھاس' محبت کی کیا کیفیت پیدا ہوگی کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا جا رہا ہو' اس کا اظہار قریبی اور دور کے ملنے والوں میں ہو رہا ہے۔

حضرت ابوذرؓ مشہور صحابی ہیں (صبح و شام آپ کی مجلس میں بیٹھنے والے ہیں) ایک دفعہ ان کو بلا بھیجا' تو وہ گھر میں نہیں ملے' تھوڑی دیر کے بعد حاضر خدمت ہوئے تو آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے' ان کو دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

انسانیت کے گل سر سبد' خاتم النبیین ﷺ دوسروں کو سلام کرنے میں پیش قدمی فرماتے' راستہ میں چلتے تو مرد' عورتیں' بچے جو سامنے آتے ان کو سلام کرتے' ایک دفعہ آپ راستے سے گزر رہے تھے ایک مقام پر مسلمان' منافق و کافر یکجا بیٹھے ملے (کسی کاروباری غرض سے) آپ ﷺ نے سب کو سلام کیا۔

ایک دفعہ مدینہ کے باہر ایک مختصر سا قافلہ فروکش ہوا' ایک سرخ رنگ کا اونٹ اس کے ساتھ تھا' اتفاقاً ادھر سے آپ ﷺ کا گزر ہوا' آپ ﷺ نے اونٹ کی قیمت پوچھی' لوگوں نے قیمت بتائی' بے مول تول کیے آپ ﷺ نے وہ ہی قیمت منظور کر لی اور اونٹ کی مہار پکڑ کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے' بعد میں لوگوں کو خیال آیا کہ بے جان پہچان ہم نے جانور کیوں حوالہ کر دیا' اور اس حماقت پر اب پورے قافلہ کو ندامت تھی' قافلہ کے ساتھ ایک خاتون بھی تھی' اس نے کہا "مطمئن رہو ہم نے کسی شخص کا چہرہ ایسا روشن نہیں دیکھا" یعنی ایسا شخص دغا نہ کرے گا' رات ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کے لیے کھانا اور قیمت بھر کھجوریں بھجوا دیں' اللہ اکبر! نہ صرف اونٹ کی قیمت ادا کی بلکہ اہل قافلہ کی مہمان نوازی بھی کی۔

تواضع کا یہ عالم تھا کہ آپ ﷺ گھر کا کام کاج خود کرتے' کپڑوں میں پیوند لگاتے' گھر میں جھاڑو دیتے' دودھ دوہ لیتے' بازار سے سودا لاتے' جوتی پھٹ جاتی تو خود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گانٹھ لیتے' ڈول میں ٹانکے لگا دیتے تھے' اونٹ کو اپنے ہاتھ سے باندھ دیتے' اس کو چارہ دیتے' غلام کے ساتھ مل کر آٹا گوندھتے' غریب بیمار ہوتا تو عیادت کے لیے تشریف لے جاتے' مفلسوں اور فقیروں کے ہاں جا کر ان کے ساتھ بیٹھتے' ان کی مزاج پرسی فرماتے' صحابہؓ کے ساتھ اس طرح بیٹھتے کہ امتیازی حیثیت کی بنا پر کوئی آپ کو پہچان نہ سکتا' کسی مجمع میں جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی بیٹھ جاتے' ایک دفعہ ایک شخص ملنے آیا' لیکن نبوت کا رعب اس قدر طاری ہوا کہ کانپنے لگا' آپ ﷺ نے فرمایا گھبراؤ نہیں' میں بادشاہ نہیں' ایک قریشی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا گوشت پکا کر کھایا کرتی تھی ایک دفعہ کھانے کے موقع پر جگہ تنگ تھی اور لوگ زیادہ آگئے' آپ ﷺ اکڑوں بیٹھ گئے کہ جگہ نکل آئے' ایک بدو بھی مجلس میں شریک تھا' اس نے کہا محمد ﷺ یہ کیا طرز نشست ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا' اللہ نے مجھے خاکسار بنایا ہے' جبار اور سرکش نہیں بنایا۔

غرضیکہ اخلاق محمدی کا چمن اتنا خوب صورت اتنا وسیع' اتنا سرسبز ہے کہ اس میں ہر شعبہ حیات کے پھول کھلے ہوئے ہیں' ضروری ہے کہ مسلمان گھرانوں میں اجتماعی شکل میں صبح و شام ان واقعات کو پڑھ کر سنایا جائے تاکہ ہماری زندگیوں میں بھی انقلاب آئے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ دائمی اور ابدی ہے اور مسلمانوں کے لیے کامل و اکمل نمونہ ہے۔

ربیع الاول سید الانبیاء فخر کائنات کی ولادت باسعادت کا مہینہ ہے یہ ٹھیک ہے کہ تم سیرت کانفرنسیں' میلاد کی محفلیں' جلسے اور جلوس کا اہتمام کر کے رسول اللہ ﷺ سے عقیدت کا اظہار کرتے ہو مگر سچی اور حقیقی عقیدت کا اظہار اسوہ حسنہ کی روشنی میں اپنی زندگیوں کو سنوارنے میں ہوگا۔ تم چراغاں اور کافوری شمعیں روشن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کر کے خوشی کا اظہار کرتے ہو مگر وہ تو خود روشن چراغ تھا جس کے علم واخلاق کی روشنی سے مشرق و مغرب جگمگا رہے ہیں' وہ تمہاری روشنی کا محتاج نہیں ہے' تم اس کی لائی ہوئی روشنی کے محتاج ہو اپنے دلوں کو اس سے منور کرو۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا☆وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا﴾ (الاحزاب:45,46)

"اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو گواہی دینے والا' بشارت دینے والا اور ڈرانے والا' اور روشن چراغ بنا کر بھیجا"۔

تم ان سے عشق و محبت رکھتے ہو تو اس کے نقش قدم پر چل کر اس کا عملی ثبوت بہم پہنچاؤ' وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ تعالی کے حضور کھڑے ہوتے تو پاؤں مبارک میں ورم آجاتے مگر تمہاری فرض نمازیں بھی چھوٹ رہی ہیں' ان کے پاس جب بھی مال آتا تو جب تک غرباء و مساکین میں تقسیم نہ ہو جاتا انہیں کسی کروٹ چین نصیب نہ ہوتا اور دامن جھاڑ کر خالی ہاتھ کھڑے ہو جاتے' گھر میں فقر و فاقہ کی کیفیت رہتی اور کئی کئی دن چولھا نہ جلتا مگر تم مال سینت سینت کر رکھتے ہو کیا اسے عشق رسول کہتے ہیں؟ عشق رسول کا قرآن نے راستہ بتلایا ہے۔

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران:31)

"کہہ دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تو بڑا ہی بخشنے والا اور مہربان ہے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور سدا بہار زندگی

انسان کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو اپنی زندگی کو ہمیشہ خوشیوں اور مسرتوں سے تر و تازہ (Ever-Fresh) رکھے اور چاہے تو اسے تکلیفوں اور پریشانیوں سے پژمردہ (Depressed) بنا لے' نیک اعمال اسے ہمیشہ راحت و سکون پہنچاتے ہیں اور جنت کے حصول کو آسان بنا دیتے ہیں اور برے اعمال تکلیف دہ اور دکھ کا باعث بنتے ہیں اور جہنم کی راہ کو قریب کر دیتے ہیں۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے' ناری ہے

قرآن حکیم نے اس حقیقت کو چند لفظوں میں اس طرح بیان کر دیا ہے۔

﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا☆وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا﴾ (الشمس:9,10)

''یقیناً وہ شخص کامیاب ہوا جس نے (اعمال حسنہ سے) نفس کا تزکیہ کر لیا' اور ناکام ہوا وہ شخص جس نے (اعمال سیئہ سے) اسے گھٹیا بنا لیا''۔

دراصل زندگی کی قدر و قیمت عمر کے طویل ہونے یا دولت کی فراوانی سے نہیں بلکہ اعمال صالحہ سے پڑتی ہے' عزت اور مرتبہ اسی کے لیے ہے جو نیکی اور پارسائی میں آگے ہیں۔

دولت نے کہا مجھ سے ہے عزت ہے جہاں
فرمایا ہنر نے میں ہوں عزت کا نشاں
عزت بولی غلط ہے دونوں کا بیاں
میں بھید ہوں حق کا جو ہے نیکی میں نہاں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قرآن حکیم نے اس سچائی کو یوں بیان کیا ہے

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:13)

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ترین وہی ہے جو پرہیز گاری میں سب سے آگے ہے''

کسی شخص نے مختصر زندگی پائی اور اسے اللہ تعالیٰ کی یاد اور خدمت خلق سے آراستہ کر لیا تو وہ اس شخص سے بدرجہا بہتر ہے جس نے طویل زندگی پائی مگر اسے کھیل تماشے' اور عیش و عشرت میں برباد کر ڈالا' غور کیجیے کہ ایک پھول کی زندگی کتنی مختصر ہوتی ہے مگر اس اختصار وقت کے ساتھ ساتھ اس کی خوبصورتی چمن کی زینت اور اس کی مہک دل و دماغ کے لیے فرحت کا باعث ہوتی ہے' وہ کبھی ہار کی شکل میں انسانی گلے کی زیبائش اور کبھی گلدستہ کی صورت میں کمرے کی آرائش ہوتا ہے' اس کے برعکس خاردار جھاڑیاں سالہا سال سے بکھری پڑی رہتی ہیں جن سے الجھ کر کبھی تو انسانوں کے کپڑے پھٹتے ہیں اور کبھی مسافروں کے پاؤں زخمی ہو جاتے ہیں' جن کا فیضان کیا الٹا نقصان ہوتا ہے' ایسے ہی وہ انسان معاشرے کا روگ ہوتے ہیں جن کی زندگیاں نہ تو یاد الٰہی سے آباد ہوں اور نہ ہی وہ دوسروں کے دکھ درد میں کام آئیں' ایسے ہی لوگوں کی زندگی پر شاعر آنسو بہاتا ہے۔

ملی خاک میں جن سے عزت بڑوں کی
مٹی خاندانوں کی جن سے بزرگی

اسلام کی زریں تعلیمات ہمیں پستیوں سے نکال بلندیوں سے ہمکنار کرتی ہیں' قرآن حکیم میں یہ بتایا گیا ہے کہ تم نیکیوں کی دوڑ لگاؤ اور اس مختصر سی زندگی کو نیک اعمال سے زینت دے لو' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿فاستبقوا الخيرات﴾

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(یعنی نیک اعمال کو بڑھ چڑھ کر سرانجام دو' یاد رکھو وقت بڑی تیزی سے گزر رہا ہے تم ان لمحات زندگی کا بھرپور فائدہ اٹھاؤ۔ تمہارے مال واولاد تو محض دنیا کی زیب وزینت ہیں' اصل چیز تو وہ نیکیاں ہیں جو سدا بہار ہیں جن کی تمہیں ہمیشہ طلب اور تڑپ رہنی چاہیے اور ان کے حصول کے لیے پوری لگن اور شوق سے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

﴿الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا﴾ (الکھف:46)

''مال اور بیٹے تو محض دنیا کی زیب وزینت ہیں اور سدا بہار نیکیوں کا تیرے رب کے یہاں بہتر بدل اور (انعام) کی بہتر توقع ہے''۔

سدا بہار اعمال کی بنیاد ایمان باللہ پر ہے' یعنی صدق دل سے اس بات کا اقرار کرنا کہ اس کائنات کا خالق ومالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور پھر اپنی تمام زندگی کو اسی کے لیے وقف کر دینا اور اسی کے احکام کے مطابق اپنے شب وروز گزارنا نیکی اور سعادت مندی کی راہ ہے' اس نے اپنی بندگی کے ساتھ ساتھ اپنے بندوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم بھی دیا ہے جس کا اجر وثواب قائم ودائم ہوتا ہے' قرآن حکیم کی اس آیۂ مبارکہ کے ترجمہ پر غور کیجیے

''نیکی یہی نہیں ہے کہ (نماز کے وقت) اپنے چہرے کا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ بڑی نیکی تو یہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ پر' روز جزا اور فرشتوں پر' کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور اس کی رضا اور محبت کے لیے رشتہ داروں' یتیموں محتاجوں' مسافروں' (مستحق) مانگنے والوں اور (بے بس غلاموں) کی گردنیں آزاد کرانے میں مال خرچ کرے اور پھر نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے' (نیز) وہ لوگ جو

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عہد کرنے کے بعد اپنے قول واقرار کو پورا کریں' اور سختی' تکلیف اور بوقت جنگ صبر وثبات اختیار کرنے والے ہوں تو یہی لوگ سچے اور (حقیقی طور پر) پرہیز گار ہیں"۔ (البقرہ:177)

یہودیوں نے جب شرک کی مذمت اور مشرکین کی سزا کا اعلان قرآن مجید کی زبانی سنا تو کہنے لگے کہ ہم بیت المقدس کی طرف رخ کر کے عبادت کرتے ہیں' اس لیے ہم تو آسمانی کتاب کی پیروی کرتے ہیں ہم پر عذاب کیوں نازل ہو گا' مندرجہ بالا آیت ان کی اس کٹ حجتی کا جواب ہے اور نیکی کا جامع تصور پیش کیا گیا ہے' اس بات کو اختصار سے بیان کیا جائے تو یہاں سمجھیے کہ بندگی رب اور خدمت خلق سے نیکی کا بلند مقام حاصل ہوتا ہے اور ایسے بندے کا شمار سدا بہار نیک اعمال کرنے والوں کی فہرست میں شامل ہو جاتا ہے' یہی وہ لوگ ہیں جن کی زبانوں پر ایسے پاکیزہ کلمات جاری وساری ہوتے ہیں۔

(الله اكبر' لااله الاالله' سبحان الله' الحمدلله ولاحول ولاقوة الا بالله) (مسند احمد)

"اللہ ہی سب سے بڑا ہے' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' وہ (ہر عیب اور بھول) سے پاک ہے' ہر شکر اور ہر تعریف صرف اسی کے لیے ہے اور کوئی بھی قوت اور طاقت' بزرگ وبرتر اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر میسر نہیں ہے"۔

حدیث مبارک میں ان کلمات کو الباقیات الصالحات یعنی سدا بہار نیک اعمال کہا گیا ہے۔

بندہ مومن کی زبان سے یہ کلمات کامل احساس بندگی اور پورے شعور سے ادا ہونے چاہئیں جب اس کی زبان اللہ اکبر کہے تو وہ یہ خیال کرے کہ اس کائنات میں اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ سے بڑا کوئی نہیں ہے' کبریائی اور بڑائی کے لائق صرف اسی کی ذات ہے' جب زبان لا الہ الا اللہ کا ورد کرے تو اس یقین وایمان کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی حاجت روا' مشکل کشا' معبود اور مالک نہیں ہے' تمام جن وانس اکٹھے ہو جائیں' اور کسی شخص کو کوئی نفع پہنچانا چاہیں مگر خالق کائنات کی مشیت نہ ہو تو رائی برابر بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں اور اگر سارے جن وانس اکٹھے ہو جائیں اور کسی کو تھوڑا سا بھی نقصان پہنچانا چاہیں تو مالک کی مرضی کے بغیر رائی برابر بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

موت وحیات' عزت وذلت صرف اسی کے ہاتھ میں ہے' وہ اکیلا ہی اس پوری کائنات کا مالک ہے' کوئی اس کے کام میں دخیل اور حارج نہیں ہو سکتا' کیا نبی اور کیا ولی سب اس کے حضور بے کس اور بے بس ہیں' وہ بادشاہ کل اور سب اس کے در کے فقیر ہیں۔

زبان سے سبحان اللہ ادا ہو تو اس شعور کے ساتھ کہ میرا اللہ ہر عیب' بھول' لغزش' غلطی اور برائی سے پاک ہے جب کہ میں عیب دار ہوں اور مجھ سے خطائیں اور غلطیاں سرزد ہوتی رہتی ہیں اور انہیں اس کے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا ہے۔

جب وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ" پڑھے تو دل اور زبان اس بات پر اتفاق کریں کہ میں اپنی طاقت اور قوت سے دست بردار ہو کر اپنے مولا ومالک کی قوت پر بھروسہ کرتا ہوں اور اسی کی حفاظت میں آتا ہوں کیونکہ جو اس کی حفاظت میں آگیا اسے کوئی کسی قسم کی گزند نہیں پہنچا سکتا' اس کا یہ اعلان ہے

﴿فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ﴾ (البقرہ:152)

"(اے بندو!) تم میری یاد کرو' میں تمہاری یاد کروں گا"۔

بندوں کی یاد تو رب کائنات کے آگے رکوع وسجود کرنا' اس کا ذکر کرنا اور اس کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان گنت انعامات پر اس کا شکر بجالانا اور پھر اسی کے حکم کے مطابق اس کے بندوں کے ساتھ احسان ومروت سے پیش آنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد' اپنے بندوں کی حفاظت کرنا' انہیں اپنی رحمتوں میں ڈھانپ لینا اور انہیں دنیاو آخرت کی نعمتوں سے نوازنا ہے۔

یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد سب سے بڑی نعمت ہے' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ﴾ (العنکبوت:45)

"اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی نعمت ہے"۔

اور نماز کو قائم کرنا اللہ تعالیٰ کے ذکر کی سب سے مضبوط اور پائیدار شکل ہے ارشاد ہوا

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾(طہ:14)

"بلاشبہ میں ہی اللہ ہوں' میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' لہٰذا میری ہی عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو"۔

آج کی گفتگو کو سمیٹتے ہوئے ہم مختصر الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کے بندوں کی خدمت سے ہی حیات دوام مل سکتی ہے۔اس کے لیے کسی مال ومتاع کی نہیں بلکہ خلوص اور ہمت کی ضرورت ہے۔

دنیائے دنی کی اب ہوس جانے دو
گلچیں ہو اگر تو خاروخس جانے دو
مالک کے بغیر گھر کی رونق نہیں کچھ
اللہ کو اپنے دل میں بس جانے دو

اللهم اكفنا بحلاك عن حرامك واغننا بفضلك عن من سواك

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توبہ کی حقیقت

انسان عربی زبان کا لفظ ہے اس کا مادہ انس ہے جس کا معنی محبت اور مٹھاس کے ہیں' انسان کو انسان اس بنا پر کہا جاتا ہے کہ عملی زندگی میں ہر فرد ایک دوسرے سے مانوس ومتعارف ہونے پر مجبور ہے' معاشرتی زندگی اختیار کرنا طبعی رجحان ہے اس لیے کہ ضروریات زندگی کا حصول اس کے بغیر ناممکن ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اصل میں انسان وزن افعال ہے جس کے معنی بھول جانے کے ہیں' اس نے چونکہ روز ازل (عالم برزخ) کے عہد وپیمان کو بھلا دیا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ خالق ارض وسمانے روئے زمین پر پیدا ہونے والے تمام انسانوں سے پوچھا تھا "الست بربکم" آیا میں تم سب کا پروردگار نہیں ہوں تو سب نے بیک وزبان کہا تھا "بلیٰ" کیوں نہیں مگر اس عہد کو بھلانے کی وجہ سے وہ انسان کہلایا۔

عربی زبان کا مقولہ ہے (الانسان مرکب من الخطاء والنسیان) "یعنی انسان خطا اور بھول کا مجموعہ ہے" اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو چھوڑ کر اکثر وبیشتر انسان ایفائے عہد توڑ ڈالتے ہیں۔ گناہوں اور خطاؤں کا شکار ہو جاتے ہیں' کبھی تو نفس امارہ انہیں خطاؤں پر آمادہ کرتا ہے اور کبھی شیاطین (انسانوں اور جنوں دونوں میں سے) انہیں گناہوں پر اکساتے رہتے ہیں' انسان کو نیکی اور بدی کی دونوں راہیں سمجھا دی گئیں اور اسے پورا پورا اختیار دیا گیا ہے کہ اس میں سے جو راہ چاہے اختیار کرے' نیکی کے راستہ پر انعام ہے جب کہ برائی' کے راستہ پر سزا ہے۔

﴿إِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ (الدھر:3)

"ہم نے یقیناً اسے راہ دکھلا دی اب خواہ وہ شکر گزار رہے یا ناشکرا بن جائے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا

﴿وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (البلد:10)

"اور ہم نے اسے دو راہیں دکھلا دیں (خیر اور شر کی راہ پہچاننے کی صلاحیت بخشی)"۔

انسان طرح طرح کے گناہوں اور خطاؤں کے مرتکب ہوتے رہتے ہیں مگر اچھے انسان وہ ہیں جنہیں فوری طور پر اپنی خطاؤں کا احساس ہو جاتا ہے اور وہ اپنے کیے پر نادم و شرمسار ہو جاتے ہیں اور اپنے خالق و مالک کے حضور توبہ و استغفار کر لیتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کر دیتا ہے، ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ﴾ (آل عمران:135)

"ایسے لوگوں سے جب کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں، کون ہے اللہ کے سوا جو گناہ معاف کر سکے؟ اور وہ عملاً اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے (یعنی اچھے لوگ جان بوجھ کر خطائیں نہیں کرتے، اگر بتقاضائے بشریت ہو جائیں تو فوراً اللہ کی جناب میں رجوع کرتے ہیں)"۔

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے یہ بشارت سنائی ہے۔

(التائب من الذنب كمن لا ذنب له)

"گناہ سے توبہ کر لینے والا ایسا ہو جاتا ہے کہ گویا اس نے سرے سے کوئی گناہ کیا ہی نہیں"۔

توبہ دراصل اپنے گناہوں پر نادم و پشیماں ہونا اور اس کے نتیجے میں اللہ کی جانب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رجوع کرنا ہے' کہتے ہیں تاب الرجل وہ شخص گناہ سے باز آیا اور نیکیوں کی طرف لپکا' توبہ کا صلہ اگر حرف الی ہو تو اس کے معنی انابت یا اللہ کی طرف لوٹنے کے ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

﴿وتوبوا الی اللہ جمیعا﴾ (النور:31)

"اور تم سب اللہ کی طرف لوٹو (رجوع کرو)"۔

اور اگر لفظ تاب کا فاعل اللہ ہو تو اس کے معنی اللہ تعالیٰ کے کرم و بخشش کی ارزانیاں ہوتی ہیں' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ﴾ (التوبہ:117)

"بے شک اللہ تعالیٰ نے نبی پر' مہاجرین اور انصار پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائی"۔

انہیں معنوں میں اللہ تعالیٰ کی صفت تواب ہے یعنی اس کا کوئی بندہ جب گناہ کی زندگی کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی جانب بڑھتا ہے اور نیکیوں کو اپنا لینے کا قصد کرتا ہے تو اللہ کی رحمتیں جوش میں آجاتی ہیں اور اس کی قدم قدم پر رہنمائی کرتی ہیں۔

گناہ کا اسلامی تصور بنیادی طور پر یہودیوں اور عیسائیوں' سے مختلف ہے' اسلامی نقطہ نظر سے گناہ کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں کہ ایک انسان صحیح راہ سے بھٹک گیا ہے لیکن جونہی اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا' اس کے قدم دوبارہ صحیح راہ پر پڑ گئے' ایسا شخص قابل ستائش ہے' اور اس کا خیر مقدم کیا جانا چاہیے۔

معلوم ہوا کہ گناہ کا تعلق یکسر فکر و ذہن کی لغزش ہے جس کی تلافی ہر وقت ممکن ہے' یہ ہرگز ایسی چیز نہیں جو انسان سے چپک جائے اور اس سے کسی طرح بھی خلاصی اور نجات نہ مل سکے' یہی نہیں جو موروثی ہو اور قیامت تک نوع انسانی اس کی اذیتوں اور نتائج سے دوچار ہوتی رہے' اسلامی تعلیم یہ ہے کہ گناہ ہر حال میں قابل عفو ہے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچے دل سے توبہ کرنا اور آئندہ اپنی زندگی کا رخ سیدھا کر لینا شرط ہے' ایسے بندے کو رب کریم اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے۔ فرمایا:

﴿كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ أَنَّهُ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَصْلَحَ فَأَنَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (الانعام:54)

"تمہارے رب نے اپنے اوپر رحمت کو لازم کر لیا ہے' اگر تم سے کوئی شخص لاعلمی سے کوئی برا کام کر بیٹھے پھر اس کے بعد توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی اصلاح بھی کرے (نیکی اور بھلائی کے راستہ پر چل پڑے) تو یقیناً وہ رب کریم معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے"۔

اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ سے کس قدر خوشی ہوتی ہے اس کا اندازہ اس حدیث مبارک سے لگایئے۔

حضرت ابو حمزہ انس بن مالک الانصاری خادم رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے جیسا کہ وہ سوار جس کی سواری مع کھانے پانی کے کسی چٹیل میدان میں کھو جائے اور وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے سو جائے' جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ وہ سواری کھڑی ہے پس وہ سوار لگام پکڑ کے خوشی کی شدت میں یوں کہنے لگے کہ اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں اور یہ غلطی انتہائی مسرت میں اس سے صادر ہوئی (اصل میں اسے کہنا تھا کہ اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے)"۔ (ریاض الصالحین باب التوبہ)

اسلام نے یہ خوشخبری دی ہے کہ جب کوئی انسان بری راہ کو چھوڑ کر نیک راہ اختیار کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی گزشتہ برائیوں کو بھی نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے۔

﴿إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (ھود:114)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بلاشبہ نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں"۔

دن رات میں پانچ بار نماز قائم کرنا مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے نمازوں کے درمیانی وقفوں میں جو بھول چوک اور چھوٹی موٹی غلطیاں سرزد ہو جاتی ہیں وہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرنے سے دھلتی رہتی ہیں' مگر یہ خیال رہے کہ حقوق العباد (بندوں کے باہمی حقوق) اسی وقت معاف ہوتے ہیں جب وہ خود ایک دوسرے کو معاف کر دیں۔ مثلاً اگر کسی کا مال دبایا ہوا ہے یا کسی کو برا بھلا کہا ہے تو جب تک مذکورہ اشخاص سے معذرت خواہ نہ ہوا جائے اور ان سے تصفیہ نہ کیا جائے تب تک معافی نہ ہوگی اور روز جزا ان کا حساب کتاب بے باق کرنا ہوگا۔

توبہ اور استغفار دو لفظ ہیں' توبہ کا مفہوم جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کسی شخص کا اپنے گناہوں پر نادم و شرمسار ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا جب کہ استغفار کا مطلب مالک سے اس کی بخشش و مغفرت کا طلب گار ہونا ہے' مندرجہ ذیل کلمات میں ان دونوں باتوں کا اظہار ہوتا ہے۔

(اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِی لَا اِلٰهَ اِلَّاهُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ) (حصن حصین)

"میں بخشش چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین) کو قائم رکھنے والا ہے اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں"۔

ویسے (استغفار) استغفر اللہ کا ورد الگ بھی کیا جا سکتا ہے اور ابرار و صالحین کے متعلق رب کریم کا ارشاد ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ☆اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْمُنْفِقِیْنَ وَالْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ﴾ (آل عمران: 16,17)

"جو لوگ کہتے ہیں' اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں لہٰذا ہمارے گناہ بخش دے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہمیں عذاب جہنم سے بچالے'(ان نیک لوگوں کی صفات کیا ہیں)صبر کرنے والے'سچ بولنے والے'فرمانبردار(فی سبیل اللہ) خرچ کرنے والے اور رات کے آخری حصہ میں استغفار کرنے والے ہیں"۔

ان نیک بندوں میں بہت سی خوبیاں ہونے کے باوجود وہ اپنی نیکیوں پر اتراتے اور پھولتے نہیں ہیں بلکہ استغفار کو اپنا شیوہ بناتے ہیں اور استغفار کا بہترین وقت رات کا آخری حصہ ہے' حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا"اللہ تعالیٰ جب آدھی یا ایک تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں؟ کون مجھ سے مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں؟ کون مجھ سے گناہ کی معافی چاہتا ہے کہ میں اس کے گناہوں کو بخش دوں؟ (مسلم)

ان آیات کی جیتی جاگتی تصویر جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا" واللہ میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور دن میں ستّر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں"۔ (بخاری)

اور آپؐ کے قیام اللیل کی یہ کیفیت تھی کہ کثرت قیام سے پاؤں مبارک میں ورم آجاتے'اللہ اللہ! یہ تو سالار امت کا حال ہے اور اب امت کا کیا حال ہے

وہ ملت کہ گردوں پہ جس کا قدم تھا
ہر اک گھونٹ میں جس کا برپا علم تھا
وہ فرقہ جو آفاق میں محترم تھا
وہ امت لقب جس کا خیر الامم تھا
نشاں اس کا باقی ہے صرف اس قدر یاں
کہ گنتے ہیں اپنے کو ہم بھی مسلماں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہر طرف دکھ ہیں' آلام ہیں' خطرات ہیں' پریشانیاں ہیں' ہم آپس میں ایک دوسرے سے دست وگریباں ہیں اور دشمن ہم پر ستم گار ہیں اس وقت چیچنیا میں جو مسلمانوں کی حالت زار ہے اس سے دل فگار اور آنکھیں نم آلود ہیں کاش کہ افغانستان کے مسلمان آپس میں نہ لڑتے اور اس وقت روس کی زیادتیوں کا اسے سبق سکھاتے' کاش کہ دنیا کے مسلمانوں کی رگ حمیت پھڑکتی اور اسلامی ملکوں کے دستے وہاں ان کی مدد کو پہنچتے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

اس وقت ہم سب خطاکار ہیں گنہگار ہیں' قرآن ہمیں پکار رہا ہے' اللہ کا فرمان ہمیں بلا رہا ہے۔

﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا(١٠)يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا﴾

(نوح:10,11)

"(اے مسلمانو!) اپنے رب سے معافی مانگ لو' اور بلاشبہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے' تم پر آسمان سے وہ خوب (اپنی رحمت) کی بارشیں برسائے گا۔

(ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفرلنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين)

"اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں معاف نہ کرے اور ہم پر سایہ رحمت نہ ڈالے تو ضرور بضرور ہم خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امت کی پاسبانی

دولت ایمان سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ہی زندگی میں انقلاب آ جاتا ہے۔ عقیدہ و یقین بدلتا ہے' سوچ اور فکر کے دھارے تبدیل ہو جاتے ہیں' اخلاق اور اعمال سنورتے ہیں' خواہشات اور تمنائیں بدل جاتی ہیں گویا کہ زندگی ایک نئے سانچے میں ڈھلتی ہے' اب بندہ مومن خواہشات کی غلامی سے نکل کر صرف اور صرف خالق و مالک کی غلامی میں آ جاتا ہے اور اس کے دل کی گہرائی سے یہ صدا آتی ہے۔

﴿وَقُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام:162)

"کہہ دیجیے کہ میری نماز اور میری عبادت' میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ جہانوں کے پالنہار کے لیے ہے"۔

اللہ تعالیٰ کو رب تسلیم کرنے کے معنی یہی ہیں کہ بندہ اس کے احکام اور اس کی مرضیات' اس کے اوامر اور اس کے نواہی کو ہر وقت اور ہر حال میں دل و جان سے بجا لائے اور جونہی آقا کا کوئی حکم ملے فوراً اس کے آگے سر تسلیم خم کر دے یہی شیوہ وفاداری ہے۔

﴿إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (البقرہ:131)

"جب (ابراہیم علیہ السلام) سے ان کے پروردگار نے کہا کہ مطیع اور فرمانبردار بن جاؤ تو انہوں نے عرض کی کہ میں رب العالمین کے آگے سر اطاعت خم کرتا ہوں"۔

اسلام کا معنیٰ ہی احکام الٰہی کی اطاعت و فرمانبرداری (Obedience) ہے' ہر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی اور ہر رسول کی زندگی ان احکام کی جیتی جاگتی تصویر ہوتی ہے۔

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات

مومن فقط احکامِ الٰہی کا پابند

اس لیے رسولوں کی زندگیاں ان افراد قوم کے لیے نمونہ بنتی رہیں جن قوموں اور ملکوں کی طرف وہ بھیجے گئے' جب کہ رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ نسل انسانیت کے اہل ایمان کے لیے نمونہ بنی۔ ارشاد ہوا

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب۔21)

"(اے دنیا بھر کے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات گرامی بہترین نمونہ ہے"۔

رسول کی زندگی چونکہ سراپا اطاعت الٰہی کا نمونہ ہوتی ہے اس لیے ان کی اطاعت حقیقت میں اللہ ہی کی اطاعت ہوتی ہے' اس لیے فرمایا

﴿مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء:80)

"جس نے رسول کی اطاعت کی تو اس نے اللہ کی اطاعت کی"۔

ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ شریعت اسلامیہ نام ہے سنت نبوی کی اتباع میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی اطاعت کرنا' اور اسی بات میں ان کی تمام کامرانیوں کا راز ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الانفال:24)

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو جب کہ رسول تمہیں ایسی چیز کی طرف بلائے جو تمہارے لیے حیات بخش ہے"۔

ظاہر ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی دعوت تمام تر حیات بخش ہی ہے جن

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے اسے دل وجان سے تسلیم کیا اور عملی طور پر اسے اپنالیا عزت و عظمت ان کا مقدر ٹھہرا' ہمارے اسلاف انہیں بلندیوں سے ہمکنار ہوئے' دور حاضر کے مسلمانوں نے شریعت اسلامیہ کو یکسر بھلادیا ہے نتیجتاً ذلت ورسوائی ان کے حصہ میں آئی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے' اس نے مسلمانوں کو صلح و آشتی کا درس دیا' اخوت ومساوات کی لڑی میں پرودیا اور مہر و محبت کی ایسی فضا قائم کی جہاں ہر طرف ہمدردی اور غمخواری کے پھول کھلنے لگے ہاں رسول اللہ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے یہ فضا عنقا تھی۔ قرآن حکیم اس کا ذکر اس طرح کرتا ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ﴾

(آل عمران:103)

"(مسلمانو!) اللہ کی رسی (قرآن وسنت) کو مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفریق نہ ڈالو اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو (دین اسلام کو کہ یہ سب سے بڑی نعمت ہے) جو اس نے تم پر کی (اور وہ وقت نہ بھولو) جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے (یہ شریعت محمدؐ عربی پر نازل کر کے) تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پھر تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے کہ اللہ نے تمہیں اس سے بچالیا' اللہ تعالیٰ اسی انداز سے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاسکو"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی اس روشن ہدایت کو صحابہ کرامؓ نے دل و جان سے اپنایا' ان کا اتفاق واتحاد ایک ایسی قوت بنا کہ تعداد میں کم ہونے کے باوجود وہ بڑے بڑے لشکروں پر غالب رہے' قرآن ان کا ذکر اس طرح کرتا ہے۔

﴿كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾

(البقرہ:249)

"کئی بار تھوڑی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب رہی اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

یہ کامیابی اور فتح کیوں ملتی رہی' اس کا ذکر اس طرح آتا ہے۔

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ﴾

(الفتح:29)

"محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر تو سخت ہیں (کفار سے نہ دبتے ہیں' نہ جھکتے ہیں' نہ مرعوب ہوتے ہیں بلکہ انہیں مرعوب کیے رکھتے ہیں) مگر آپس میں مشفق و مہربان ہیں"۔

آپس میں مروّت وایثار اور محبت ومودت کا یہ عالم ہے کہ اس کے آگے سگے رشتے مات ہو جائیں چنانچہ ہجرت مکہ کے بعد آپ ﷺ نے مہاجرین اور انصار میں جب مواخات (بھائی چارہ) کروائی تو انصار نے اپنے گھر بار' مزروعات و باغات سب کچھ اپنے بھائیوں میں تقسیم کر ڈالا' مگر افسوس کہ ہماری حالت دگر گوں ہو چکی ہے' دین سے دور' عقل سے محروم' عمل سے خالی اور سلامتی فکر سے تہی دامن

تم ہو آپس میں غضبناک' وہ آپس میں رحیم
تم خطاکار و خطابیں وہ خطا پوش و کریم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چاہتے سب ہیں کہ ہوں اوج ثریا پہ مقیم
پہلے ویسا کوئی پیدا تو کرے قلبِ سلیم

ہمارے اسلاف قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا تھے' ان کا اتحاد سب سے بڑی قوت تھا ان کی صفوں میں کہیں رخنہ اور خلا نظر نہیں آتا' وہ کفار پر بجلی بن کر گرتے تھے' وہ جدھر جا نکلتے دشمن کا منہ موڑ دیتے' قرآن کریم نے ان کی مدح سرائی کی ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنْيَانٌ مَّرْصُوصٌ﴾ (الصّف:4)

"اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جیسے کہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں"۔

آج مسلمانوں کی صفوں میں وہ اتحاد نہیں رہا ہے' ان کی قوت پارہ پارہ ہو چکی ہے' اغیار نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے' وہ انہیں لقمۂ تر کی طرح نگل رہے ہیں' مسلمان نے اپنا وقار خود کھویا ہے' انہیں قرآن نے واضح ہدایت کی تھی۔

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ﴾ (الانفال:46)

"اور (دیکھو) آپس میں جھگڑا نہ کرنا (ایسا کرو گے تو) تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہارا اقبال جاتا رہے گا"۔

اور رسول مقبول ﷺ نے خوبصورت تمثیلات کے ذریعے مسلمانوں کو سمجھا دیا تھا۔

"مومن مومن کے لیے مثل عمارت کے ہے کہ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے"۔ (بخاری' مسلم)

"مومنوں کی مثال ان کی آپس میں محبت' رحمدلی اور مہربانی جسم کی طرح ہے' جب اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم جاگتا ہے اور اس کو بخار آجاتا ہے" (بخاری' مسلم)

کیا مسلمان کہلاتے ہوئے احکام الٰہی اور فرمودات رسول ﷺ ہمارے دلوں پر دستک نہیں دیتے ہیں؟ ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کیوں نہیں کرتے؟ ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگیوں میں اسلام کیوں نہیں آتا؟ ہماری حکومتیں اسلام کا نظامِ عدالت قائم کیوں نہیں کرتیں؟ کیا ہم اسی طرح زوال کا شکار رہیں گے جب کہ قرآن ہمیں یقین دلاتا ہے کہ

﴿وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ﴾ (آل عمران:139)

"(مسلمانو!) نہ تم سستی اور کمزوری دکھاؤ اور نہ ہی حزن وملال کا شکار ہو جاؤ (بلکہ ایمان اور اتحاد کی قوت پیدا کرو) اور یقیناً تم ہی غالب ہو گے (دنیا کی سپر پاور تم ہی ہو گے) اگر تم مومن ہو"۔

اور ایمان کی اس وقت تک تکمیل نہ ہو گی جب تک تمہارے درمیان الفت ومحبت اور اتفاق واتحاد پیدا نہ ہو گا' تمہارے رسول اسلام ہی کا پیغام لے کر تشریف لائے تھے اور بکھرے ہوئے لوگوں کو پرچم اسلام تلے جوڑ دیا تھا اسلام صراط مستقیم ہے' اور یہ وہ خط مستقیم ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔ دو نکات کے درمیان خط مستقیم ایک ہی ہوتا ہے' بقیہ خطوط ٹیڑھے اور منحنی ہوتے ہیں (جو شیطانی راستے ہیں)۔ اس دین میں نفاق اور تفریق کا کہیں نام ونشان نہیں ہے' جو لوگ مسلمانوں میں انتشار پھیلاتے ہیں اور انہیں جماعتوں اور ٹولیوں میں تقسیم کرتے ہیں انہیں اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام:159)

"جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور وہ مختلف ٹولیوں اور فرقوں میں بٹ گئے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان سے (آپؐ) کو کچھ سروکار نہیں ہے' ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے' پھر وہ انہیں بتلا دے گا کہ وہ کن کاموں (زندگی کی غلط روشوں) میں مصروف تھے"۔

آج اس امر کی شدت سے ضرورت ہے کہ دنیا بھر کے مسلم ممالک مشرق تا مغرب اور شمال تا جنوب پرچم اسلام تلے جمع ہو کر ایک قوت بن جائیں' وہ اپنے مادی(Material)' تکنیکی(Technical)' تعلیمی(Educational)' معاشی(Economical)اور حربی(Military)وسائل(Resources)اکٹھے کرلیں ان میں ایک دوسرے کے مددگار بنیں' جو ملک جس میں کمزور ہو اسے مضبوط کیا جائے اور پھر سب مل کر اتنی دفاعی فوج (Defensive Force) تیار کریں جسے ہر قسم کے جدید اسلحہ سے لیس کیا جائے' اور جہاں کہیں مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہو پوری قوت سے اس کا دفاع کیا جائے اور دشمن پر ضرب کاری لگائی جائے۔

قرآن کا یہی پیغام ہے:

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ﴾ (الانفال:60)

"اور جہاں تک ممکن ہو کافروں کے مقابلہ کے لیے قوت اور جنگی گھوڑے (ٹینک' میزائل اور دفاعی فورس) تیار رکھو جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے دشمنوں کو خائف کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ انہیں جانتا ہے"۔

اس طرح ان شاء اللہ کشمیر بھی آزاد ہو گا اور چیچنیا پر ظلم بھی رُکے گا' فلسطینیوں کا بیت المقدس بھی فتح ہو گا اور مسجد اقصیٰ پر اسلامی پرچم بھی لہرائے گا اور افغانستان میں خانہ جنگی کا خاتمہ ہو گا اور پاکستان میں اسلامی نظام عدل بھی آئے گا۔ ان شاء اللہ

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خواتین سے حُسنِ سلوک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں سب سے اچھا ہو اور تم میں سے سب سے بہتر وہ ہیں جن کا سلوک اور برتاؤ اپنی بیویوں سے اچھا ہو"۔

معاشرتی زندگی کا حسن و جمال افراد کی آپس میں محبت و اخوت' دلجوئی و دلداری' ہمدردی و غم خواری میں پنہاں ہے اور اس کی ابتداء گھر سے ہوتی ہے' اگر اہل خانہ میں محبت مٹھاس کا ظہور ہو تو اس کا دائرہ پاس پڑوس میں بڑھتا ہے' اس کے اچھے اثرات ہمسایوں کو متاثر کرتے ہیں اور پھر اس کی رسائی اہل محلہ تک ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ خوش خلقی کی خوشبو دور و نزدیک پھیلنے لگتی ہے۔ گھروں کی بہتری سے بستیوں کا نظام صاف ستھرا ہونے لگتا ہے اور بستیوں کی اصلاح پر شہروں میں تبدیلی رونما ہوتی ہے' اسلام کی روشن تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت و تبلیغ کا معاملہ ہو یا اصلاح وارشاد کی بات' تعلیم و تربیت کا مسئلہ ہو یا احسان و مروت کا برتاؤ' اس کا آغاز گھر سے ہوتا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ:132)

"اور اپنے اہل خانہ کو نماز کا حکم دیجیے اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے"۔

ایک دوسری جگہ حکم ہوتا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم:6)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح خرچ کا آغاز بھی گھر سے شروع ہوتا ہے۔

اور جن لوگوں کی کفالت کی ذمہ داری انسان پر ہوتی ہے وہیں سے شروع کیا جاتا ہے۔اس حدیث مبارکہ پر غور کیجیے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

(خير الصدقة ما كان عن ظهر غنى وابدا بمن تعول)

(بخاری نخبۃ الحادیث سید محمد داؤد غزنوی)

"بہتر صدقہ وہی ہے جس کے بعد آدمی غنی اور مال دار رہے (گھر کا خرچ پورا کرنے کے بعد زائد خیرات کر ڈالے' نہ یہ کہ کل مال خرچ کردے اور پھر خود دوسروں کا محتاج ہو کر بیٹھ رہے) اور خرچ کی ابتدا وہاں سے کرو جن کا نان و نفقہ تمہارے ذمہ ہے' (اول اہل وعیال اور پھر دوسرے حق دار ہیں)"۔

آپ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کی حُسنِ ترتیب پر غور کیجیے' اچھے اخلاق اور اچھے معاملات کا مظاہرہ گھر سے ہوتا ہے پھولوں کی جو خوشبو گھر سے اٹھتی ہے وہی ارد گرد پھیل کر ماحول کو معطر کرتی ہے' جناب رسول اللہ ﷺ نے دعوت اسلام کا آغاز بھی کاشانہ نبوت سے کیا تھا' آپ کی دعوت پر لبیک کہنے والوں میں سب سے پہلی خاتون آپ کی زوجہ محترمہ ام المومنین بی بی خدیجہؓ تھیں' لڑکوں میں آپ کے چچا کے بیٹے حضرت علیؓ تھے جو آپ ہی کے سایہ عاطفت میں تربیت پا رہے تھے' غلاموں میں زید بن حارثہؓ تھے اور قریبی دوستوں میں حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے' ان حضرات کا قبول اسلام دراصل ایسے لوگوں کی شہادت اور گواہی تھی جو آپ کے سب سے زیادہ قریب تھے اور آپ سے اور آپ کے صدق واخلاص اور سیرت واخلاق سے سب سے زیادہ واقف تھے' فرزندان اسلام کا یہ مختصر سا قافلہ دین حق کی سربلندی کے لیے اٹھا اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے بڑھتا اور پھیلتا گیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھیے احسان و مروت کے پھول پہلے گھر سے کھلتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(خیرکم خیر کم لاهله وانا خیرکم لاهلی) (نضرۃ النور مصطفیٰ محمد عمارہ)

"تم میں سے بہتر وہی لوگ ہیں جن کے برتاؤ اپنی بیویوں کے ساتھ بہتر ہوں اور میں اپنی بیویوں کے ساتھ نیک برتاؤ میں تم سب سے بہتر ہوں"۔

یہ نصیحت صرف زبان مبارک تک محدود نہ تھی بلکہ آپ ﷺ کی ذات اقدس اس کا عملی نمونہ تھی۔

آپ ﷺ گھر تشریف لاتے تو اہل خانہ کے ساتھ گھر کے کام کاج میں ان کی مدد کرتے' کبھی آٹا گوندھ دیتے' کبھی جھاڑو دے دیتے' کبھی چولہا سلگا دیتے' ازواج مطہرات اگر کچھ ادھر ادھر کے قصے یا گزرے ہوئے واقعات بیان کرتیں تو آپ برابر سنتے رہتے اور خود بھی کچھ اپنے گزشتہ واقعات بیان فرماتے' سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ ہم میں اسی طرح ہنستے بولتے بیٹھے رہتے کہ معلوم ہی نہ ہوتا کہ کوئی اولوالعزم نبی ہیں' لیکن جب کوئی دینی بات ہوتی یا نماز کا وقت آجاتا تو رخ انور فوراً ادھر متوجہ ہو جاتا۔ (اسوہ حسنہ صفوۃ الرحمان صابر)

یہ ٹھیک ہے کہ آپ ﷺ نے دنیا کے بادشاہوں کی طرح شان وشکوہ اور کروفر سے زندگی نہیں گزاری بلکہ سادگی اور قناعت پسندی کو ترجیح دی اور اہل خانہ کو بھی یہ نصیحت فرمائی' اس کے باوجود خندہ جبینی' خوش خلقی اور احسان و مروت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا اور یہ وہ سدا بہار پھول ہیں جن سے گھروں میں الفت و محبت کی مہک قائم ودائم رہتی ہے اور اگر عالیشان محلات میں یہ چیز غائب ہو جائے تو مال ودولت کے انبار ہونے کے باوجود زندگی اجیرن اور دکھی بن کر رہ جاتی ہے' طمانیت قلب مال سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ اللہ کی یاد سے پیدا ہوتی ہے۔

دور جاہلیت میں عورت کی کوئی حیثیت نہ تھی' وہ اپنا تمام تر عزت و وقار کھو چکی تھی اور صنف نازک پر جو ظلم و ستم ڈھائے گئے وہ تاریخ انسانیت کا کربناک باب ہے۔ اسلام نے اس کے حقوق بحال کیے' نہ صرف بحال کیے' بلکہ اس کی پوری طرح پاسبانی بھی کی' اسے شرم وحیا کا زیور پہنایا' عزت و عظمت کا مقام عطا کیا اور پوری طرح معاشرتی زندگی کے حقوق عطا کیے اور واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔

﴿وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ﴾

(البقرہ:228)

"عورتوں کے مناسب طور پر مردوں پر حقوق ہیں جیسا کہ مردوں کے عورتوں پر' البتہ مردوں کو ان پر ایک درجہ حاصل ہے" اور وہ فضیلت یہ ہے کہ وہ گھر کے معاملات وانتظام کے ذمہ دار ہوتے ہیں اور خرچ اخراجات بھی وہی برداشت کرتے ہیں"۔

اسلام میں عورت کی حیثیت گھر میں لونڈی اور ملازمہ کی نہیں ہے بلکہ وہ گھر کی ملکہ اور رانی ہے' گھر کا صدر اگر مرد ہے تو عورت بھی اس کی وزیر اور مشیر ہے اور یہ عزت کوئی کم نہیں ہے۔

اے ماؤں' بہنو' بیٹیو! دنیا کی زینت تم سے ہے
ملکوں کی بستی ہو تمہی' قوموں کی عزت تم سے ہے
تم گھر کی ہو شہزادیاں' شہروں کی ہو آبادیاں
غمگیں دلوں کی شادیاں' دکھ سکھ میں راحت تم سے ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تم ہو تو غربت ہے وطن تم بن ہے ویرانہ چمن
ہو دیس یا پردیس جینے کی حلاوت تم سے ہے
نیکی کی تم تصویر ہو' عفت کی تم تدبیر ہو
ہو دین کی تم پاسباں' ایماں سلامت تم سے ہے

اسلام نے عورت کو ہر حیثیت سے بلند رتبہ عطا کیا ہے۔ ماں کے ساتھ حسن سلوک' لڑکیوں اور بہنوں کی تعلیم و تربیت' پرورش اور نگہداشت' اور نیک بیوی کی اپنے شوہر کی اطاعت و خدمت پر جنت کی نوید سنائی گئی ہے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے' یقیناً اسلام نے عورت کو قعر مذلت سے نکال کر اوج ثریا تک پہنچایا ہے' اور یہ اعلان کیا ہے۔

﴿وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (النساء:19)

''اور ان کے ساتھ بھلے طریقے (خوشنمائی) سے زندگی بسر کرو''۔

مرد تو صرف معاشی دوڑ دھوپ سے رزق حلال مہیا کرتا ہے جب کہ عورت گھر کو بناتی' سنوارتی ہے' اسے زیب و زینت سے آراستہ کرتی ہے' بچوں کی تعلیم و تربیت اور بود و باش کا خیال رکھتی ہے وقت پر سب کے لیے تازہ کھانا مہیا کرتی ہے' میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ مرد کے مقابلہ میں عورت کی خدمات کہیں زیادہ ہیں اس لیے وہ مروت و شفقت کی زیادہ حقدار ہے اور میرے پیارے رسول ﷺ نے امہات المومنین کے ساتھ حسن سلوک سے اس کی عملی مثال قائم فرما دی ہے۔

جو شرم و حیا کی چادر اسلام نے عورت کو پہنائی تھی پہلے یورپ نے اسے بے حجابی سے تار تار کیا پھر مشرقی ممالک اس کی نقالی میں آگے بڑھے حالانکہ عورت کا تمام تر حسن و جمال چادر اور چار دیواری میں تھا' اسے نہ صرف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بلکہ دفاتر اور فیکٹریوں میں بے پردگی سے مانذ کر دیا گیا ہے' اور اس کے جو نقصانات یورپ اٹھا رہا ہے اس کا خمیازہ اہل مشرق بھی اٹھائیں گے اور اس کا ذمہ دار صرف مرد ہے۔

ایک زندہ حقیقت میرے سینے میں ہے مستور
کیا سمجھے گا وہ جس کی رگوں میں ہے لہو سرد
نے پردہ، نہ تعلیم، نئی ہو کہ پرانی
نسوانیت زن کا نگہبان ہے فقط مرد
جس قوم نے اس زندہ حقیقت کو نہ پایا
اس قوم کا خورشید بہت جلد ہوا زرد

پاکستان صرف اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا' اس کے لیے ہمارے بزرگوں نے لاتعداد جانی ومالی قربانیاں اسے حاصل کرنے کے لیے دی تھیں کہ یہاں اسلام کی پاکیزہ اور شفاف تعلیمات کو جاری وساری کیا جائے گا' مگر آج تک کوئی بھی حکومت اسلام کے لیے وفادار ثابت نہیں ہوئی ہے' نتیجتاً ملک بہت سی خرابیوں اور برائیوں کا شکار ہوا' ان میں بے راہ روی اور بے حیائی نے بھی سر اٹھایا اور روز بروز اس میں اضافہ ہو رہا ہے۔

ہر آنے والی حکومت قومی مفاد کے پیش نظر بہت سی معاشی' سیاسی' تعلیمی' انتظامی اصلاحات کا اعلان کرتی ہے مگر افسوس کہ اخلاقی اصلاحات کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے جس سے قوم کا مورال گراف نیچے کی طرف جا رہا ہے اور جو قوم اخلاقی انحطاط کا شکار ہو جائے بالآخر تباہی و بربادی اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

﴿أَفَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَى أَنْ يَأْتِيَهُمْ بَأْسُنَا بَيَاتًا وَهُمْ نَائِمُونَ﴾ (الاعراف:97)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"کیا یہ بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ رات کے وقت ان پر ہمارا عذاب آجائے اور وہ سوئے ہوئے ہوں"۔

﴿أَوَأَمِنَ أَهْلُ الْقُرَىٰ أَن يَأْتِيَهُم بَأْسُنَا ضُحًى وَهُمْ يَلْعَبُونَ﴾ (الاعراف:98)

"کیا وہ (لوگ) بستیوں والے اس سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ چاشت کے وقت ان پر ہمارا عذاب آ جائے اور وہ کھیل رہے ہوں"۔

اللہ تعالیٰ کے عذاب سے کبھی بھی بے خوف اور نڈر نہ ہونا چاہیے۔ آئے دن اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ فلاں بستی اور شہر میں زلزلہ آیا اور وہ علاقہ تمام کا تمام پیوند زمین ہو گیا' گزشتہ سال ہمارے برادر ملک ترکی کے زلزلے ہمارے لیے باعث عبرت ہیں' ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ کر کے صاف ستھری زندگی کو اپنا شعار بنائیں۔

آج ہمارے بہت سے گھروں میں دین سے دوری کی وجہ سے فتنہ وفساد پھیلا ہوا ہے۔ بہو اور ساس کے درمیان ان بن' بھائی بہنوں کے درمیان فساد' خاوند بیوی کے درمیان تلخی اور دوست واحباب کے درمیان دشمنی ہمارے سکون اور صحت کو غارت کر رہی ہے' اصلاح کا حل صرف اور صرف یہ ہے کہ فہم وشعور کے ساتھ قرآن اور سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ روزانہ کیا اپنے اوپر لازم ٹھہرائیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کرتے ہوئے اپنی اپنی اصلاح کی کوشش کریں' یاد رکھیے زندگی بڑی ہی مختصر ہے' کسی غرور اور تکبر کو راہ نہ دیجیے' یہ محض شیطانی حربے ہیں' اپنے آپ کو عاجز اور خاکسار بنائیے' دوسروں کے لیے ہمیشہ راحت وسکون بن جائیے پھر دیکھیے آپ کا دل ودماغ خوشیوں سے معمور ہو جائے گا اور چہرہ پر اطمینان وسکون کے آثار ہویدا ہوں گے۔

المسلم من سلم المسلمون من لسانه و يده

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمان باہم سلامتی کا مظہر ہیں

ذرا اس تھکے ماندے مسافر کی خوشیوں کا اندازہ کیجیے جو کسی صحرا میں گرمی کی شدت میں سفر کر رہا ہو' سخت پیاس کی وجہ سے اس کی زبان تالو کے ساتھ لگ چکی ہو' ہونٹ خشک ہو چکے ہوں' یاس کے عالم میں نگاہیں بار بار آسمان کی طرف جناب رب کریم کی رحمتوں کی متلاشی ہوں کہ اچانک دور سے کسی نخلستان کے نشان ظاہر ہوں' وہ قدم جو بوجھل ہو چکے تھے جلدی جلدی اس طرف اٹھنے لگتے ہیں' وہاں پہنچتے ہی وہ ٹھنڈے میٹھے چشمے سے سیراب ہو جاتا ہے اور بے اختیار اس کی زبان پر اللہ تعالیٰ کا شکر جاری ہو جاتا ہے' سایہ دار نخل اس کے لیے راحت کا سامان بنتے ہیں اور ان درختوں کے ثمرات سے لدی پھندی ٹہنیاں اسے مسرت سے ہمکنار کر دیتی ہیں اور نخلستان میں بسنے والے لوگوں کی مہمان نوازیاں جو کہ ہمہ وقت مسافروں کے لیے اپنی آنکھیں فرش راہ کیے ہیں اس کی ساری تکلیفوں اور مشقتوں کو یکسر بھلا دیتی ہیں' یہ گوشہ عافیت اسے سکون وراحت عطا کرتا ہے' بعینہ ایک مسلمان کی زندگی دوسروں کے لئے امن وراحت کا پیغام بنتی ہے۔ مسلمان اور سلامتی لازم وملزوم ہیں اسلام کی شان ہی سلامتی میں جھلکتی ہے' اور مسلمان وہ ہے جو اس نظام سلامتی کا علمبردار ہے' جناب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کی تعریف اس طرح فرماتے ہیں۔

(المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده)

''مسلمان وہ ہے جس کی زبان درازیوں اور دست درازیوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔ اور مومن کی تعریف یوں فرمائی

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(المومن من امنه الناس)

"مومن وہ ہے جس سے لوگ امن وعافیت پائیں"

پھر دیکھیے ایمان کی تکمیل کیسے ہوتی ہے؟

(والذی نفسی بیده لایومن عبد حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه)

(متفق علیہ)

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! تم میں سے کوئی بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔

ظاہر ہے کہ جو شخص اپنے لیے خیر اور بھلائی پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ احسان ومروت سے پیش آئیں تو کیا وہ دوسروں کے ساتھ اس سے ہٹ کر کوئی بات پسند کرے گا اگر ایسا ہو پھر تو اس کا ایمان ادھورا رہ گیا جو یقیناً بہت بڑا خسارہ ہے۔

پھر مومنوں کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی۔

(المومنون کرجل واحد' ان اشتکی عینه اشتکی کله' وان اشتکی راسه اشتکی کله) (رواہ مسلم)

"سب مومن آپس میں فرد واحد کی طرح ہیں کہ اس کی آنکھ میں درد ہو تو سارا جسم بے قرار ہوتا ہے اور اگر سر میں تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے"۔

پھر ارشاد ہوا!

(المومن لمومن کالبنیان یشد بعضه بعضا ثم شبك بین اصابعه)

(متفق علیہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"مومن مومن کے لیے دیوار کی مانند ہے کہ (دیوار) کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط بناتی جاتی ہے"۔

پھر آپ ﷺ نے ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر کے دکھایا (کہ یوں)

آپ غور کیجیے کہ یہ کتنی خوبصورت تشبیہ ہے اور مسلمان اس پر غور کریں تو وہ کتنی بڑی قوت بن سکتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے دعوت اسلام کے سلسلہ میں جو خطوط مختلف ممالک کے حکمرانوں کو لکھے ان میں آپ ﷺ نے کتنے مختصر اور جامع الفاظ میں اسلام کی خوبی بیان فرمادی۔

(اسلم تسلم)

"تم اسلام قبول کرلو اور سلامتی میں آجاؤ"

کہیں ارشاد فرمایا

(والسلام علی من اتبع الهدی)

"ایسے شخص کے لیے سلامتی ہے جو اس نور ہدایت کی پیروی کرے"۔

جناب نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل کرۂ ارض امن و سکون سے یکسر محروم تھا اور چار دانگ عالم میں کہیں بھی سکھ اور چین نہیں تھا' ہر طرف ظلم و ستم کے شعلے بھڑک رہے تھے اور انسانیت عدل و انصاف کے لیے ترس گئی تھی اس کا نقشہ قرآن نے اس طرح کھینچا ہے۔

﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ﴾ (الروم:41)

"خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل گیا تھا"۔

اسلام اس ظلم و فساد سے بھری ہوئی دھرتی کے لیے ابر کرم بن کے برسا'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کفر و شرک کے اندھیروں میں توحید کا نور پھوٹا' ظلم و ستم کے کانٹوں میں عدل و انصاف کے پھول کھلے' بدی اور بے حیائی کے شراروں میں نیکی اور شرافت کی کرنیں ابھریں اور شر اور فساد کے طوفانوں میں امن و سلامتی کا ظہور ہوا اور یہ انسانیت جہنم کے شعلوں کے کنارے کھڑی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرما کر انہیں سلامتی سے ہمکنار فرمایا۔

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا﴾

(آل عمران:103)

"اور اللہ تعالیٰ کی اس مہربانی کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی اور تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے تک پہنچ چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے تم کو اس سے بچا لیا"۔

اخوت اور بھائی چارے کی جو فضا ہجرت مکہ سے مدینہ میں قائم ہوئی وہ مسلمانوں کے لیے ہمیشہ کے لیے بہترین نقوش ثبت کر گئی اور صحابہ کرامؓ نے دین کو قائم کر کے یہ ثابت کر دیا کہ انسانوں کے لیے امن و سلامتی اسی قانون میں ہے اور پھر وہ قوت بن کر ابھرے اور چار دانگ عالم میں عدل و انصاف کے پھریرے لہرانے لگے' تاریخ اسلام کے سنہری ادوار اس بات کی عملی شہادت پیش کر رہے ہیں۔

مسلمانوں نے جب دین کو چھوڑا اور دنیا کی دولت سمیٹنے کے پیچھے لگ گئے تو ان کی صفیں منتشر ہو گئیں' اس کا نقصان نہ صرف انہیں پہنچا ہے بلکہ دنیا سے امن اور سکون رخصت ہو چکا ہے' آج دنیا کے انسانوں کی حالت دگرگوں ہو چکی ہے' ہوس اور اقتدار کی دوڑ لگ رہی ہے شرافت و صداقت کے اصولوں کو پامال کیا جا رہا ہے' مسلمان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جو کہ امن وامان کا رکھوالا اور داعی تھا خواہشات نفسانی کا شکار ہو چکا ہے۔ دولت کی فراوانی نے اس کے عقل و شعور کو ماؤف کر دیا ہے' بزدلی اور پست ہمتی اس میں در آئی ہے' کبھی وہ جدھر نکلتا تھا قومیں بھیڑ بکریوں کی طرح اس سے بھاگتی تھیں آج وہ خود دشمن سے خوف کھا رہا ہے' مغربی قومیں خاص طور پر امریکہ اسے تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے' وہ مسلمانوں میں نت نئی چالوں سے دشمنی کا بیج بو رہا ہے اور مسلمان ملکوں کے حکمران ہیں کہ عقل و فکر سے خالی ہیں' قرآن حکیم اور سیرت رسول اللہ ﷺ کا انمول خزانہ رکھنے کے باوجود بھی وہ اندھے اور تہی دامن نظر آتے ہیں۔

آج دنیا میں امن و سلامتی کو بحال کیسے کیا جا سکتا ہے۔ اس کا حل نہ تو اقوام متحدہ کے پاس ہے اور نہ ہی سلامتی کونسل کے بس کا روگ رہا ہے' اس کا حل صرف اور صرف اسلام کے پاس ہے' اس نے اس سے پہلے بھی دنیا کو امن بخشا تھا اور اب بھی وہ امن و سلامتی کا علمبردار ہے' رسول اللہ ﷺ کی لسان صدق سے نکلے ہوئے کلمات آج بھی فضا میں گونج رہے ہیں۔

"لوگو! اسلام قبول کر لو اور سلامتی میں چلے آؤ"۔

یاد رکھو اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ' یہ یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ زبان اور ہاتھ دوسروں کو زک پہنچانے سے رک جائیں تو دنیا میں کبھی کوئی جنگ اور فساد نہیں ہو سکتا اور دنیا امن و سلامتی کا گہوارہ بن سکتی ہے' کاش کہ مسلمان جو امن و سلامتی کا سفیر ہے خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اور اس شر و فساد سے بھری ہوئی دنیا میں سلامتی کی فضا کو قائم کر دے۔

من فرج كربة عنه اخيه فرج الله كربة من كرب يوم القيامة

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں استاد کا مقام

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت باقی سب ستاروں پر ہے"۔(ابوداؤد)

یہ حدیث مبارکہ اپنے مطالب اور مفہوم میں بڑی مدلل اور معنی خیز ہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص عبادت وریاضت میں مصروف رہتا ہے اس کا فائدہ اس کی ذات تک محدود ہوتا ہے مگر جو نور علم سے اکتساب کرتا ہے وہ اپنی زندگی کو روشن بنالیتا ہے اور پھر اس روشنی کو دوسروں تک پہنچانے میں مصروف ہو جاتا ہے' وہ اپنی ذات کے علاوہ دوسرے بے شمار انسانوں کو بھی بہتر زندگی گزارنے کا سلیقہ اور قرینہ عطا کرتا ہے اور پھر جو لوگ ان سے فیض حاصل کرتے ہیں ان کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے' غور کیجیے کہ ایک اچھے استاد اور ایک اچھے معلم سے نہ معلوم کتنے دلوں کو روشنی ملتی ہے' کتنے لوگ راہ یاب ہوتے ہیں اور کتنے بھولے بھٹکے صحیح منزل کی طرف رواں دواں ہو جاتے ہیں گویا کہ اچھا استاد آسمان علم کا جگمگاتا ہوا ماہتاب ہے' رب کائنات بھی اصحاب علم کے درجات کو اس طرح بلند فرماتا ہے۔

﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلہ:11)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جنہیں علم سے نوازا گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا"۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل علم کا یہ مرتبہ اور مقام کیوں ہے؟ اس لیے کہ وہ نور معرفت سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی راستہ دکھاتے ہیں سچ تو یہ ہے کہ علم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہی کے ذریعہ دلوں میں خوف و خشیت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا﴾ (فاطر:28)

"بلاشبہ اللہ کے بندوں میں سے اس سے ڈرنے والے وہی ہیں جو علم رکھنے والے ہیں"۔

حصول علم اور خدمت علم کی راہ ایسا صدقہ جاریہ ہے کہ جس کا اجر و ثواب زندگی کے خاتمہ کے بعد بھی قائم و دائم رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ کسی استاد کے شاگردوں میں سے کئی ہونہار طلباء آئندہ فریضہ تدریس سر انجام دینے لگتے ہیں۔ اور یہ سلسلہ لامتناہی ہوتا ہے اس حدیث مبارکہ پر غور کیجیے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ انسان کے مرتے ہی اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں' لیکن تین چیزیں باقی رہتی ہیں ایک تو وہ صدقہ و خیرات جس کا فائدہ جاری رہے (جیسا کہ کوئی شفاخانہ تعمیر کروادیا' مدرسہ بنوا دیا وغیرہ) دوسرے وہ علم جس سے آئندہ بھی مخلوق کو فائدہ پہنچتا رہے اور تیسرے نیک اولاد جو والدین کے لیے دعائے خیر کرتی رہے۔ (مسلم)

جناب رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء اور معلم انسانیت ہیں' صحابہ کرامؓ کی ایک کثیر تعداد نے آپ سے فیض حاصل کیا اور پھر صحابہؓ سے تابعین نے اور پھر تبع تابعین اور ان سے اسلاف نے اور آج تک یہ فیض جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔ غور کیجیے کہ آپ ﷺ کے نامہ اعمال میں ان گنت نیکیاں جاری ہیں اور پھر درجہ بدرجہ جن جن لوگوں نے علم کی راہ میں خدمت سر انجام دیں ہیں وہ اجر و ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔

معلم یا استاد اپنے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے اتنا بلند ہے کہ زمین و آسمان کی بہت سی مخلوق اس کے حق میں دعائے خیر کرتی ہے۔ اس حدیث مبارکہ کو پڑھیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر ہے اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے اور آسمان و زمین والے حتی کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں، مچھلیاں پانی میں، بھلائی کی تعلیم دینے والوں کے لیے دعائیں کرتی ہیں (ان کے لیے جو لوگوں کو نفع بخش علوم سکھاتے ہیں)

اللہ اکبر! یہ اتنا بڑا اعزاز کن لوگوں کو نصیب ہو رہا ہے، وہ لوگ جو کبھی علم سے سیر نہیں ہوتے اور جن کی زندگیوں کا نصب العین دوسروں کو چشمہ علم سے سیراب کرنا ہوتا ہے۔

(العلم نور)

"علم روشنی ہے اور علماء روشنی کے مینار ہیں جو اندھیرے میں بھی چمکتے ہیں"۔

عبید اللہ بن ابی جعفر کہا کرتے تھے "علماء دنیا کے لیے روشنی کا مینارہ ہیں، ان سے وہ نور پھوٹتا ہے، جس سے گمراہ ہدایت پاتے ہیں" (العلم والعلماء علامہ ابن عبد البر)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ لڑکوں کو پڑھتے دیکھتے تو فرماتے "شاباش! تم حکمت کے سرچشمے ہو، تاریکی میں روشنی ہو، تمہارے کپڑے پھٹے پرانے ہیں، مگر دل تر و تازہ ہیں، تم علم کے لیے گھروں میں قید ہوئے ہو مگر تم ہی قوم کے مہکنے والے پھول ہو"۔

(العلم والعلماء)

لقمان حکیم سے پوچھا گیا سب سے افضل کون ہے؟ کہا "مومن عالم" اس کے پاس ہمیشہ بھلائی ملتی ہے،

اسلاف میں علماء کی قدر و منزلت حکام وقت سے بڑھ کر ہوتی تھی۔ ذرا اس واقعہ کو پڑھیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجاج بن یوسف (گورنر) نے خالد بن صفوان سے پوچھا "بصرے کا سردار کون ہے؟" خالد نے جواب دیا "حسن" حجاج نے تعجب سے کہا "یہ کیونکر ممکن ہے؟ حسن تو غلاموں کی اولاد ہے"۔ خالد نے کہا "حسن اس لیے سردار ہیں کہ لوگ اپنے دین میں ان کے محتاج ہیں اور وہ ان کی دنیا میں کسی کے محتاج نہیں' واللہ میں نے بصرے میں کسی عزت دار کو نہیں دیکھا جو حسن کے حلقے میں پہنچنے کی کوشش نہ کرتا ہو' سب کو ان کا وعظ سننے اور ان سے علم حاصل کرنے کی آرزو رہتی ہے"۔ یہ سن کر حجاج نے کہا "واللہ یہی سرداری ہے"۔ (ایضاً)

حصول علم کے لیے طالب علم کا اپنے استاد کے سامنے مودب ہونا اور دل و جان سے ان کی عزت و احترام کرنا انتہائی ضروری ہے مشہور مقولہ ہے "باادب بامراد" "بے ادب بے مراد" ہمارے اسلاف کو میدان علم میں جو عزت و عظمت ملی اس کی وجہ یہی تھی کہ ان کے دل میں اساتذہ کرام کا بے حد ادب واحترام تھا یہاں تک کہ حاکم وقت کی اولاد بھی انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔

اسلامی قلمرو کا مشہور بادشاہ ہارون الرشید اپنے زمانہ کے جید عالم امام اصمعیؒ کا بڑا قدردان تھا' ہارون خود بھی صاحب علم تھا اور علماء کی عزت و وقار اس کے دل میں تھا' اس نے اپنے بیٹوں کو بھی زیور علم سے آراستہ کرنے کی بھرپور کوشش کی' چنانچہ اس نے مامون الرشید کو علم و ادب کی تعلیم کے لیے امام اصمعیؒ کے سپرد کر دیا اور یہ سمجھ کر کہ مامون آئندہ چلکر ایک حکمران بننے والا ہے اصمعی نے اسے دین و دنیا کے تمام ضروری علوم و آداب سے روشناس کرانا شروع کیا' امام صاحب نے تعلیم کے ساتھ ساتھ مامون کی تربیت پر بھی کافی زور دیا اس لیے کہ تعلیم بغیر صحیح تربیت کے بے برگ و بار اور بے اثر ہوا کرتی ہے' اتفاقاً ایک دن ہارون کے دل میں خیال آیا کہ مامون

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھنا چاہیے' وہ سیدھا اصمعیؒ کی قیام گاہ کی طرف گیا' وہاں کیا دیکھا کہ امام اصمعیؒ اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے' یہ دیکھ کر ہارون کا چہرہ متغیر ہو گیا اور سخت ناراضگی کی کیفیت اس پر طاری ہو گئی' اصمعی نے سمجھا کہ چونکہ میں شہزادے سے خدمت لے رہا ہوں شاید یہ بات خلیفہ ہارون الرشید کو ناگوار گزری ہے اور شہزادہ پھر بھی شہزادہ ہی ہوتا ہے ہارون سخت برہمی کی حالت میں بولا" حضرت میں نے تو شہزادے کو اس لیے آپ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ آپ اسے ادب سکھائیں گے مگر یہاں تو صورت حال ہی کچھ اور ہے" اب اصمعیؒ کا شک یقین میں بدل گیا اور وہ سمجھ گئے کہ شہزادے سے خدمت لینا ہارون الرشید کو ناگوار گزرا ہے انہوں نے کہا کہ "خلیفہ! میں نے علم سکھانے اور تربیت کرنے میں کسی قسم کی کوتاہی تو نہیں برتی ہے' آپ کو شکایت کیا ہے؟" خلیفہ نے کہا" امام! آپ اپنے ہاتھ سے اپنا پاؤں دھو رہے ہیں اور شہزادہ پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے' آپ نے شہزادے کو یہ حکم کیوں نہ دیا کہ ایک ہاتھ سے وہ آپ کا پاؤں دھوئے اور دوسرے ہاتھ سے پانی انڈیلے' علم اللہ کا نور ہے یہ بغیر استاد کی اطاعت' اس کی خیر خواہی' احترام اور خدمت کے حاصل نہیں ہو سکتا' مہربانی فرما کر آئندہ آپ شہزادے سے خدمت لینے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ فرمائیں"۔ استاد کے ادب اور خدمت کی وجہ سے یہی مامون آگے چل کر افق اقتدار پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکا اور اس کے علم و فراست کا بڑے بڑے علماء کو اعتراف کرنا پڑا۔

(روشنی مولانا محمد متین ہاشمی)

اس واقعہ سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حکام وقت اگر علم اور اہل علم کی ٹھیک سرپرستی کریں تو اس میدان میں بڑی اصلاح ہو سکتی ہے' لوگوں میں صحیح شعور بیدار کیا جا سکتا ہے اور ان کی تعلیم و تربیت درست خطوط پر کی جا سکتی ہے اور اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

طرح وہ ذمہ دار، محنتی، جفاکش اور باکردار شہری بن سکتے ہیں۔

ان گنت جانی ومالی قربانیوں سے حصول وطن کا مقصد یہی تھا کہ ہم اپنے مضبوط نظام تعلیم کا اجرا کریں گے جو ہماری تہذیب وثقافت کا آئینہ دار ہوگا' ہمارے نوجوان مضبوط تعلیم اور ٹھوس کردار کے مالک ہونگے اور پاکستان کو دنیا میں صف اول میں لا کھڑا کریں گے۔

مگر کیا کہیے کہ ہم ابھی تک دور غلامی کے نظام تعلیم کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں' تربیت کا خانہ یکسر خالی پڑا ہے بلکہ ٹی وی کی عریانی وبے حیائی سے زبردست روبانحطاط ہے' تعلیمی اداروں کے ماحول میں کوئی نظم وضبط اور اخلاقیات کی طرف قطعی کوئی توجہ نہیں ہے۔ ہمارے امتحانی مراکز میں کیا ہورہا ہے؟ ابھی پچھلے دنوں گوجرہ میں معزز استاد کے ساتھ کیا ہوا کہ طلباء کو نقل سے روکنے پر اسے جان سے ہاتھ دھونے پڑے' کیاہماری اخلاقی حالت اس قدر گر چکی ہے؟ کیا ہماری حکومت قومی سلامتی اور اس کے استحکام کو پیش نظر رکھتے ہوئے نظام تعلیم' ذرائع ابلاغ' احترام استاد' اور اخلاقیات پر توجہ دے گی؟

رب زدنی علما

اے میرے رب! زیادہ کر میرا علم (سورہ طہ : 114)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چند جامع نصیحتیں

حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس کے بعد ایک طویل حدیث بیان کی' اسی سلسلہ کلام میں ابوذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا حضور ﷺ! مجھے کچھ نصیحت فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ "تقویٰ اختیار کرو کہ اس سے تمام معاملات سنور جائیں گے" میں نے عرض کیا مجھے کچھ اور نصیحت فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ "تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کیا کرو کہ اس سے تمہاری یاد آسمان پر ہو گی اور زمین تمہارے لیے بقعہ نور بن جائے گی"۔ میں نے عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "کم بولنے اور خاموش رہنے کی عادت ڈالو کیونکہ یہ بات شیطان کو دفع کرنے والی اور دین کے معاملہ میں تم کو مدد دینے والی ہے"۔ ابوذرؓ نے عرض کیا کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "زیادہ ہنسنا چھوڑ دو کیونکہ یہ عادت دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور زائل ہو جاتا ہے"۔ ابوذرؓ نے مزید درخواست کی تو فرمایا "ہمیشہ حق و صداقت کا بول بولو اگرچہ وہ لوگوں کے لیے ناخوشگوار اور کڑواہی کیوں نہ ہو"۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ میں نے کچھ مزید تمنا کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا "اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرو"۔ ابوذرؓ کا شوق طلب بڑھا اور عرض کیا کچھ اور فرمایئے۔ تو جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اپنے نفس پر نگاہ رکھتے ہوئے دوسروں کی عیب جوئی سے رُکے رہو"۔

(رواہ امام بیہقی فی شعب الایمان)

غور کیجیے تو معلوم ہو گا کہ زندگی کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کے لیے یہ انمول اور جامع نصیحتیں آبِ زر سے لکھے جانے کے قابل ہیں اور حرزِ جاں بنایئے تو دنیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

و آخرت کی کامیابیاں اپنے دامن میں سمیٹ لیجیے' مزید غور کیجیے تو دنیا اور اس کے تمام خزانے ان کے مقابلے میں ہیچ نظر آئیں گے۔ آیئے تھوڑی سی تحقیقی نظر ان پر ڈالیں۔

1: جناب رسول اللہ ﷺ نے پہلی نصیحت اپنے پیارے صحابی ابوذرؓ کو یہ فرمائی کہ تقویٰ اختیار کرو کہ اس سے تمام اعمال سنورتے اور زینت پاتے ہیں دراصل نفس کو ہر اس چیز سے بچانے کا نام تقویٰ ہے جو گناہ کا موجب ہو۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ نے عالم و فاضل صحابی سیدنا کعبؓ سے تقویٰ کی حقیقت دریافت فرمائی تو انہوں نے عرض کیا" امیر المومنین! کبھی آپ کو خاردار راستے سے گزرنے کا اتفاق ہوا؟ فرمایا ہاں! پوچھا تو آپ نے کیا کیا؟ فرمایا کہ میں نے اپنے کپڑوں کو سمیٹا اور احتیاط سے بچ بچا کر نکل گیا۔ عرض کیا اسی کا نام تقویٰ ہے۔

گویا بندہ مومن اس دنیا سے کنارہ کش ہو کر غاروں اور پہاڑوں میں نہیں چلا جاتا بلکہ انہیں آبادیوں اور بستیوں میں رہتے ہوئے برائیوں اور بدیوں سے اپنے دامن کو بچائے رکھتا ہے۔ قرآن حکیم ایسے بندوں کی تعریف ان الفاظ میں کرتا ہے۔

﴿وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا﴾ (الفرقان:72)

"جب کسی لغو کام پر گزر ہو تو وقار سے گزر جاتے ہیں"۔

اور یہی عظمت اور خوبی کی بات ہے' تقویٰ تمام اعمال کی روح اور اسلامی تعلیمات کا نچوڑ ہے' سید سلیمان ندوی رقمطراز ہیں:

"اگر محمد رسول اللہ ﷺ کی تمام تعلیمات کا خلاصہ ہم صرف ایک لفظ میں بیان کرنا چاہیں تو ہم اس کو تقویٰ سے ادا کر سکتے ہیں۔ اسلام کی ہر تعلیم کا مقصد اپنے ہر عمل کے قالب میں اسی تقویٰ کی روح پیدا کرنا ہے۔ (سیرت النبیؐ جلد پنجم)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ قرآن حکیم میں تقویٰ کاذکر کئی مقامات پر ہوا ہے تاہم چند آیات کاذکر کرتا ہوں۔

سورۃ بقرہ کے آغاز میں یہ بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب ہدایت ان لوگوں کے لیے روشنی کا سروسامان مہیا کرتی ہے جو فی الحقیقت کسی سچائی کے طلب گار ہیں۔

﴿ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ﴾ (البقرہ:2)

"یہ کتاب ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔اس میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہدایت ہے"۔

تمام عبادات کی غرض وغایت تقویٰ کا حصول ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ (البقرہ:21)

"اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور تم سے پہلے لوگوں کو بھی تاکہ تم متقی بن سکو"۔

اسلام کا تمام اخلاقی نظام بھی اسی تقویٰ کی بنیاد پر قائم ہے۔

﴿وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ﴾ (البقرہ:224)

"اور تقویٰ اختیار کرتے ہوئے لوگوں کے درمیان صلح وصفائی کراؤ"۔

عدلیہ کی بھلائی اور مضبوطی صرف تقویٰ پر ہے۔

﴿اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ﴾ (المائدہ:8)

"عدل کیا کرو، یہی بات تقویٰ کے قریب تر ہے"۔

آخرت کی کامیابی کی نوید اہل تقویٰ کو سنائی گئی۔

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ﴾ (القلم:34)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بے شک متقین کے لیے ان کے رب کے ہاں نعمتوں والی جنتیں ہیں"۔

بزرگی و برتری کا معیار مال و دولت نہیں بلکہ تقویٰ اور پرہیز گاری ہے اور یہ وہ عالمگیر اُصول ہے کہ جس کا حصول غریب سے غریب مسلمان کے لیے بھی آسان ہے۔

ارشاد ہوا

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:13)

"(قوم اور برادری کی تقسیم تو صرف پہچان کے لیے ہے اصل حقیقت تو یہ ہے) کہ تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ترین وہی ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہے"۔

یہ بات واضح رہے کہ ہر اچھے کام کرنے اور برائی سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ضمیر کا احساس بیدار اور دل میں خیر و شر کی تمیز کے لیے خلش ہو۔ یہ تقویٰ ہے۔

(سیرت النبیؐ۔ سید سلیمان ندوی)

تقویٰ کا مرکز دل ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا:

(التقوى ههنا) (مسلم۔ بحوالہ سیرت النبیؐ)

"تقویٰ یہاں (دل) میں ہے"۔

اس لیے دل کے سدھار کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے اور اس کی اصلاح پر تمام جسم کی اصلاح ہے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل اور پیہم دعا مانگنی چاہیے۔

(اللَّهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا)

"اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ کی دولت نصیب فرمایا اس کا تزکیہ فرما دے تو بہترین تزکیہ فرمانے والا ہے تو ہی اس کا کارساز اور تو ہی اس کا نگہبان ہے"۔

2: دوسری نصیحت رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ کو یہ فرمائی کہ قرآن حکیم کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر کیا کرو کہ اس سے تمہاری یاد آسمان پر ہوگی اور زمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تمہارے لیے بقعہ نور بن جائے گی۔

تدبر و تفکر سے تلاوت قرآن سے بندہ مومن خالق و مالک کے احکام معلوم کرتا ہے اور اٹھتے بیٹھتے' چلتے پھرتے اللہ تعالیٰ کی یاد اسے شیطانی مکر و فریب سے محفوظ رکھتی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ قرآن حکیم کو تدبر سے پڑھیے۔

﴿وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا﴾ (المزمل:4)

"اور قرآن حکیم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجیے"۔

اس سے مراد نہ صرف صحت لفظی ہے بلکہ معنی پر غور و فکر بھی ہے۔

﴿إِنَّا أَنزَلْنَاهُ قُرْآنًا عَرَبِيًّا لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾ (یوسف:2)

"ہم نے قرآن کو عربی میں نازل کیا تاکہ تم سمجھ سکو(اس کی ہر بات نکھری ہوئی ہے)"۔

یہ نہایت ہی آسان' عام فہم' دلنشین اور حکمت سے لبریز کتاب ہے۔

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِن مُّدَّكِرٍ﴾ (القمر:32)

"اور ہم نے قرآن کو نصیحت کے لیے آسان بنایا ہے پھر ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا"۔

یہ دنیا اور اس کے تمام خزانوں سے بڑھ کر قیمتی دولت ہے۔ یہ نسل انسانی کے لیے کتاب ہدایت' امراض قلوب کے لیے شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُم مَّوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ☆ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ﴾ (یونس:57,58)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے (یہ کتاب) نصیحت آچکی ہے۔ یہ دلوں کے امراض کی شفا ہے اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ یہ اللہ کے فضل اور اس کی مہربانی سے (نازل کردہ ہے) لہٰذا انہیں اس پر خوش ہونا چاہیے (کہ نعمت عظیم سے انہیں نوازا گیا ہے) یہ اس سے کہیں بہتر ہے جو وہ (دنیا کا مال ومتاع) جمع کر رہے ہیں"۔

اس چشمہ صافی سے فیض یاب ہونے کے لیے طہارتِ قلب' پاکیزگی جسم ولباس' دل میں خشوع وخضوع اور اخلاص لازمی شروط ہیں اور صبح کے وقت اس کی تلاوت کے عجیب وغریب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لیے نماز فجر میں قرأت کو طویل کرنیکا حکم ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ (بنی اسرائیل:78)

"اور فجر کے وقت قرآن (پڑھیے) بلاشبہ بوقت فجر قرآن پڑھنے میں ذوق حضوری کا شہود ہوتا ہے"۔

صبح کے وقت کے علاوہ کسی وقت بھی قرآن کی تلاوت اور اس پر تدبر حصول رحمت وبرکت سے خالی نہیں ہے یہاں تک کہ بندہ عاجز رب کریم کے حضور دعا ومناجات کے وقت بھی تلاوت میں مشغول رہتا ہے تو اس کا انعام رحمٰن ورحیم کی طرف سے اس طرح ملتا ہے۔

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "رب تعالیٰ کا فرمان ہے جسے میرے حضور مانگنے سے قرآن مشغول رکھے تو میں اسے دوسرے مانگنے والوں سے کہیں زیادہ عطا کرتا ہوں (وہ یقیناً ہماری آرزوؤں اور تمناؤں سے باخبر ہے)"۔ (رواۃ ترمذی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قرآن فہمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی مدد تلاش کیجیے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿الرَّحْمٰنُ☆عَلَّمَ الْقُرْآنَ﴾ (الرحمٰن:1,2)

"الرحمٰن (انتہائی مہربان ہے اور رسول اللہ ﷺ پر قرآن کا نزول اس کی رحمت اور مہربانی کا نتیجہ ہے) اسی نے آپ کو قرآن سکھلایا"۔

ہر مسلمان قاری کے لیے ضروری ہے کہ تلاوت کرتے وقت رب کریم سے فہم وبصیرت کا طلبگار ہو اور اس نیت کے ساتھ پڑھے کہ نہ صرف وہ خود اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوگا بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچائے گا اور اس کے احکام کو نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔

ان جامع نصیحتوں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے متعلق بھی ارشاد ہوا، یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد کی بہترین صورت نماز ہے۔

﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طٰہ:14)

"اور میری یاد کے لیے نماز پڑھا کرو"۔

قرآن حکیم کی تلاوت اور اس پر تدبر بھی اس کا ہی ذکر ہے، فرمایا

﴿وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ﴾ (النحل:44)

"اور آپ (ﷺ) کی طرف یہ ذکر (قرآن) اس لیے نازل کیا گیا تاکہ آپ لوگوں کو واضح طور پر بتادیں کہ جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے (کہیں احادیث مبارکہ سے بھی قرآن کا مفہوم سمجھا جاتا ہے) تاکہ وہ غور و فکر کریں"۔

اور پھر چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے بھی اسی خالق و مالک کی یاد سے زبانیں تر رہنی چاہئیں۔ نیک بندوں کے بارے میں فرمایا گیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ﴾ (آل عمران: 191)

"جو اٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے ہیں"۔

آپ ہوائی جہاز یا بس میں سفر کر رہے ہوں تو اپنی سیٹ پر سبحان اللہ' الحمد للہ' اللہ اکبر' لا الہ الا اللہ کا ورد کرتے جائیے (میرا اللہ ہر عیب و نقص سے پاک ہے' اللہ ہی کے لیے ہر تعریف اور شکر ہے' اللہ ہی سب سے بڑا ہے' اللہ کے سوا کوئی حاجت روا اور مشکل کشا نہیں ہے)۔

امام بخاری رحمۃ اللہ نے صحیح بخاری کا اختتام اس حدیث مبارکہ سے کیا ہے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

(كلمتان حبيبتان الى الرحمن خفيفتان على اللسان ثقيلتان فى الميزان سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم)

"رحمٰن کو دو کلمات بہت پسند ہیں جو زبان پر تو ہلکے پھلکے ہیں اور ترازو میں (جس میں اعمال تولے جائیں گے) بڑے وزنی ہیں' وہ سبحان اللہ وبحمدہ اور سبحان اللہ العظیم ہیں (اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب و نقص سے اپنی حمد و ثنا کے ساتھ) اور اللہ تعالیٰ پاک ہے ہر عیب و نقص سے اپنی عظمت و بزرگی کے ساتھ)

ایک زمانہ وہ تھا کہ صبح کے وقت مسلمانوں کے گلی کوچوں سے گزرتے ہوئے قرآن حکیم کی دلنواز' شیریں تلاوت سے فضا مہک اٹھتی تھی' اس وقت ان میں اخلاقی قدریں موجود تھیں' آپس میں محبت و مروت کے پھول کھلتے تھے' آج کل انہی گلی کوچوں سے گزر جائیے' ہر طرف سناٹا چھایا ہوتا ہے' رات دیر تک ٹی وی دیکھنے والے دن چڑھے تک خواب خرگوش میں محو رہتے ہیں' قرآن سے غافل ہوئے تو شرم و حیا سے بھی خالی ہوئے اور گھر گھر لڑائی جھگڑے پیدا ہو چکے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک وقت وہ تھا کہ والدین بچوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے' بچے جب تک ناظرہ قرآن نہ پڑھ لیتے اور نماز کے پابند نہ ہو جاتے انہیں سکول میں داخل نہ کرایا جاتا تھا اب والدین بچوں کی پیدائش سے پہلے ہی انگریزی سکولوں میں ان کے نام درج کرا دیتے ہیں۔ انگریزی تعلیم دلوا کر اور بھاری بھرکم فیس ادا کر کے باعث عزت سمجھتے ہیں۔

نوجوان نسل کا حال یہ ہے کہ اکثر قرآن سے نابلد' دین سے بے خبر' اخلاق سے تہی دامن اور احسان و مروت سے ناآشنا ہے۔ ہاں ہاں! کھیل کود کی رسیا' بے ہودہ ناول اور لچر قسم کے ڈائجسٹ پڑھنے کے لیے ان کے پاس وقت اور فرصت ہے مگر قرآن وحدیث پڑھنے کا نہ تو شوق اور نہ ہی فرصت۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ کس کا قصور ؟اس میں حکومت' والدین' اساتذہ اور سرپرست سب ذمہ دار ہیں' تربیت کا کہیں سے بھی سروسامان نہیں ہے۔ پاکستان کے گذشتہ باون سال میں سیاسی میدان جوڑ توڑ کا اکھاڑا بنا رہا افسوس کہ آنے والی نسل کی روحانی' تعلیمی' اخلاقی اور تربیتی آبیاری نہ ہو سکی۔ سیاسی پارٹیاں محض اپنے مفاد کے لیے قوم کو چرب زبانی سے دھوکہ دیتی رہیں اور ووٹ حاصل کرتی رہیں اور حال یہ ہے کہ اب تک اسلام کا مصفی اور پاکیزہ قانون ملک میں جاری وساری نہ ہو سکا' ظاہر ہے کہ جس ملک کا کوئی واضح اور مضبوط قانون نہ ہو وہاں تمام شعبہ ہائے زندگی مفلوج ہو کر رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں اتفاق پیدا فرمادے شاید آئندہ تبدیلی کی کوئی صورت نکل آئے۔

3: رسول اللہ ﷺ نے ابوذرؓ کو پھر خاموشی اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی اس لیے کہ زبان کی لغزشیں بسااوقات انسان کو قعر مذلت میں گرا دیتی ہیں۔ شیطان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے کہ جھوٹ 'غیبت' بہتان اور گالی گلوچ سے یہ انسان اپنے لیے جہنم تیار کر لے اور اس کی معاشرتی زندگی دھندلا جائے۔ دنیا میں جس قدر شر اور فساد رونما ہوئے ہیں اس کا آغاز زبان درازی سے ہوا ہے اور یہی دست درازی کا باعث بنی ہے۔ اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے امتیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

(من كان يومن بالله واليوم الاخر فليقل خيرا اوليصمت)

"جو کوئی اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے چاہیے کہ وہ نیک بات کہے وگرنہ خاموش رہے' اور یہ بھی آپ ﷺ نے فرمایا

(من صمت نجا)

"جو چپ رہا وہ نجات پا گیا"۔

4: اس کے بعد آپ ﷺ نے زیادہ نہ ہنسنے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس سے دل مردہ اور چہرہ بے نور ہو جاتا ہے۔

یہ حقیقت بھی ہے کہ زیادہ ہنسی مذاق فکر و شعور کو کمزور کر دیتا ہے اور انسان پر اتنی غفلت طاری ہوتی ہے کہ زندگی میں وہ کوئی مفید اور مثبت کام سرانجام نہیں دے پاتا۔ قرآن حکیم سرکش اور منکر لوگوں کا ذکر اس طرح کرتا ہے۔

﴿أَفَمِنْ هَذَا الْحَدِيثِ تَعْجَبُونَ☆وَتَضْحَكُونَ وَلَا تَبْكُونَ﴾(النجم:59,60)

"کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ (عذاب قیامت سے) اور ہنستے ہو (مگر) روتے نہیں"۔

جبکہ مومنین اور صالحین کی صفت قرآن اس طرح بیان کرتا ہے۔

﴿وَيَخِرُّونَ لِلْأَذْقَانِ يَبْكُونَ وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا﴾ (بنی اسرائیل:109)

"اور وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں اور روتے جاتے ہیں اور اس سے ان میں اور زیادہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عاجزی پیدا ہوتی ہے"۔

5: رسول اللہ ﷺ کی اگلی نصیحت یہ تھی کہ ہمیشہ حق اور سچی بات کہو اگرچہ وہ لوگوں کے لیے ناخوشگوار اور کڑوی ہو۔

اہل حق کے قافلے کے سامنے زندگی کا ارفع واعلیٰ واضح اور شفاف نصب العین ہوتا ہے اور ان کی زندگی اسی وجہ سے قیمت پاتی ہے' قرآن اہل قافلہ کی اس طرح منزل متعین کرتا ہے۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ﴾(التوبہ:119)

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور راستبازوں کے ساتھ رہو"۔

6: آنحضرت ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروانہ کرو' یہ سچ ہے کہ بندہ مومن کی زندگی کا ہر سانس اور ہر کوشش اپنے رب تعالیٰ کی عظمت وکبریائی بلند کرنے کے لیے وقف ہوتی ہے۔

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ☆لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الانعام:162,163)

"آپ ان سے کہیے کہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں اولین فرمانبردار ہوں"۔

اس لیے بندہ مومن ڈنکے کی چوٹ کلمہ حق بلند کرتا ہے اور برملا توحید کا اعلان کرتا اور اللہ کی راہ میں ہر جانی ومالی قربانی دینے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے' اس کے لیے زندگی پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں سے عبارت ہوتی ہے۔

﴿يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ﴾(المائدہ:54)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے"۔

7: اس سلسلہ کلام میں رسول اللہ ﷺ نے آخری نصیحت ابوذر ؓ کو یہ فرمائی کہ اپنے عیوب اور خطاؤں پر نگاہ رکھو نہ کہ دوسروں کی عیب جوئی میں لگے رہو"۔

حقیقت تو یہی ہے کہ احتساب نفس ہی اصلاح نفس کا بہترین نسخہ ہے۔ انسان کی یہ بہت بڑی بھول ہے کہ اسے اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسروں کی آنکھ میں تنکے کو بھی ٹٹول لیتا ہے' اسلام کی زریں تعلیمات میں سے یہ بھی ہے کہ پہلے اپنی فکر کرو' کوئی شخص دوسروں کی اصلاح ہرگز نہیں کر سکتا جبکہ وہ خود ہی قابل اصلاح ہو' ارشاد ہوتا ہے

﴿أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنسَوْنَ أَنفُسَكُمْ﴾ (البقرہ:44)

"تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو"۔

علماء یہود کا یہی کردار تھا۔ اہل ایمان کو نصیحت کی جا رہی ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ (المائدہ:105)

"اے ایمان والو! تمہیں اپنی فکر کرنا لازم ہے جب تم خود ہدایت پر رہو گے تو کسی کی گمراہی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان جامع نصیحتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ

لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حسد سے بچو

انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے جسم عطا کیا اور اس میں روح پھونکی۔ اس روح کی طاقت سے وہ چلتا پھرتا اور کام کاج کرتا ہے اور جب وہ روح کھینچ لیتا ہے تو اس جسم کو سپرد خاک کر دیا جاتا ہے۔

جس طرح انسان جسمانی امراض کا شکار ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی امراض میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ مثلاً آنکھ' کان' سر اور پیٹ درد جسمانی امراض ہیں تو حسد' بغض' بخل و جھوٹ وغیرہ روحانی امراض ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو فہم و فراست اور علم و حکمت سے نوازا ہے' اس نے جسمانی امراض کے لیے ادویات کی تحقیق و جستجو کی' سرجری اور جراحی میں سعی اور کوشش سے مہارت حاصل کی تو شافی مطلق نے ان کے لیے ان میں شفا اور صحت یابی کا سروسامان پیدا کر دیا' اسی طرح روحانی امراض کے لیے انبیاء کرام کے ذریعہ انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دی اور چشمہ علم سے سیراب کیا تو ان کی روح کو نکھارنے کا انتظام کر دیا۔

﴿يَاأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَتْكُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (یونس:57)

''لوگو! تمہارے رب کی طرف سے یہ کتاب نصیحت آچکی یہ دلوں کے امراض کی شفا اور مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے''۔

روح اور جسم کا چولی دامن کا سا تعلق ہے' روح کا ...

ہے اور جسمانی صحت روح کو پھلنے پھولنے کا ...

حسد و بغض کی آگ میں جلتا رہتا ہے وہ ...

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اطباء کے نزدیک خوشی حصول صحت کے لیے از بس ضروری ہے' اور صحت مند شخص ہی دوسروں سے احسان و مروّت' دستگیری اور تعاون سے اپنی خوشیوں میں اضافہ کر کے اپنی صحت کو بحال رکھ سکتا ہے۔ رُوحانی امراض میں حسد انتہائی مہلک مرض ہے'

حسد کیا ہے؟

مولانا محمد حنیف ندوی صاحب لکھتے ہیں!

"(حسد) زوال نعمت کی آرزو' یعنی کسی کے عہدہ و منصب یا دولت و مروت کے بارے میں یہ چاہنا کہ اس سے محروم ہو جائے اور پھر اس کے لیے باقاعدہ سازش' تدبیر اور جتن کرنا' اس کے مقابلے میں "غبطۃ" کا لفظ ہے جس کے معنی رشک کرنے کے ہیں' رشک اور حسد میں نفسیاتی فرق یہ ہے کہ حاسد تو دوسروں کی آسودہ حالی و کامیابی پر کڑھتا ہے اور غابط خوش ہوتا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ وہ بھی ان کامرانیوں سے بہرہ مند ہو جائے"۔ (لسان القرآن جلد دوئم)

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(ایاکم والحسدفان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب اوقال العشب) (ابوداؤد)

"حسد سے بچو حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے یا فرمایا خشک گھاس کو"۔

غبطۃ (رشک) اگرچہ مباح اور جائز ہے مگر دو باتوں پر اسے سراہا گیا ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(لاحسد الافی اثنتین رجل آتاہ اللہ مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل اتاہ اللہ حکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا) (متفق علیہ)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں' ایک وہ جسے اللہ نے مال و دولت سے نوازا ہے اور وہ اسے اللہ کی راہ میں لٹاتا ہے (غرباء و مساکین' یتامیٰ و بیوگان) کی خدمت کرتا ہے' دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے حکمت و بصیرت ودیعت فرمائی ہے اور وہ اس کے ذریعہ بہتر فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھلاتا ہے"۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایمان سے فکر و نظر کو طہارت نصیب ہوتی ہے' دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں' اعمال پاکیزہ اور نکھر جاتے ہیں۔ اور زندگی سدا بہار پھولوں کی طرح ترو تازہ رہتی ہے' بندہ مومن کی زندگی کے شب و روز رضائے الٰہی کے تابع بسر ہوتے ہیں' اس کی محبت اور عداوت' خوشی' غمی' سختی اور نرمی' پسند اور ناپسند محض اللہ کی رضا کے لیے ہوتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(من احب لله' وابغض لله' واعطى لله ومنع لله' فقد استكمل الايمان)

(ابوداؤد)

"جس نے اللہ ہی کے لیے محبت کی اور اللہ ہی کے لیے بغض رکھا اور اللہ ہی کے لیے عطا کیا اور اللہ ہی کے لیے روکا تو ایسے شخص نے ایمان کو مکمل کر لیا"۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے افرادِ امت کی تعلیم و تربیت اس طرح فرمائی!

(اذانظر احدكم الى من فضل عليه فى المال والخلق' فلينظر الى من هواسفل منه) (متفق علیہ)

"جب تم میں سے کوئی مال و دولت اور شکل و صورت میں اپنے سے بہتر شخص کو دیکھے تو اسے ہمیشہ اپنے سے بہتر پر نہیں بلکہ کم تر پر نگاہ رکھنی چاہیے"۔

اس سے حسد و بغض کی لہر ختم ہو جائے گی اور سپاس گزاری اور شکر گزاری کا جذبہ پیدا ہوگا' سعدی شیرازی گلستان میں لکھتے ہیں کہ دورانِ سفر ان کا جوتا ٹوٹ گیا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ برہنہ پا ہو گئے' اس وقت دل میں شکوہ و شکایت کی کیفیت پیدا ہو جانے لگی تھوڑے ہی فاصلہ پر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص پاؤں ہی سے محروم ہے' فوراً رب کریم کے حضور سجدہ ریز ہو گئے اور شکر بجالائے اور دل میں کہا "اگر جوتا نہیں تو چلنے کے لیے پاؤں تو سلامت ہیں"۔

اپنے بھائیوں کے ساتھ حسد و بغض رکھنے سے انہیں تو کیا نقصان پہنچتا ہے' حاسدین کے اپنے ہی ایمان کا چمن ویران ہونے لگتا ہے اور اس کے خوشنما پھول مرجھا جانے لگتے ہیں اور وہ خود ہی بلندیوں سے پستیوں کی طرف گرنے لگتے ہیں۔

حاسد تجھ پر حسد اگر کرتا ہے
کر صبر کہ وہ خود کاربد کرتا ہے
اپنی پستی کو کر رہا ہے محسوس
اور تری بلندیوں سے کد کرتا ہے

حسد و بغض اتنی ناپسند چیز ہے کہ رب کائنات نے مسلمانوں کو طہارتِ قلب کے لیے دعا سکھلا دی ہے اور تاکید کی کہ وہ اپنے ان بھائیوں کے لیے دعائے مغفرت طلب کریں جو ان سے پہلے ایمان میں سبقت لے گئے۔

﴿رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ﴾ (الحشر:10)

"اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لائے تھے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ان کے لیے ہمارے دلوں میں بغض و حسد نہ رہنے دے' اے ہمارے رب تو بڑا ہی مہربان اور رحم کرنے والا ہے"۔

اور پھر آپس میں بھائی چارے کو قائم و دائم رکھنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انتہائی مشفقانہ لب و لہجہ میں نصیحت فرمائی' عربی زبان کا ہر لفظ محبت کی چاشنی سے لبریز ہے۔

(لاتباغضوا' ولاتحاسدوا' ولاتدابروا ولا تقاطعوا وكونوا عبادالله اخوانا) (ریاض الصالحین)

''آپس کے بغض سے بچو' حسد سے دور رہو' دشمنیوں سے پرہیز کرو اور نہ ہی آپس کے تعلقات (دوستیاں اور رشتہ داریاں) توڑا کرو۔ تم سب مل کر اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو سہو''۔

حسد پیدا کرنے میں جہاں نفس امارہ' غلط خواہشات اور آرزوئیں' حرص' تکبر و غرور' دوسروں سے نفرت' جاہ پرستی اور ریاست طلبی کا ہاتھ ہے وہاں انسان کے ازلی وابدی دشمن شیطان کا بھی زبردست دخل ہے' وہ قوموں اور قبیلوں میں' ریاستوں اور ملکوں میں' آپس میں انسانوں کے درمیان' نہیں نہیں سگے اور حقیقی بھائیوں میں حسد و بغض کی چنگاریاں سلگاتا رہتا ہے جس سے نہ معلوم آج تک کتنی تباہیاں اور بربادیاں ہوئی ہیں اور یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ انسان نے محسن حقیقی رب کائنات کی تعلیمات کو نظر انداز کیا ہے اور وحی الٰہی کو فراموش کر ڈالا وگرنہ وہاں تو ہر قدم پر زریں ہدایات ملتی ہیں۔ اس نے اپنی کتاب جس کی آخری دو سورتوں (معوذتین) میں حاسدین کے شر اور فتنہ سے بچنے کے لیے جامع کلمات نازل فرما دیئے ہیں' مسلمانوں کے لیے لازم ہے کہ جہاں کتاب و سنت کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور خلوصِ دل سے ان کو حرز جاں بنائیں وہاں صبح و شام قرآن و حدیث کی دعاؤں اور معوذتین کا بغور ورد کریں' انہیں یقیناً بہت سی پریشانیوں سے نجات مل جائے گی۔

یاد رکھو حسد بُری خصلت ہے' کہیں اس کا شکار نہ ہو جانا' اپنے سے برتر کی طرف

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نہ دیکھو بلکہ اپنے سے کمتر پر نظر رکھو اس سے شکر کے جذبات پیدا ہوں گے' اگر تمہارے کسی پڑوسی کے پاس کار اور کوٹھی ہے تو کوئی ایسا بھی پڑوسی ہے جس کے پاس رہنے سہنے کے لیے اپنا مکان بھی نہیں ہے اور تم اچھے مکان میں رہتے ہو' کرائے کی تکلیف سے بچے ہوئے ہو' پھر تمہیں اللہ نے صحت و عافیت دے رکھی ہے تمہیں چاہیے کہ ہر حال میں مالکِ حقیقی کا شکر بجالاؤ۔

آج ہمارے معاشرے میں پھیلے ہوئے جرائم کے اسباب میں حسد و بغض بھی ایک بڑا اہم سبب اور بُری بیماری ہے' اس کی وجہ سے دوستوں اور رشتہ داروں میں دوری اور منافرت پیدا ہو چکی ہے۔ اہل علم میں تناؤ اور کھینچاؤ پیدا ہو چکا ہے' بہت سی معاشرتی بُرائیاں مثلاً رشوت' لوٹ مار' خیانت' اور دغا بازی اور راتوں رات کروڑ پتی بننے کی حرص اسی حسد نے جنم دی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قناعت پسندی' صبر و شکر' شرافت اور عزتِ نفس کا جذبہ غائب ہو چکا ہے' روحانی امراض ہمارے اخلاق کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں' کیا ہم اپنے ایمان و اخلاق کی حفاظت کے لیے اس طرف توجہ دیں گے' کہیں ایسا نہ ہو کہ اس غفلت پر ہم اپنی عاقبت کو خراب کر لیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں فہم و شعور کی دولت سے نوازے۔ آمین

ربنا هب لنا من ازواجنا وذرينا قرة اعين وجعلنا للمتقين اماما

اے ہمارے رب ہمیں اپنی اولاد اور بیویوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہمیں متقین کا امام بنا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زندگی گزارنے کا بلند تصور

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ میرے دونوں شانے پکڑے اور فرمایا" دنیا میں ایسے رہو گویا تم کوئی پردیسی یا راہ گیر ہو"......اور ابن عمرؓ کہا کرتے تھے "جب تم شام کر لو تو صبح کے انتظار میں نہ رہو اور جب تم صبح پالو تو شام کی اُمید نہ رکھو' بیماری آنے سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھالو اور موت آنے سے پہلے زندگی کو غنیمت جان لو"۔

ذرا تھوڑی دیر کے لیے ان مسافروں کی کیفیت کا جائزہ لیجیے جو پلیٹ فارم پر گاڑی کے انتظار میں کھڑے ہیں' جس سمت سے گاڑی آنی ہے نگاہیں بار بار ادھر کو اٹھتی ہیں' جونہی گاڑی کے آثار دکھائی دیتے ہیں دلوں کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور وہ جلدی جلدی اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیتے ہیں اور جیسے ہی گاڑی پلیٹ فارم پر آ کر رُکتی ہے ہر شخص تیزی اور پھرتی سے اس میں داخل ہوتا ہے اور اپنے لیے مناسب جگہ تلاش کرتا ہے' کوشش اور ہمت سے وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ بنالیتا ہے۔

اسی طرح اس اجنبی اور پردیسی کو دیکھیے جو اپنے وطن سے دُور دیارِ غیر میں تعلیم یا تجارت کی غرض سے گیا ہے' ماں باپ' بہن بھائیوں' بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کی جدائی اس پر شاق گزرتی ہے وہاں رہ کر وہ اپنے لیے کوئی لمبے چوڑے انتظامات نہیں کرتا ہے' ہر لمحہ اسے وطن کی یاد ستاتی ہے اور وہ یہی سوچتا ہے کہ وہ اپنے مشن اور مقصد سے فراغت کے بعد جلد از جلد وطن واپس پہنچے۔

پھر دیکھیے کہ آج ایک شخص صحت مند ہے' چاق و چوبند ہے ادھر اُدھر بھاگتا دوڑتا ہے' حصولِ دنیا میں بڑا مگن ہے مگر نیک اعمال سرانجام دینے میں غفلت کر رہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے...... مسلمان ہونے کے ناطے سے اس پر بڑی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں...... وہ پانچ وقت پڑوس کی مسجد سے "حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح" (آؤ نماز کی طرف' آؤ کامیابی کی طرف) کی آواز سنتا ہے مگر اپنے دل کو سمجھا کر کہ ابھی زندگی کا بڑا وقت پڑا ہے۔ اللہ کی پکار کو (کہ مؤذن اسی کی طرف سے فضا میں آواز بلند کرتا ہے) نظر انداز کر دیتا ہے۔ اس شخص کے پاس مال و دولت کے انبار ہیں جو اسے مالک الملک نے عطا کیے ہیں اس لیے نہیں کہ وہ انہیں سینت سینت کر رکھے' تجوریاں بھرے اور بینک بیلنس بنائے' خود تو عیش و عشرت میں زندگی گزارے اور غرباء و مساکین' یتامیٰ اور بیوگان' نادار اور بے کس لوگوں کا حصہ نکالنے کا قطعی روادار نہ ہو' اس پر حج کا فریضہ بھی تھا مگر یہ خیال کر کے اسے بھی ٹال دیتا ہے کہ ابھی عمر کا خاصہ حصہ باقی ہے اس پر رمضان کے روزے بھی فرض تھے مگر اس کی تن آسانیاں یہ صبر و مشقت برداشت کرنے کے لیے تیار نہیں۔ وہ اسی ادھیڑ بن میں رہتا ہے' اس وقت ہماری زبانوں سے آہ نکلتی ہے! اناللہ وانا الیہ راجعون" ارے وہ شخص تو کل ہمارے درمیان تھا' وہ تو بڑا صحت مند تھا' اسے کیا ہو گیا ہے...... اس کا دل فیل ہو گیا' وہ کار کے حادثہ میں چل بسا' ہوائی جہاز کا انجن ناکارہ ہو گیا اور جہاز پاش پاش ہو گیا۔ گاڑی مخالف سمت سے آنے والی گاڑی سے ٹکرا گئی اور اتنی جانیں ضائع ہو گئیں...... اس میں بوڑھے' بچے' خواتین و مرد سبھی قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور حقیقت تو یہ ہے۔

﴿فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ﴾ (النحل:61)

"پھر جب ان کی مدت آ جاتی ہے (زندگی کے دن پورے ہو جاتے ہیں) تو ایک گھڑی بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتی"۔

کسی عربی شاعر نے اس سچائی کو کتنے سبق آموز پیرایہ میں بیان کیا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِغْتَنَمْ فِی الفراغِ فضل رکوع
فَعسٰی اَنْ تَکُوْنَ مَوْتُكَ بَغْتَةً
کم صحیح رایتُ مِن غَیرِ سُقم
ذھبتْ نَفسهُ الصحِیُحة فلتةً

”فراغت کے وقت رکوع و سجود کو غنیمت خیال کر مبادا اچانک موت آ جائے کیونکہ میں نے اکثر لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ بغیر کسی بیماری کے اچھے بھلے تھے کہ ناگہاں ان کی جان جاتی رہی“۔

بندہ مومن کو بڑا ہوشیار اور چوکس رہ کر زندگی گزارنی چاہیے وہ دنیا کی چہل پہل میں رہتا ضرور ہے اور جنگلوں اور غاروں میں بسیرا نہیں کرتا ہے اس لیے کہ رہبانیت اس کے مزاج کے خلاف ہے' وہ اسی شور و شغب میں رہتے ہوئے بھی کلمہ حق کی صدا لگاتا ہے کہ دعوتِ حق کی ذمہ داری اس کے سپرد ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کبریائی و عظمت کا اعلان کرتا ہے' اس کی توحید کے گیت گاتا ہے' نیکیوں کی دعوت دیتا ہے اور برائیوں کو مٹاتا ہے' وہ حق حلال کی روزی بھی کماتا ہے اور اس لیے کھاتا پیتا ہے کہ غذا سے طاقت اور توانائی حاصل کر کے جسم و جان کو اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کے لیے لگا سکے' اس کے کھانے کا مقصد زندہ رہنے کے لیے ہے نہ کہ زندگی کو کھانے کا مقصد بنا لے

خوردن برائے زیستن نہ زیستن برائے خوردن

وہ زیب و زینت اور فخر و غرور کے لیے نہیں بلکہ گرمی اور سردی سے بچنے اور اپنا سر چھپانے کے لیے حسب ضرورت مکان بھی بنا لیتا ہے۔ اس کے پیش نظر اخلاق وایمان کے شاندار مہکتے ہوئے گلستانوں کی تعمیر ہوتی ہے نہ کہ سنگ و خشت کے بلند

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وبالا ایوانوں کی' وہ ہمہ وقت اپنے آپ کو رب کائنات کی عبادت اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں رکھتا ہے اور اس کی نگاہ ہمیشہ مقصد زندگی پر جمی رہتی ہے' جونہی آخرت کے سفر کا پیغام آتا ہے وہ لبیک کہتے ہوئے سفر آخرت کی گاڑی میں سوار ہو جاتا ہے اسے یہ مژدہ جانفزا سنایا جاتا ہے۔

﴿يَاأَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ☆ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً☆فَادْخُلِي فِي عِبَادِي☆وَادْخُلِي جَنَّتِي﴾ (الفجر:27-30)

"اے اطمینان پانے والی روح اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل' تو اس سے راضی' وہ تجھ سے راضی' تو میرے (ممتاز) بندوں میں داخل ہو جا اور میری بہشت میں ٹھکانہ کر"۔

اس مبارک زندگی کا عملی نمونہ سرور کائنات ﷺ کی حیات طیبہ میں نظر آتا ہے' حضرت عمرؓ کاشانہ نبوت میں حاضر ہوئے' دیکھا جسم اطہر پر صرف ایک تہبند ہے اور آپ کھردری چارپائی پر استراحت فرما رہے ہیں' آپ اٹھے تو حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ جسم اطہر پر چارپائی کے بان کے نشانات پڑ گئے ہیں تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے ڈبڈبا گئیں' اس پر آپ ﷺ نے فرمایا

(مالي وللدنيا انما مثلي ومثل الدنيا كمثل راكب في ظل شجرة ثم راح وتركها)

"مجھے اور دنیا کو کیا لگے' میری اور دنیا کی مثال تو اس سوار کی سی ہے جس نے کسی درخت کے سایہ میں کچھ آرام کیا اور پھر اسے چھوڑ کر چل دیا"۔

رسول اللہ ﷺ نے اسی سادگی اور خاکساری کی تعلیم اپنے اہل وعیال اور صحابہ کرامؓ کو دی' ایک دفعہ گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت عائشہؓ نے چھت پر گیری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(سجاوٹ کے لیے) لگادی ہے اسی وقت پھاڑ ڈالی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دولت اس لیے نہیں دی کہ اینٹ اور پتھر کو کپڑے پہنائے جائیں۔ (بلکہ غرباء و مساکین کی خدمت کے لیے دولت عطا کی ہے)"۔

اسلام نے ہمیں جینے کا ایک خاص سلیقہ اور قرینہ عطا کیا ہے اور جسے ہم نے یکسر فراموش کر دیا ہے' جدھر دیکھو دھن دولت اکٹھا کرنے کی دوڑ لگی ہوئی ہے' وہ جائز ذرائع سے آئے یا ناجائز ذرائع سے' پھر اسے خرچ کرنے کے ذرائع کیسے غلط ہیں...... شادی بیاہ کے موقع پر بے جا بجلی کا خرچ' اور جاہلانہ رسومات مثلاً آتش بازی' پتنگ بازی وغیرہ ایک دوسرے سے مسابقت میں عالیشان عمارتیں تعمیر کرنا' نئے نئے ماڈل کی کاریں خریدنا وغیرہ اور جہاں تک شعارِ اسلامی اور فرائض اسلامی کے قائم رکھنے کا سوال ہے وہ کتنے مسلمان ہیں جنہیں ان کی پرواہ ہے؟ آج مجاہدین کشمیر اور مجاہدین چیچنیا کی مدد کو کتنے دولتمند مسلمان مضطرب ہیں؟ اور اس شدید سردی میں خیموں میں پڑے ہوئے ہزاروں افراد کے لیے کتنے لوگ پریشان ہیں؟ کیا ہم نے ان سرفروشوں کے لیے جانی نہیں تو مالی امداد بہم پہنچائی؟ ہم کس انتظار میں بیٹھے ہیں اس وقت یہود و ہنود نے اپنی مالی و جانی توانائیوں کو اکٹھا کر لیا ہے اور وہ مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے ہر طرح سے کمربستہ ہیں' روس کو دیکھیے کہ ہر طرف سے انہیں مدد بہم پہنچائی جارہی ہے' مگر چیچن جانباز نہتے دشمن کے مقابلے میں سینہ سپر ہیں' اسرائیل کو ہر طرح سے لیس کر دیا گیا ہے کہ وہ عربوں کو ہر طرح سے زک پہنچائے اور وہ مسلسل نقصان پہنچا رہا ہے مگر عرب ریاستیں آپس میں کٹی پھٹی ہیں اور ان کے پاس مال و دولت کے انبار ہونے کے باوجود کوئی قوت اور طاقت نظر نہیں آتی ہے۔ امریکہ عیاری و مکاری سے ان کی دولت چھیننا چاہتا ہے۔ فلسطینی اور کشمیری مسلمان عرصہ دراز سے ظلم و ستم کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چکی میں پس رہے ہیں اور عالم اسلامی کے مسلمان یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کیا ان کی رگ حمیت پھڑکتی نہیں ہے؟

اس وقت پاکستان میں علماء کرام کا فرض ہے کہ وہ اجتماعی طور پر جہاد کانفرنس بلائیں' وہ نہ صرف پاکستانی مسلمانوں کو جہاد کے لیے اکسائیں بلکہ اسلامی ملکوں میں جہادی قوت بیدار کرنے کے لیے وفود بھیجیں' ہر ملک اور ہر شہر میں' ہر قریہ اور ہر بستی میں الجہاد' الجہاد کی پکار شروع ہو جائے' اسی میں امت مسلمہ کی سلامتی ہے اور وہ اسی سے عظمت رفتہ کو حاصل کر سکتے ہیں۔ وقت کسی کا انتظار نہیں کرتا اس کی رفتار بڑی تیز ہے کل کا انتظار نہ کیجیے آج ہی فیصلہ کیجیے نہیں نہیں شام کا انتظار نہ کیجیے اور ابھی فیصلہ کیجیے۔

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر اُمم کیا ہے
شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قربانی کی روح...... تسلیم ورضا

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان قربانیوں کی حقیقت کیا ہے؟(کب اور کیسے آغاز ہوا؟) فرمایا: یہ تمہارے باپ (جد امجد) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے لیے ان قربانیوں میں اجر ہے؟ ارشاد ہوا قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اون کا بھی یہی حساب ہے؟ (گائے' بکرے کے تو بال ہوتے ہیں' دنبہ مینڈھا کی اون ہوتی ہے) فرمایا ہاں۔ اون والے جانور کی قربانی کے ہر بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔

اسلام کی تمام تعلیمات حاکم مطلق جل جلالہ کی عطا کردہ ہیں۔ اس میں انسانوں کے لیے روشنی' بصیرت اور دنیا و آخرت کی فوز و فلاح ہے' عید الاضحیٰ کی قربانیاں اس عظیم قربانی کی یاد تازہ کرتی ہیں جو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے لخت جگر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی جان کی قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی تھی۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام خلیل اللہ نے ذوالحجہ کی 8 تاریخ کو خواب میں اسماعیل کو اللہ کی راہ میں ذبح کرنے کا اشارہ پایا' انبیاء کرام کے خواب سچے ہوتے ہیں' صبح ہوئی تو اس اہم اور نازک معاملہ پر غور و فکر کرنے لگے۔ آٹھویں ذوالحجہ کو یوم الترویہ اسی لیے کہا گیا ہے کہ اس کا معنی غور و فکر اور سوچ بچار کے ہیں' اس دن حج کرنے والے احرام باندھے ہوئے منیٰ کو روانہ ہوتے ہیں۔

نو ذوالحجہ کو ابراہیم علیہ السلام نے پھر اسی خواب کو دیکھا یقین ہو گیا کہ یہ حکم اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے' نویں ذوالحجہ کا نام "یوم عرفہ" اسی لیے رکھا گیا ہے کہ یہ پہچان اور معرفت کا دن ہے۔

دسویں ذوالحجہ کو پھر وہی خواب دیکھا تو حکم الٰہی بجا لانے میں بے تامل بیٹے کو قربان کر دینے کا ارادہ کر لیا' دسویں تاریخ یوم النحر یعنی ذبح کرنے کا دن اسی وجہ سے کہلاتا ہے۔

اگرچہ عظیم باپ کو سعادت مند بیٹے سے کسی انکار اور مزاحمت کی توقع نہ تھی تاہم اس نے مشورہ کرنا ضروری خیال کیا کہ اس طریقے سے بیٹے کی عزیمت اور ثابت قدمی کا امتحان ہو سکتا تھا' قرآن نے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

﴿فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يَابُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَاأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّابِرِينَ﴾

(الصافات:102)

"پھر جب وہ بیٹا (اسماعیلؑ) ان کے ہمراہ دوڑ دھوپ کی عمر کو پہنچا تو ابراہیم نے کہا: بیٹے! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتلاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟ بیٹے نے کہا: ابا جان! وہی کچھ کیجیے جو آپ کو حکم ہوا ہے' آپ ان شاءاللہ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے"۔

آپ غور کیجیے کہ صالح اور سعادت مند بیٹے کا برملا جواب اطاعت و فرمانبرداری کا بے مثال نمونہ ہے اور حصول صبر کے لیے محض اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ اس کے سوا اس کی راہ میں جان کی بازی لگانے کی ہمت و طاقت اور دے بھی کون سکتا ہے؟ پھر غور کیجیے کہ ایک پیر دیرینہ سال جس کا نخل حیات بڑی آرزوؤں اور تمناؤں کے بعد ہرا ہوا اور جس کی خوشیوں اور امیدوں کا یہ ایک ہی چراغ ہے۔ اس کے متعلق حکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ اس کو ذبح کر ڈالو' جو ہاتھ اب تک شفقت و محبت کے لیے تھے ان سے اس معصوم کی گردن پر چھری پھیر دو۔ اس حکم کو بجا لانے کا حوصلہ و ہمت اور تاب و طاقت اسی مالک کی طرف سے عطا ہوا جس کی رضا کے لیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اس سے قبل آتش نمرود پر بلا خوف و خطر چھلانگ لگا دی تھی۔ اس وقت اگر اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا تھا تو آج راحت جان کا نذرانہ پیش کرنے میں کیا تامل ہو سکتا تھا' مہربان پدر اور جان پدر کی تسلیم و رضا کا نقشہ قرآن اس طرح کھینچتا ہے۔

﴿فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ﴾ (الصافات:103)

"پھر جب دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو (ذبح کرنے کے لیے) پیشانی کے بل گرا دیا"۔

حقیقت میں یہی تسلیم و رضا دین کی رُوح اور انسانی فطرت کی آواز ہے۔ "اسلم" وہ مطیع و فرمانبردار ہوا' وہ اسلام لایا۔ "اسلما" (وہ دونوں مطیع و فرمانبردار ہوئے) اس کا مادہ "سلم" ہے جس کا معنی ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ ہونا' نجات پانا اور بچنا ہے۔ اسلام' احکام الٰہی کو صدق دل سے قبول کرنے اور انہیں عملی طور پر ماننے کا نام ہے۔ جس سے کوئی شخص امن اور سلامتی کے دائرہ پر آجاتا ہے۔ مسلم احکام الٰہی کے آگے تسلیم و رضا کا پیکر اور اس دنیا میں امن و سلامتی کا نمائندہ ہوتا ہے۔ کائنات کے خالق کے صفاتی ناموں میں سے "السلام" بھی ہے جس کے معنی سلامتی عطا کرنے والے کے ہیں' مسلمان ایک دوسرے کو السلام علیکم کہتے ہیں یعنی تم پر اللہ تعالیٰ کی سلامتیاں نازل ہوں اور اہل جنت کو سلام قولا من رب رحیم (پروردگار مہربان کی طرف سے سلام) کہا جائے گا۔ گویا دین اسلام لوگوں کو دنیا و آخرت میں سلامتی مہیا کرتا ہے' کاش کہ لوگ اسلام کی حقیقت کو جانیں! دنیا میں آج تک جو ظلم و فساد ہوا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور ہو رہا ہے۔ اسی پیغام سلامتی سے روگردانی کا نتیجہ ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جن کی پوری زندگی رب کائنات کی اطاعت وفرمانبرداری میں گزری تھی آج بھی اسی تسلیم وسپردگی کی تصویر بنے ہوئے لختِ جگر کے حلق پر چھری پھیر رہے ہیں' اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کا خلوص قبول کرتے ہوئے جس طرح آگ کو ان کے لیے گلزار بنادیا تھا اسی طرح چھری سے کاٹنے کی قوت اس نے سلب کرلی۔ یقیناً وہ ہر چیز پر قادر ہے' وہاں تو صرف حکم ہوتا ہے اور اس کی تعمیل فوری ہوجاتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَاإِبْرَاهِيمُ☆قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ☆إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ☆وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ☆وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ﴾ (الصافات:108-104)

"تب ہم نے اسے پکارا: ابراہیم! تم نے خواب کو سچ کردکھایا' ہم یقیناً نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی صلہ دیتے ہیں' بلاشبہ یہ ایک صریح آزمائش تھی اور ہم نے ایک بڑی قربانی ان کا فدیہ دیا اور پچھلے لوگوں پر اس کا ذکر خیر چھوڑدیا"۔

ذبح عظیم سے مراد یہ ایک سینگ والا مینڈھا تھا جو فرشتوں نے وہاں لاکر حاضر کیا تھا (کہ اس کی قربانی کا اجر وثواب وہی ہوگا جو اسماعیل علیہ السلام کو قربان کردینے کا تھا) چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی فدویت اور اطاعت گزاری کی یہ اعلیٰ مثال اللہ رب العزت کو اتنی پسند آئی کہ اسے مستقل سنت بنا دیا قیامت تک لوگ قربانی کرکے اس سنت کو زندہ کرتے رہیں گے۔

پس قربانی کی اصل روح مولا ومالک کے لیے تسلیم ورضا اور خلوص ووفاداری کا اعلان ہے کہ زندگی اور اس کا ہر ہر لمحہ صرف اور صرف اسی کے لیے وقف ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ (الانعام:162)

"آپ ان سے کہیے کہ میری نماز' میری قربانی' میری زندگی اور میری موت' سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے"۔

تمہارے قیمتی سے قیمتی جانوروں کا گوشت پوست بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچتا بلکہ تمہارے دلوں کا خلوص اور پرہیزگاری اسے مطلوب ہے۔

﴿لَنْ يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوَى مِنْكُمْ﴾(الحج:37)

"اللہ کو قربانی کے جانوروں کا نہ تو گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے"۔

آج جانوروں کی قربانی اس نیت سے کیجیے کہ کل اگر ہمارا مالک ہم سے ہماری جان کی قربانی طلب کرتا ہے تو اس کی راہ میں اسے لٹانے میں بھی پس وپیش نہ کریں گے۔

یہ بات بھی ذہن میں رکھنی چاہیے کہ کسی قوم کی زندگی راہ حق میں جانی ومالی قربانی سے قائم ودائم رہتی ہے۔

کشمیری مسلمانوں نے گذشتہ باون سال سے جو جانی اور مالی قربانیاں دی ہیں وہ تاریخ کا انمٹ حصہ بن چکی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا جو اجر ثبت ہو چکا ہے۔ اسے وہی جانتا ہے۔ کیا ہم اس عید الاضحیٰ کے موقع پر اتنا کر سکتے ہیں کہ مجاہدین کشمیر اور چیچن جانبازوں تک چرمہائے قربانی کی قیمت پہنچا سکیں۔

اے رب کریم! کشمیری اور چیچن مجاہدوں نے تیری راہ میں بڑی قربانیاں دی ہیں' اب تو انہیں کفار پر غلبہ عطا فرما' صرف اور صرف تیری مدد سے وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔

وما النصر الا من عند اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گداگری کی مذمت اور رزق حلال کی ہدایت

اسلام عزت نفس کو پختہ ایمان کے لیے لازمی قرار دیتا ہے

"حضرت زبیر بن عوامؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھ کر اپنی پشت پر جنگل سے لائے اور اسے بازار میں فروخت کرے اور اس طرح اللہ تعالیٰ اس کی آبرو بچائے تو یہ اس صورت سے بدرجہا بہتر کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور لوگ اس کو خیرات دیں یا انکار کردیں"۔ (بخاری شریف)

اسلام عزت نفس کو بلند کرتا ہے' وہ یہ کہتا ہے کہ کسب معاش کے جائز ذرائع اختیار کرو اور رزق حلال کی تلاش کرو' محنت مزدوری کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔ معمولی نوعیت کے کام کا انتخاب بھی کہ جس میں دیانت داری کا خیال رہے خیر و برکت کا باعث ہے۔ خوانچہ پر سودا رکھ کر بیچنا' جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لانا اور شہر میں فروخت کرنا' کسی زیرِ تعمیر عمارت میں اینٹ گارا اُٹھانا یہاں تک کہ اخبار اور چنے بیچ کر حق حلال کی روزی کمانا معیوب نہیں ہے' ہاں شرم اور عار کی بات تو گداگری کا پیشہ اختیار کرنا اور ہاتھ پھیلائے دربدر پھرنا ہے' رشوت اور فریب سے دولت کمانا ہے' خیانت اور جھوٹ سے روپیہ پیسہ حاصل کرنا ہے اور راتوں رات امیر بننے کی خاطر منشیات کا کاروبار کرکے لاکھوں روپے کا مالک بن جانا ہے' اسلام اس کی سخت مذمت کرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے روزی کمانے کی ترغیب دیتا ہے۔

تو روزی کمانے میں سستی نہ کر
فلک سے برستے نہیں سیم و زر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے اور اسے باقاعدگی اور پابندی سے ادا کرنا چاہیے مگر اسلام یہ کہتا ہے کہ جونہی تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو حق حلال روزی تلاش کرو۔

﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾

(الجمعہ:10)

"پھر جب نماز ہو جائے تو زمین میں اپنے کاروبار کے لیے پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل (رزق) تلاش کرو"۔

سیرتِ طیبہ کا ایک روشن پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے رزقِ حلال کی تلاش میں خود بھی سعی و جستجو کی ہے' آپ ﷺ نبوت ملنے سے پہلے بھی تجارتی سفر کرتے تھے' بی بی خدیجہؓ کا سامان تجارت بھی مکہ سے باہر لے کر گئے تھے اور آپ کی دیانتداری اور راست بازی سے وہ سفر بڑا کامیاب رہا' اس تجارت میں بہت نفع ہوا۔ اس سفر میں خدیجہؓ کا غلام میسرہ بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا' اس نے رسول اللہ ﷺ کی تمام خوبیوں اور بزرگیوں کا ذکر خدیجہؓ کو سنایا تھا' اور آپ کے حسن معاملہ اور اچھی گفتگو کا ذکر کیا جس سے بی بی بڑی متاثر ہوئیں اور درخواست کر کے آپ سے نکاح کر لیا۔

ہر نبی اور رسول نے اپنے ہاتھ سے کمائی ہوئی حق حلال کی روزی کھائی ہے اور کلمہ حق ڈنکے کی چوٹ کہا ہے' ظاہر ہے جو رزق حلال خود کمائے وہی ٹھیک ٹھیک دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے سکتا ہے آپ ﷺ نے لوگوں کو مانگنے سے منع فرمایا اور رزق کے لیے کوشش کو مستحسن فرمایا۔

ذرا اس واقعہ پر غور کیجیے!

حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا ایک انصاری مسلمان نے رسول اللہ ﷺ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے دستِ سوال دراز کیا' آپ ﷺ نے اس سے پوچھا تمہارے پاس گھر پر کچھ ہے"؟ اس نے عرض کیا کہ اس کے پاس ایک بڑی چادر اور کھانے کا پیالہ ہے۔ آپ ﷺ نے وہ چیزیں منگوا کر دو درہم میں نیلام کر دیں' پھر اس انصاری سے کہا کہ ایک درہم کا کھانا خرید و اور اہل خانہ کو پہنچا دو اور ایک درہم کی کلہاڑی خرید کر لے آؤ' اس نے حکم کی تعمیل کی' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے کلہاڑی میں دستہ ڈالا اور حکم دیا کہ جاؤ جنگل میں لکڑیاں کاٹ کر لاؤ اور شہر میں بیچو اور مجھے پندرہ دن سے پہلے نہ ملنا' وہ شخص روزانہ جنگل سے لکڑیاں لا کر بیچتا' دو ہفتے کے بعد جب وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو چہرہ ہشاش بشاش تھا اس لیے کہ پریشانی اور غم روزگار سے اللہ تعالیٰ نے اسے نجات دے دی تھی اس پر جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"یہ محنت کی کمائی اس سے بہتر ہے کہ بھیک مانگتے' وہ تمہاری پیشانی پر ایک بدنما داغ بن جاتا اور وہ قیامت کے دن تمہاری پیشانی پر ظاہر ہوتا"۔

قرآن حکیم نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ رزق حلال سے عمل صالح کی توفیق ملتی ہے' ارشاد ہوا!

﴿كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا﴾ (المومنون:51)

"اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ پاکیزہ رزق میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو"۔

طیبات میں یہ بات شامل ہے کہ جہاں حصول رزق کے ذرائع (Means) پاکیزہ (Fair) ہوں وہاں فی نفسہ وہ رزق بھی طیب (Pure) اور حلال (Lawful to eat) ہو'

رزق حرام (Unlawful means of earning) سے عبادت اور دُعا بھی قبول نہیں ہوتی' جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کی مثال دی جو ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دُور دراز سفر پر ہے' پراگندہ بال اور پریشان حال ہے (ایسی خستگی کی کیفیت میں تو اس کی دعا فوری قبول ہونی چاہیے) مگر اس شخص کی صورتحال یہ ہے۔

(مطعمه حرام ومشربه حرام وملبسه' حرام وغذی بالحرام)

"اس شخص کا کھانا پینا اور اوڑھنا بچھونا حرام کا ہے اور وہ اس حال میں رب تعالیٰ کو پکارتا ہے۔ (فان یستجاب له) تو ایسے شخص کی دعا کیونکر قبول ہو سکتی ہے۔

امام راغب لفظ "طیب" پر لکھتے ہیں

"اصل میں طیب اسے کہا جاتا ہے کہ جس سے انسان کے حواس بھی لذت یاب ہوں اور نفس بھی' اور شریعت کی رو سے "الطعام الطیب" اُس کھانے کو کہا جائے گا جو جائز طریق سے حاصل کیا جائے وہ دنیا اور آخرت دونوں میں خوشگوار ہو گا ورنہ دنیا کی خوشگوار چیزیں آخرت میں نقصان دہ ثابت ہوں گی"۔ (مفردات القرآن)

ناجائز ذرائع سے حاصل کی ہوئی دولت سے دنیا میں کوئی انسان اپنے لیے خواہ کتنے عیش و عشرت کے سامان بہم پہنچا لے مگر اس سے اسے نہ تو دلی سرور و طمانیت حاصل ہوتا ہے اور نہ ہی آخرت میں کوئی مسرت اور کامیابی مل سکتی ہے اور آخرت کا نقصان تو دائمی اور ابدی ہے جو اتنا بڑا نقصان ہے کہ جس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ رزق طیب سے ہی عبادت و ریاضت میں حلاوت نصیب ہوتی ہے' زندگی خوشگوار اور با مقصد بنتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں کامیابی کی توقع کی جا سکتی ہے' ایسا رزق تھوڑا بھی ہو تو خیر و برکت کا باعث ہوتا ہے' اس راہ کو چھوڑ کر حصول رزق کے ناجائز طریقے اختیار کرنا خیر و بھلائی سے محروم ہو جانے کا باعث ہوتا ہے' میں نے ایسے کتنے دولتمندوں کو مالدار ہونے کے باوجود خرابی حالات کا رونا روتے دیکھا ہے' اگرچہ انہیں عارضی خوشی حاصل ہو جاتی ہے مگر ان کا انجام تباہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

و بربادی ہوتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں رزق حلال کا زبردست فقدان ہے' ہر شخص امیر بننے کی تمنا رکھتا ہے' ہر شخص کو دولت کی طلب ہے خواہ اسے حاصل کرنے کے ذرائع کیسے ہی ہوں' اُسے تو بنگلہ اور کار چاہیے۔ اس عارضی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لیے وہ ہر جتن کر ڈالتا ہے...... لوٹ مار' رشوت' دھوکہ وفریب' ڈاکہ زنی' حکومت کے خزانے سے خورد برد وغیرہ وغیرہ ادھر حکومت نے لوگوں کے لیے ناجائز آمدنی کی راہیں ہموار کر دی ہیں..... سودی کاروبار' انعامی بانڈ سکیمیں' راتوں رات کروڑ پتی بننے کے خواب دکھانا اور لوگوں کو ریڈیو' ٹی وی سے بنک سرٹیفیکیٹ خریدنے کی ترغیب دلانا پھر حکومت کے ہر محکمہ پر اس وقت تک کام نہیں ہوتا جب تک کہ کلرکوں کی مٹھی نہ گرم کی جائے' ایک شریف انسان ایسے ماحول میں اپنا سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے کہ وہ کدھر جائے' کس سے داد فریاد کرے۔

خداوندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے اور سلطانی بھی عیاری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور جہاد

جہاد عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مادہ "جہد" ہے اس کے لغوی معنی محنت اور کوشش کے ہیں' اردو زبان میں جدوجہد کا استعمال اسی مفہوم میں ہوتا ہے' شریعت اسلامیہ میں اس کے قریب قریب معنی ہیں..... حق کی سرفرازی اور بلندی' اس کی اشاعت اور حفاظت کے لیے ہر قسم کی جدوجہد' دوڑ دھوپ' محنت و مشقت اور ایثار و قربانی گوارا کرنا اور ان تمام جسمانی ومالی' ذہنی و فکری' لسانی و قلبی' قوتوں کو جو اللہ تعالٰی سے بندوں کو ملی ہیں اس راہ میں صرف کرنا یہاں تک کہ اس کے لیے اپنے جان اور مال' اہل وعیال تک کو قربان کردینا اور حق کے مخالفوں اور دشمنوں کی کوششوں کو توڑنا' ان کی تدبیروں کو رائیگاں کرنا' ان کے حملوں کو روکنا اور تمام قسم کے جدید حربی سازوسامان سے لیس ہوکر بوقت ضرورت میدان میں کود پڑنا اور سیسہ پلائی دیوار کی طرح دشمن کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور اس میں صرف اور صرف اللہ تعالٰی کی رضا اور دین کی عزت و عظمت کا جذبہ پیش نظر رکھنا' مظلوموں کو ظالموں کے پنجوں سے چھڑانا اور اللہ کی زمین پر اللہ کا قانون نافذ کرنا اسلامی جہاد ہے۔

مولانا حنیف ندوی لکھتے ہیں

"اسلام ایک دین ہے' جس میں فکر و عقیدہ سے لے کر تہذیب وسیاست کے ہر مسئلہ کا حل موجود ہے' اس کے ذریعے صرف معاشرہ میں سلامتی و توازن عدل وانصاف اور ارتقاء' قلب وذہن کے تمام تر داعیے فروغ پاتے ہیں' پھر جس طرح کائنات میں تخلیق و آفرینش کے پہلو بہ پہلو اس کی حفاظت وصیانت کا اہتمام بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قدرت کی طرف سے ودیعت کیا گیا ہے' ٹھیک اسی طرح دنیا میں بھی اس کو قائم رکھنے' اس کا بول بالا کرنے اور مخالف قوتوں کا قلع قمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے یہ انتظام قرآن حکیم کی اصطلاح میں جہاد کہلاتا ہے...... جو مالی بھی ہوتا اور جانی بھی۔ اور اگر امت مسلمہ کو ایک جسد قرار دیا جائے تو یہ جہاد اس جسم کی بقا' حفاظت اور نشوو ارتقا کے لیے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ کسی بھی حیاتیاتی مظہر کے لیے اس میں وہ مخفی تقاضے جو اس کو باقی رکھنے کے ضامن ہوتے ہیں۔ (لسان القرآن جلد اول)

جیسا کہ پہلے بتلایا جاچکا ہے کہ ہر وہ کوشش اور محنت جو رضائے الٰہی کے لیے دین اسلام کی سربلندی کے لیے کی جائے جہاد کہلاتی ہے ایک مسلمان کی تمام زندگی جہاد کا ایک غیر منقطع سلسلہ ہے' اس کا ہر ہر عمل جہاد کا آئینہ دار ہوتا ہے' جہاد کو چند اہم قسموں میں اس طرح تقسیم کرسکتے ہیں۔

1: جہاد بالنفس: نفس کی غلط خواہشات سے جہاد کرنا' اسے بیجا باتوں سے روکنا اور لگام دینا' بدیوں سے اپنے آپ کو بچانا اور نیکیوں کی طرف بڑھنا بہت بڑا جہاد ہے' حدیث مبارکہ میں اسے جہاد اکبر سے یاد کیا گیا ہے' ایک موقع پر جب صحابہ کرامؓ کسی غزوہ سے واپس لوٹ رہے تھے تو آپ ﷺ ان سے اس طرح مخاطب ہوئے:

"تمہارا آنا مبارک! تم چھوٹے جہاد (غزوہ) سے بڑے جہاد کی طرف آئے ہو کہ بڑا جہاد بندہ کا اپنے نفس سے لڑنا ہے"۔

حقیقی مجاہد کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے۔

(المجاهد من جاهد نفسه)

"(حقیقی مجاہد) تو وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرتا ہے"

اور اس بات میں کوئی کلام نہیں ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو زیر کرنا نہیں جانتا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنے نفس کا ہی غلام بنا رہتا ہے وہ بھلا میدان جنگ میں دشمن کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے؟

اسلامی عبادات پر گہری نظر ڈالیے تو یہ بھی نفس کی پیہم اور مسلسل تربیت ہے' سخت گرمی اور سردی میں نمازوں کے لیے مساجد میں جانا' ماہ رمضان کے روزے' اور گرمی کی شدت میں حج کی ادائیگی نفس کے خلاف جہاد ہی کی تربیت ہے' اور جو لوگ اس تربیت سے فیضیاب ہوتے ہیں زندگی کی شاہراہ پر انہیں کامیابیاں نصیب ہوتی ہیں' ارشاد ہوتا ہے

﴿وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَإِنَّ اللَّهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ﴾

(العنکبوت:69)

"اور جو لوگ ہماری راہ میں جہاد کرتے ہیں (اپنے نفوس کو زیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں) ہم یقیناً انہیں اپنی راہیں دکھلاتے ہیں اور اللہ یقیناً اچھے کام کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

2: جہاد بالعلم: دنیا کا تمام شر و فساد اور جنگ و جدل جہالت اور علم حقیقی سے محرومی کا نتیجہ ہے اس کا دور کرنا ہر طالب حق کے لیے ضروری ہے ایک انسان کے پاس اگر عقل و معرفت اور علم و دانش کی روشنی ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اس سے تاریک دلوں کو فائدہ پہنچائے ہو سکتا ہے کہ وہ بھی راہ راست پر آکر دوسروں کے لیے روشنی کا سامان بنیں اس لیے کہ ہمیشہ چراغ سے چراغ جلتا ہے' ایک مسلمان زیور علم سے آراستہ ہوئے بغیر حقوق و فرائض سے کبھی آشنا نہیں ہو سکتا اور نہ ہی فریضہ شہادت حق بجا طور پر ادا کر سکتا ہے' اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک اہل علم کی قدر و منزلت اس طرح بیان کی گئی ہے۔

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (الزمر:9)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"ان سے پوچھیے کیا جاننے والے (اہل علم) اور نہ جاننے والے (جاہل) برابر ہو سکتے ہیں"؟

﴿يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلہ: 11)

"جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم سے نوازا گیا' اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا"۔

پھر اہل علم ہی حکمت اور دانائی سے دعوت و تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔

﴿ادْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُم بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ (النحل: 125)

"(اے نبیؐ) آپ (لوگوں کو) اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور دانائی سے دعوت دیجیے اور ان سے ایسے طریق سے مباحثہ کیجیے جو خوب صورت انداز ہو"۔

اور یہ حکمت و بصیرت قرآن حکیم پر تدبر و تفکر سے حاصل ہو گی اور منکرین حق سے جہاد قرآنی علم و بصیرت کی روشنی میں کیا جائے گا۔

﴿فَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَجَاهِدْهُم بِهِ جِهَادًا كَبِيرًا﴾ (الفرقان: 52)

"آپ کفار کی بات نہ مانیے اور قرآن کی روشنی میں ان سے زبردست جہاد کیجیے (کہ یہ جہاد کبیر ہے)"۔

معلوم ہوا کہ مسلمان فریضہ شہادت حق' قرآنی حکمت و بصیرت کے بغیر ادا نہیں کر سکتا ہے' اسی لیے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(طلب العلم فريضة على كل مسلم)

"حصول علم ہر مسلمان (مرد یا عورت) پر فرض ہے"۔

3: جہاد بالمال: جہاد کے لیے مال کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے مجاہدین کے لیے خوراک و لباس جنگی ساز و سامان کے اخراجات مال ہی سے پورے کیے جاتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور خاص طور پر دور حاضر کی جنگوں میں تیر و تفنگ' گھوڑوں اور اونٹوں کی جگہ ٹینکوں اور میزائلوں' توپوں اور جنگی طیاروں نے لے لی ہے' اس کے لیے تو دولت کے انبار درکار ہیں' رفتار زمانہ کے ساتھ اسلام دشمنوں سے مقابلہ کے لیے ظاہری طور پر ہر کوشش اور ہر تدبیر اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے البتہ فتح و نصرت کے لیے مومن کا بھروسہ ساز و سامان پر نہیں رب کائنات پر ہوتا ہے۔

﴿وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدُوَّ اللَّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِنْ دُونِهِمْ لَا تَعْلَمُونَهُمُ اللَّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ﴾ (الانفال:60)

"اور جہاں تک ممکن ہو کافروں کے مقابلہ کے لیے قوت اور جنگی گھوڑے تیار رکھو جن سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان (کئی) دوسرے دشمنوں کو خائف کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ انہیں جانتا ہے اور جو کچھ بھی تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے تمہیں اس کا پورا بدلہ ملے گا اور تمہارے ساتھ بے انصافی نہ ہو گی"۔

قرآن حکیم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد سے متعلق جانی و مالی آیات میں مال کا ذکر پہلے آیا ہے گویا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ کمزور اور ضعیف ہیں اور اپنی جان سے جہاد نہیں کر سکتے وہ کم از کم مال دے کر بھی جہاد کے اجر میں شامل ہو سکتے ہیں' خواتین کے لیے تو اس میں بہت بڑی خوشخبری ہے۔

﴿فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً﴾ (النساء:95)

"اللہ تعالیٰ نے اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے والوں کے لیے بیٹھ رہنے والوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ درجہ رکھا ہے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جناب رسول اللہ ﷺ نے مالی جہاد کی اس طرح خوشخبری سنائی ہے حضرت زیدؓ بن خالد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے لیے لڑائی کا سامان فراہم کر دیا تو گویا اس نے خود جہاد (یعنی ثواب میں برابر کا شریک رہا) اور جس نے کسی غازی کے گھربار کی نگہبانی کی تو اس نے بھی گویا خود جہاد کیا"۔ (بخاری، مسلم)

4: خواتین کا جہاد: ضرورت پڑنے پر میدانِ جنگ میں زخمیوں کی مرہم پٹی کے لیے خواتین یہ فریضہ سرانجام دے سکتی ہیں تاہم جیساکہ اُوپر عرض کیا گیا ہے کہ وہ مجاہدین کے لیے مال دے کر بھی اس اجر میں شریک ہو سکتی ہیں' اس کے علاوہ ان کے لیے فریضہ حج کی ادائیگی بھی جہاد ایسا عمل ہے' خواتین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کرتیں کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمیں غزوات میں جانے کی اجازت دیجیے' ارشاد ہوتا کہ "تمہارا جہاد پُر خلوص حج ہے" (کہ یہ بھی سفر کی صعوبتوں اور دقتوں مناسک حج کی مشکلات اور تکالیف سے ادا ہوتا ہے)

5: جان سے جہاد: زندگی کا وہ ارفع و اعلیٰ مقصد ہے کہ بندہ مومن میدان جنگ میں جا کر اسلام کے دشمنوں کے خلاف نبرد آزما ہوتا ہے اور ان سے لڑتے لڑتے یا تو جام شہادت نوش کر لیتا ہے یا پھر فاتح اور غازی بن کر گھر کو لوٹتا ہے۔

مسلمان دشمن پر کبھی پہل نہیں کرتا' جب دشمن اسے للکارتا ہے تو وہ پھر پیچھے نہیں ہٹتا ہے اور عقابی نظر سے اپنے دشمن پر جھپٹتا ہے اور کبھی میدان جنگ سے فرار کی راہ اختیار نہیں کرتا ہے' تاریخ اسلام مسلمانوں کی دلیری اور بہادری سے بھرپور ہے کشمیر اور چیچنیا میں آج بھی یہ تاریخ دہرائی جارہی ہے۔

مسلمان کا وجود اس دنیا میں امن اور سلامتی کا پیغام ہے وہ اس کرہ ارض میں ظلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وستم کو مٹا کر عدل وانصاف کی حکمرانی قائم کرنا چاہتا ہے اسے حکم ہے کہ جہاں کہیں ظالم لوگ انسانوں پر ظلم وستم ڈھارہے ہیں تو مظلوموں کی مدد کو پہنچو۔

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا﴾ (النساء:75)

"(مسلمانو) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے جب کہ کئی کمزور مرد' عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی مقرر کر دے اور اپنی جناب سے ہی ہمارے لیے کوئی مددگار بھی پیدا فرمادے"۔

معلوم ہوا اسلام نے جہاد کو مظلوموں اور بے کسوں کی مدد' انصاف کی بحالی' آزادی اور امن کی خاطر ایک قانون اور جائز راہ کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ (البقرہ:251)

"اگر اس طرح اللہ انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے کے ذریعہ ہٹاتا نہ رہتا تو زمین کا نظام بگڑ جاتا' لیکن دنیا کے لوگوں پر اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس طرح دفع فساد کا انتظام کرتا رہتا ہے)"۔

جہاد مسلمانوں کی زندگی کا جزو لاینفک رہا ہے اور ان کا تمام تر جاہ وجلال اور عزت ومرتبہ اسی میں پنہاں تھا' وہ تمام طاغوتی اور سرکش طاقتوں کا اسی جذبہ سے مقابلہ کرتے رہے' ان کی صفوں میں ہمیشہ اتحاد رہا ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

﴿إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ﴾ (الصف:4)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اللہ یقیناً ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جیسے کہ وہ ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں"۔

آج چیچن جانبازوں میں مجھے اسی آیہ مبارکہ کی جھلک نظر آرہی ہے نہتے ہونے کے باوجود محض اپنے رب کے سہارے محاذ پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

اس وقت پوری مغربی دنیا روس کو مدد پہنچا رہی ہے اور بے غیرت بن کر مسلمانوں پر بے پناہ بمباری کے منظر دیکھ رہی ہے' لیکن میں عالم اسلام کے مسلمانوں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا تمہارے دلوں میں ٹیسیں اٹھتی ہیں۔ اُن بے کس اور بے بس مسلمانوں کے لیے جن کے مرد اور عورتیں' بچے اور بوڑھے ہزاروں کی تعداد میں جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں اور روزانہ اس اعزاز سے سرفراز ہو رہے ہیں' کیا تمہارے دلوں میں غم کی لہر دوڑتی ہے ان ہزاروں کمزور اور بے گناہ لوگوں کے لیے جنہیں اپنے گھربار چھوڑنے پر مجبور کیا گیا ہے اور وہ گزشتہ کئی ماہ سے سخت سردی میں خیموں میں پناہ لیے ہوئے ہیں اس لیے کہ ان کے گھر درندہ صفت دشمنوں نے کئی ماہ کی مسلسل اور پیہم بمباری سے کھنڈرات میں تبدیل کر دیئے ہیں اور ان پناہ گزینوں کا حال یہ ہے کہ دو وقت کی نان جویں بھی میسر نہیں ہے۔

میں سوال کرتا ہوں ان عرب ریاستوں سے جن کی زمینیں سونا اُگلتی ہیں اور ان کی دولت نہ معلوم کن حربوں اور ہتھکنڈوں سے شیطان امریکہ کھینچ کر لے جا رہا ہے' مگر اپنے سچے اور مخلص بھائیوں کے لیے آزمائش کی کڑی گھڑی میں جانی نہیں تو کم از کم مالی امداد ہی پہنچائی ہوتی۔ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں اور میرا دل یہ خبر سن کر چھلنی ہو رہا ہے کہ درندہ صفت روس نے چیچنیا پر نیپام بم گرانے شروع کر دیئے ہیں۔

خوابِ خرگوش میں سوئے ہوئے مسلمانو اٹھو' ہنود و یہود تمہیں نیست و نابود

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے درپے ہیں' دنیا بھر میں اس وقت مسلمانوں پر ہی ظلم و ستم ڈھایا جارہا ہے' کشمیری مسلمانوں پر کیا بیت رہی ہے۔ فلسطین میں کیا ہو رہا ہے' کوسوا میں مسلمان پر کیا بنی ہے قرآن ہمیں بار بار پکار رہا ہے کہ مسلمانو اپنی قوت کو اکٹھا کرو اور دیکھنا کبھی یہود و نصاریٰ کو اپنا دوست نہ بنانا۔

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

(المائدہ:51)

"اے ایمان والو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا دوست بناؤ وہ تو ایک دوسرے کے دوست ہیں' اگر تم میں سے کسی نے ان کو دوست بنایا تو وہ بھی ان ہی سے ہے' یقیناً اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا"۔

یہ کس قدر واضح اور واشگاف الفاظ میں مسلمانوں کو قرآن نے تنبیہ کی ہے' مگر افسوس کہ انہوں نے قرآن پر غور و تدبر کرنا چھوڑ دیا ہے یہی وجہ ہے کہ نقصان اٹھا رہے ہیں۔

ہمارے لیے صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم اپنی قوتوں کو اکٹھا کریں اور اپنی زندگیوں کو قرآنی تعلیمات کے سانچے میں ڈھال لیں' اس سے دنیا و آخرت میں سرخروئی حاصل ہوگی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک بستی کی تلاش

مجھے ایسی مثالی بستی کی تلاش ہے کہ جیسی پیارے رسول ﷺ اور آپ کے صحابہؓ نے آج سے کوئی چودہ سو برس قبل یثرب کی سرزمین میں بسائی تھی۔ جس میں پھر سے اُلفت و محبت کے پھول کھلیں' اخوت و مساوات کی خوشبوئیں اٹھیں' عدل وانصاف کی ہوائیں چلیں' حقیقی علم و عمل کے چشمے پھوٹیں اور وہاں کی پوری کی پوری فضا سچائی وراست بازی سے مہک اٹھے۔ جہاں کے مکینوں کے درمیان احسان ومروت ہو' اتفاق واتحاد ہو' شفقت ورحمت ہو' دیانت وامانت داری ہو' خلوص ومحبت ہو گویا کہ "رحماء بینھم" کی جیتی جاگتی تصویریں نظر آئیں اور انہیں آپس میں پھوٹ ڈالنے سے نفرت اور باہم مل بیٹھنے میں سرور آئے کہ کتاب الٰہی کی یہی تعلیم ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ (آل عمران:103)

"(اور مسلمانو دیکھو!) تم سب اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو (اس کی تعلیمات پر کاربند ہو جاؤ) اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو اور جن لوگوں نے آپس میں تفریق پیدا کی انہیں اپنے رسول ﷺ سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام:159)

"جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور وہ کئی فرقوں میں بٹ گئے ان سے آپ ﷺ کو کچھ سروکار نہیں ہے' ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے' پھر وہ انہیں بتلادے گا کہ وہ کن (خواہشاتِ نفسانی) میں مصروف تھے۔ اسلام انسانیت پر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابر رحمت بن کر برساتھا' اس نے جہالت' تفریق' برائی اور بدی کے بت پاش پاش کر ڈالے تھے تو اس کی جگہ علم' اتحاد' نیکی اور پارسائی کی شمعیں روشن کی تھیں۔

﴿وَاذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا﴾ (آل عمران:103)

"اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جو اس نے (اسلام کو نبی کریم ﷺ کے ذریعہ بھیجا) اور اس سے پہلے تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں اُلفت ڈال دی پھر تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی بن گئے۔

اس اخوت اور بھائی چارے کا عملی مظاہرہ ہجرت مکہ کے بعد مدینہ میں ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے مہاجرین مکہ اور انصار مدینہ کو اس طرح جوڑ دیا اور الفت و محبت کی ایسی فضا قائم کر دی کہ سگے بھائیوں میں بھی ایسی مہر و محبت کم دیکھنے میں آئی۔

حضرت انسؓ کے مکان میں مہاجرین وانصار کا اجتماع ہوا' یہ کل 90 افراد تھے 45 مہاجرین اور 45 انصار' رسول اللہ ﷺ نے پیغمبرانہ فہم و بصیرت سے ایک ایک انصار کو ایک ایک مہاجر کا نام بنام بھائی قرار دیا یہ آپ کی مردم شناسی تھی کہ جن کو آپ نے بھائی بنایا فطری طور پر ان کے مزاج برادرانہ تھے' وہ حقیقی بھائیوں سے بھی زیادہ ایک دوسرے کے ہمدرد اور مددگار بن گئے اور رہتی دنیا تک کے مسلمانوں کے لیے "مواخاۃ" کا سبق چھوڑ گئے۔

پھر مجھے ایسی بستی کی تلاش ہے جہاں کے باسی اپنے رب کے وفادار اور مخلص بندے ہوں اور ان کی پیشانیاں صرف اپنے مولا و مالک کے حضور جھکتی ہوں۔

قرآن ان کی تعریف یوں کرتا ہے۔

﴿وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ﴾ (الانعام:92)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اور وہ اپنی نمازوں کی پوری خبر رکھتے ہیں"۔

جونہی مسجد میں مؤذن کی صدائے دلنواز بلند ہوتی ہے' وہ انتہائی ذوق و شوق سے دنیا کے ہر دھندے کو چھوڑ کر رب تعالیٰ کے حضور پہنچ جاتے ہیں' اور انہیں اس کی یاد سے کوئی چیز غافل نہیں کرتی ہے۔

﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ﴾(النور:37)

"اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جنہیں ذکر اللہ اور اقامت صلوٰۃ سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ ہی خرید و فروخت"۔

نہیں نہیں وہ چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہی اپنی زبانیں تر رکھتے ہیں۔

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ﴾(آل عمران:191)

"وہ لوگ جو کھڑے' بیٹھے اور لیٹے (ہر پہلو پر) اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے ہیں"۔

ان کے جینے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اس کے دین کی سربلندی ہوتا ہے' اور وہ اس راہ میں ہر دکھ اور تکلیف' اذیت اور مشقت برداشت کرتے ہیں اور اس وقت تک چین اور اطمینان سے نہیں بیٹھتے ہیں جب تک کہ نظام حق کو برپا نہ کر لیں۔ اس لیے کہ ان کے مالک کا انہیں یہی حکم ہے۔

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ﴾(البقرہ:193)

"اور (ظالموں اور بے دینوں) سے اس وقت تک لڑتے رہیے کہ فتنہ و فساد نابود ہو جائے اور (اللہ کی زمین) پر اللہ کا دین سربلند ہو جائے"۔

یہ حقیقت ہے کہ جان و مال کے جہاد سے ہی چمن اسلام میں بہار آتی ہے' جب تک مسلمانوں میں مجموعی طور پر جذبہ جہاد کی بیداری رہی' عظمت و شوکت انہی کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حصہ میں تھی اور جب سے یہ جذبہ سرد پڑا ہے ان پر نکبت وادبار کی گھٹا چھا رہی ہے۔

آج تک کشمیر اور چیچنیا' بوسنیا اور فلسطین کے مسلمانوں پر جو ظلم و ستم ڈھایا گیا اور اب جس کرب و مصیبت سے وہ گزر رہے ہیں کیا عالمِ اسلام کے مسلمانوں کو وہاں کے بچوں اور عورتوں کی دلدوز چیخیں سنائی دے رہی ہیں؟

قرآن نے اسی کیفیت کو یوں بیان کیا ہے۔

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَّنَا مِن لَّدُنكَ نَصِيرًا﴾ (النساء:75)

"(مسلمانو!) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد نہیں کرتے جب کہ کئی کمزور مرد' عورتیں اور بچے ایسے ہیں جو یہ فریاد کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی جناب سے ہمارے لیے کوئی حامی مقرر کر دے اور اپنی جناب سے ہی کوئی مددگار بھی پیدا فرما دے"۔

میں ایسی بستی کا متلاشی ہوں جہاں ہر شخص کی عزت و آبرو اور جان و مال محفوظ ہو' جہاں کے بسنے والوں کو جھوٹ اور مکر سے' دھوکہ اور فریب سے' رشوت اور لوٹ کھسوٹ سے' ڈاکہ اور قتل و غارت سے شدید نفرت ہو' وہ سلامتی کے رکھوالے اور امن کے پاسبان ہوں' اس بستی میں ہر شخص اطمینان اور سکھ کا سانس لے' ہر باہر سے آنے والا اس ماحول سے اس قدر متاثر ہو کہ اس کا وہیں قیام کرنے کو بے اختیار جی چاہنے لگے' یہاں پر عورت کا کھویا ہوا وقار پھر سے بحال ہو جائے' اس کی عزت و عصمت کو تحفظ مل جائے' اسلام نے جو اسے حقوق عطا کیے تھے اور جس بلند مقام پر اسے کھڑا کیا تھا وہیں وہ واپس پلٹ آئے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ﴾(النساء:34)

”پر جو نیک خواتین ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہوں“۔

یورپ کا یہ اصول ہے کہ عورت کو بھی مرد کے شانہ بشانہ کام کرنا چاہیے یہ درست نہیں ہے' اور آج یورپی ممالک بھی عورت کی بے لگام آزادی سے سخت پریشان ہیں وہاں کی خواتین سکون اور سلامتی کی تلاش میں ہیں' یہ سلامتی صرف اور صرف دین اسلام کے پاکیزہ اور زریں اصولوں میں پنہاں ہے۔

مجھے ایسی بستی چاہیے جہاں کے مکین سیم وزر سے نہیں علم وادب سے محبت کرتے ہیں' وہاں کے مکاتب ومدارس سے علم حقیقی کی ندیاں رواں دواں ہوں' جہاں بچوں اور بچیوں کو نہ صرف تعلیم دی جاتی ہو' بلکہ ان کی ٹھیک تربیت بھی کی جاتی ہو' انہیں زندگی کے مقاصد سے آگاہ کیا جاتا ہو' یہاں پر اسلام کے بہادر سپاہی تیار کیے جاتے ہوں اور وہ اسلام کی بے لوث خدمت کی تڑپ رکھتے ہوں' وہ والدین کے فرمانبردار اور بہن بھائیوں کے ہمدرد ہوں' وہ بڑوں کا ادب کرنے والے اور چھوٹوں سے شفقت کرنے والے ہوں' وہ غرباء اور مساکین پر مہربان اور یتامیٰ اور بیواؤں کے سرپرست ہوں' وہ اہل وطن کے دوست اور نسل انسانیت کے محسن ہوں' وہ دعوت اسلام کا علم لے کر مشرق ومغرب میں پھیل جائیں۔

﴿کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾ (آل عمران:110)

”(مسلمانو) تم بہترین امت ہو جنہیں نسل انسانیت (کی اصلاح وہدایت) کے لیے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو بھلے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو“۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میری آنکھیں ایسی بستی کو دیکھنے کے لیے ترس گئی ہیں جہاں اہل علم شیر و شکر ہوں، جن کے دل ایک دوسرے کے لیے نفرتوں اور کدورتوں کی بجائے الفتوں اور محبتوں سے سرشار ہوں، وہ باہم مل کر اللہ تعالیٰ کے دین کو غالب کرنے کی بھرپور کوشش کریں، انہیں دنیا میں بھی عزت و سربلندی ملے گی اور آخرت میں بھی اجر عظیم کے حق دار ٹھہریں گے، اللہ تعالیٰ ایسے ہی اہل علم کو پسند فرماتا ہے۔

﴿يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ﴾ (المجادلہ:11)

"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم سے نوازا گیا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے گا"۔

میں ایسی بستی دیکھنے کی تمنا رکھتا ہوں جہاں کے دولت مند غریبوں اور مسکینوں کے، بیواؤں اور یتیموں کے ہمدرد و غم خوار ہوں، انہیں جو دولت اللہ نے عطا کی ہے وہ ان کے پاس بطور امانت کے ہے اور وہ اس کا حق اسی طرح ادا کر سکتے ہیں کہ وہ اسے اپنے غریب اور نادار بھائیوں میں اس طرح تقسیم کر ڈالیں کہ انہیں محسوس تک نہ ہو کیونکہ نیکی وہی ہوتی ہے کہ دایاں ہاتھ خیرات کرے تو بائیں کو خبر نہ ہو اس طرح پورے معاشرے میں اطمینان و خوشحالی کی لہر دوڑ جائے۔

﴿كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ﴾ (الحشر:7)

"تاکہ جو لوگ تم میں سے دولت مند ہیں (مال) انہیں کے ہاتھ میں نہ پھرتا رہے"۔

میں ایسی بستی میں رہنے کا دلدادہ ہوں جہاں کے حکمران عوام کے خادم ہوں، وہ صاحب علم اور صاحب بصیرت ہوں، وہ اللہ سے ڈرنے والے اور سچے مسلمان ہوں، وہ عہدوں کے خود طالب اور حریص نہ ہوں بلکہ ان کی نیکی اور پارسائی کو، ان کے علم اور بصیرت کو دیکھ کر لوگ انہیں یہ ذمہ داری سونپیں، پھر وہ اسلام کا عادلانہ نظام قائم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کریں‘ وہ عدل وانصاف کو لوگوں کو ان کی دہلیز تک پہنچائیں وہ خزانہ عامرہ کو اپنی ملکیت نہیں بلکہ امانت خیال کریں اور اس کی ہر پائی عوام کی فلاح اور بھلائی پر صرف کریں‘ وہ معاشرت اور معیشت کو اسلامی اصولوں سے سنواریں قرآن نظام عدل کے لیے پکارتا ہے۔

﴿اِعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى﴾ (المائدہ:8)

”(اے مسلمانو!) انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیزگاری کی بات ہے“۔

اب ایسی بستی کہیں نظر نہیں آتی‘ زندگی تلخ ہو چکی ہے‘ ہر طرف پریشانی اور بے اطمینانی ہے۔

یقیناً رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے سرزمین یثرب میں جو بستی آباد کی تھی وہ مثالی تھی اور پاکستان کو بھی ایسی ہی مثالی بستی بنانے کے لیے ان گنت جانی ومالی قربانیاں دی گئیں تھیں مگر کیا کیجیے یہاں کے حریص اور لالچی حکمرانوں نے یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا‘ بے بسی کی اس کیفیت میں ایک عاجز بندہ اپنے رب کے حضور دعا ہی کر سکتا ہے۔

اے رب کریم! ہمارے دلوں کو جوڑ دے‘ ہمیں ایمان اور صحت کی دولت سے بہرہ ور فرمایا اور ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ نہ صرف پاکستان میں بلکہ دنیا بھر میں تیرے دین کو غالب کریں‘ اور پھر سے اس دنیا میں امن اور سلامتی کا پھریرا لہرانے لگے‘ یا اللہ اس وقت جہاں جہاں ظلم ہو رہا ہے تو ظالموں کا محاسبہ فرما اور مظلوموں کا مددگار بن۔ آمین

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سود یا قرض حسنہ؟

نفع رسانی کی صحیح صورت کیا ہے؟

حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک واقعہ یوں بیان فرمایا کہ ایک شخص لوگوں کو قرضہ دیا کرتا تھا' پھر وہ اپنے کارندے سے جسے وہ اپنے قرضے کی وصولی کے لیے بھیجتا اسے ہدایت کرتا کہ اگر وہ کسی تنگدست قرضدار کے پاس پہنچے تو اسے معاف کر دے (یہ کہتے ہوئے) کہ شاید اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ درگزر کا معاملہ فرمائے' آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب یہ شخص اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ درگزر کا معاملہ فرمایا۔ (مشکوٰۃ باب الافلاس والانظار)

اللہ اکبر! لوگوں کے ساتھ حسن سلوک پر اجر و ثواب کی یہ اتنی بڑی خوشخبری ہے کہ دنیا کے تمام ساز و سامان اور مال و متاع اس کے مقابلے میں ہیچ ہیں۔

غور کیجیے کہ زندگی کے نشیب و فراز میں ہر شخص کو نرم و گرم حالات سے گزرنا پڑتا ہے' حالات کبھی یکساں نہیں رہتے' یہاں تک کہ ایک شخص جو کسی سلطنت کا آج فرمانروا ہے عین ممکن ہے کہ کل کو اس کی حکومت جاتی رہے اور وہ بھی فقر و فاقہ کی کیفیت سے دوچار ہو۔

جس سر کو غرور آج ہے یاں تاج دری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا
آفاق کی منزل سے گیا کون سلامت
اسباب لٹا راہ میں یاں ہر سفری کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا انسانوں کے لیے زور وزر پر گھمنڈ بے معنی اور مال ودولت پر ناز بے مطلب ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی بجالانے میں شرف انسانیت اور اس کے بندوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں ہی کامیابی کا راز ہے۔

ذرا غور کیجیے کہ کسی دفتر میں کام کرنے والا ایک کلرک ہے جس کا تنخواہ میں بمشکل گزارہ ہوتا ہے' اس کا چھوٹا بچہ بیمار پڑ جاتا ہے' بیماری کی شدت کی بنا پر اسے اپنے لخت جگر کو ہسپتال لے جانا پڑتا ہے' علاج معالجے کے سلسلے میں فوری رقم کی ضرورت پیش آتی ہے' آپ اس کے پڑوس میں رہتے ہیں وہ آپ کو جانتا ہے کہ آپ صاحب حیثیت ہیں اور آپ بھی اسے جانتے ہیں کہ وہ غریب اور شریف انسان ہے' وہ آپ کے پاس آتا ہے اور اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے آپ سے کچھ رقم بطور قرض حسنہ مانگتا ہے' قرض حسنہ کا مطلب یہ ہے کہ جتنی رقم بطور قرض لی جائے' مقررہ مدت کے بعد اتنی ہی اس کے مالک کو لوٹا دی جائے' یعنی سو روپے کے عوض سو روپے ہی واپس کیے جائیں اور اگر سو روپے کے عوض ایک سو پندرہ روپے لوٹانے پڑیں تو پندرہ روپے سود ہوگا جسے اسلام ناپسند کرتا ہے اور اس سے سختی سے روکتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ☆فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ (البقرہ:278,279)

"اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو' اگر واقعی تم ایمان لائے ہو (تو حکم بجالاؤ کہ ایمان کا تقاضا ہی اطاعت ہے) لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان آیات مبارکہ سے صریح طور پر یہ بات سامنے آجاتی ہے کہ اسلامی نظام میں سودی کاروبار کرنے والوں کی حیثیت باغیوں اور مفسدوں کی سی ہے جن کی سرکوبی کے لیے ضرورت پڑنے پر فوجی کارروائی کی جاسکتی ہے اور اگر مسلمان پر کوئی ایسی حکومت مسلط ہو جاتی ہے جو سودی کاروبار کو جائز قرار دیتی ہو تو علمائے حق کا فریضہ ہے کہ وہ اس کے خلاف ہر قسم کا جہاد کریں۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سود بھی کاروبار کی ایک شکل ہے حالانکہ سود اور کاروبار میں زمین و آسمان کا فرق ہے' کاروبار میں نفع و نقصان دونوں کا احتمال ہوتا ہے' جبکہ سود میں فائدہ ہی فائدہ ہوتا ہے ہاں انسانوں کا استحصال ہوتا ہے اور انہیں پریشانیوں سے سابقہ پڑتا ہے۔ خالق کائنات کو انسان کی اس کمزوری کا علم تھا' قرآن نے اس کا ذکر اس طرح کیا ہے۔

﴿قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا﴾(البقرہ:275)

"ان کا یہ قول (نظریہ) ہے کہ تجارت بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے (حقیقت یہ ہے) کہ اللہ نے تجارت کو حلال قرار دیا ہے اور سود کو حرام"۔

پھر غور کیجیے کہ جو صدقہ و خیرات اللہ کی راہ میں خلوصِ نیت سے خرچ کیا جاتا ہے وہ اسے قبول فرماتا ہے اور اسے نشو ونما دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے لیے آخرت میں نجات کا باعث ہو جاتا ہے اس کے برعکس سودی مال کی حیثیت صفر ہو جاتی ہے۔

ارشاد ہوتا ہے

﴿يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ﴾ (البقرہ:276)

"اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقات کی پرورش کرتا ہے"۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وسعت اور فراخی دی ہے تو لوجہ اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غریب اور مسکین' حاجت مند اور ضرورت مند کی خدمت کر دیجیے اس طرح کہ اگر تمہارا دایاں ہاتھ سخاوت کرے تو بائیں ہاتھ کو خبر بھی نہ ہو اور اس کا اجر تو اللہ تعالیٰ کے ہاں بے پایاں ہے اور اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو پھر قرض حسنہ ہی دے ڈالیے' اس خیال سے کہ کل کو آپ پر تنگدستی کے دن آ سکتے ہیں' آپ پر بھی کوئی افتاد پڑ سکتی ہے' آپ کا بچہ بھی شدید بیمار ہو سکتا ہے اور جسے ہسپتال لے جانے کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔ چلیے اگر یہاں نہیں تو یوم جزا کو جہاں نفسی نفسی کا عالم ہو گا اور حالات اس قدر سنگین اور نازک ہونگے کہ والدین اور اولاد' خاوند اور بیوی اور حقیقی بھائی ایسے قریبی رشتے بھی ایک دوسرے کے کام نہ آ سکیں گے' اس پریشانی اور مصیبت کے وقت آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(من سره ان ينجيه الله من كرب يوم القيامة فلينفس عن معسر او يضع نه) (مشکوٰۃ باب الافلاس)

"جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن غم اور گھٹن سے نجات دے تو اسے چاہیے کہ تنگدست قرضدار کو مہلت دے یا قرض کا بوجھ اس سے اتار دے"۔

پس اس دن کے غموں اور پریشانیوں سے نجات پانے کے لیے اپنے کسی ضرورت مند بھائی کو قرض حسنہ دے ڈالیے' اگر وہ معینہ مدت کے اندر اپنے نرم حالات کی بنا پر آپ کا قرض واپس نہیں کر پاتا تو اسے مزید وقت اور مہلت دیجیے' اسلام پھر آپ کو بشارت دیتا ہے

(الله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه) (ریاض الصالحین)

"اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مدد گار رہتا ہے"۔

اور پھر لسانِ نبوت سے یوں بھی ارشاد ہوا:

(ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء)

حالی مرحوم نے اس حدیث مبارک کو شعر کی زبان میں اس طرح ڈھالا ہے

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

اور قرضدار کے ساتھ حسن سلوک کی قرآن حکیم نے جن خوبصورت الفاظ میں نصیحت کی ہے، اس سے بہتر نصیحت دنیا کے کسی مذہب اور قانون میں نہیں مل سکتی ہے۔

﴿وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَى مَيْسَرَةٍ وَأَنْ تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ﴾ (البقرہ:280)

"اگر تمہارا قرضدار تنگدست ہو تو ہاتھ کشادہ ہونے تک اسے مہلت دو اور اگر صدقہ کر دو (یعنی اس کا قرضہ کلیۃً معاف کر دو) تو یہ تمہارے لیے (کہیں) بہتر ہے اگر تم اس (حقیقت) کو جانو"۔

پھر غور کیجیے کہ قرض معاف کرنے والے شخص کو دنیا میں اطمینان قلب اور طمانیت نفس کی دولت سے نوازا جاتا ہے جو سب نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے اور جسے لاکھوں روپے دے کر بھی خریدا نہیں جا سکتا ہے یہ تو دنیا کا انعام ہے اور آخرت کا انعام تو بے بہا اور لازوال ہے اور وہ رب کریم کی دائمی و ابدی جنت کی نوید جانفزا ہے۔

مندرجہ بالا سطور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر آسانی سے پہنچا جا سکتا ہے کہ اسلام میں سود کی قطعی کوئی گنجائش نہیں ہے، سود خور، انسانیت کے لیے بدنما داغ اور ذلت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ورسوائی کا ذریعہ ہیں اس لیے کہ وہ مجبور و بے بس انسانوں سے سود در سود کی شکل میں مال وصول کر کے اپنا بینک بیلنس بڑھاتے رہتے ہیں۔ سود خوری کے انسانیت سوز عمل کے برعکس اسلام غریبوں اور ناداروں کی خدمت اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دیتا ہے اور خود محسن انسانیت ﷺ کی حیات طیبہ جود وسخا اور احسان و مروت کا بہترین نمونہ تھی' حضرت ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے' اور ماہ رمضان میں آپ کی سخاوت کہیں زیادہ بڑھ جاتی تھی لوگوں کو عام حکم تھا کہ جو مسلمان فوت ہو جائے اور اپنے ذمہ قرض چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو' میں اس کو ادا کروں گا اور جو ترکہ چھوڑ جائے وہ وارثوں کا حق ہے' مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں"۔

اسلام استحصالی نہیں بلکہ ایک فلاحی معاشرے کی داغ بیل ڈالتا ہے' وہ زندگی میں ہر فرد کو پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کرتا ہے وہ مجبور و بے بس لوگوں کی ہمت بڑھاتا ہے وہ ان کی مدد کر کے انہیں خوشحال بنانا چاہتا ہے۔

مسلمانوں نے خطہ پاکستان بے شمار جانی و مالی قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا تاکہ ہر شعبہ زندگی میں اسلامی اقدار کو اپنا کر اسے خوشحال فلاحی مملکت بنا سکیں مگر افسوس کہ حریص اور مفاد پرست سیاست دانوں نے ملک کو بنایا نہیں بگاڑا ہے۔ دوسرے ملکوں سے بے بہا سود پر قرضے اٹھا کر ملک کو سود کی راہ پر لگا دیا ہے اور ہر پاکستانی کو سود کی وبا میں جکڑ دیا ہے۔ اور پھر یہاں پر بے روزگار سکیم کے تحت قرضے دے کر بے شمار نوجوانوں کو سودی کاروبار میں ملوث کر دیا ہے' پورا ملک اخلاقی طور پر انحطاط کا شکار ہو چکا ہے اور معاشرے میں ہر قسم کی برائیاں آکاس بیل کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ پاکستان کے باون سالوں میں ہر آنے والی حکومت اسلام کا نام تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ضرور لیتی رہی ہے اور انہی الفاظ کے سہارے حکومت کرتی رہی ہے۔ مگر عملی طور پر اسلامی نظام سے بغاوت کا ثبوت فراہم کیا ہے اور ہر دور کے حکمران اپنا اپنا وقت پورا کر کے قومی خزانہ سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جیبیں بھر کے چلتے بنے ہیں' ملک اس وقت انتہائی نازک حالات سے دوچار ہے' ہماری سلامتی صرف اور صرف اسلامی نظام کے سایۂ رحمت میں ہے جس سے ہماری دنیا بھی سنورے گی اور آخرت بھی' ہمارے مسائل بھی حل ہونگے اور کھویا ہوا وقار بھی بحال ہوگا۔ جو خطہ زمین اسلام کے نام پر وجود میں آیا تھا اسی نظام کو یہاں جگہ ملنی چاہیے۔ ہمارے حکمرانوں کو بھی اسی کا وفادار بن کر رہنا چاہیے۔ اگر انہیں اسلام سے محبت نہیں تو انہیں پاکستان سے بھی کوئی لگاؤ نہیں ہے بلکہ وہ ملک دشمن ہیں اور انہیں یہاں حکمرانی کا بھی کوئی حق حاصل نہیں' انہیں یہ امانت ان لوگوں کے سپرد کر دینی چاہیے جو اس کے اہل ہیں۔

ظاہر میں تجارت ہے' حقیقت میں جوا
سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگ مفاجات

بیکاری و عریانی و مے خواری و افلاس
کیا کم ہیں فرنگی مدنیت کے فتوحات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اچھے اخلاق ہی اصل سرمایۂ حیات ہیں

"خَلق" اور "خُلق" دونوں کا مادہ (Root Word) ایک ہی ہے مگر اعراب میں تبدیلی کی وجہ سے معنی میں کافی فرق پایا جاتا ہے۔ "خَلق" بمعنی خلقت دنیا کے لوگ، مخلوق اور اس کی جمع خلائق ہے اور "خُلق" بمعنی خو، عادت، خصلت اور اس کی جمع اخلاق ہے۔ (فیروز اللغات)

اس کائنات میں انسان کا شرف وکمال عمدہ اخلاق کی بنا پر ہے' اگر وہ اچھے اخلاق سے اپنے آپ کو آراستہ کرتا ہے تو انسانیت کی معراج پر ہے اور مرتبہ فرشتوں سے بھی بڑھ کر ہے' حُسنِ سیرت ہی حُسنِ صُورت کو چمکاتی اور اسے دلآویز بناتی ہے جب کہ عمدہ اخلاق کے فقدان سے وہ اپنے مقام اور مرتبہ سے محروم ہو جاتا ہے اور بداخلاقی کی انتہا پر وہ حیوانات سے بھی ذلیل تر ہو جاتا ہے گو شکل وصورت میں وہ انسان ہے مگر بُرے اعمال وافعال کے باعث جانوروں سے فروتر ہے' قرآن حکیم ایسے بدخلق انسانوں کا نقشہ اس طرح کھینچتا ہے

﴿لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ (الاعراف:179)

"ان کے دل تو ہیں مگر ان سے حق بات کو سمجھتے نہیں اور آنکھیں ہیں مگر (بصیرت سے) محروم ہیں اور کان ہیں مگر (حق بات) سننے کے لیے تیار نہیں ہیں ایسے لوگ چوپایوں کی طرح ہیں (نہیں نہیں) بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں"۔

بلا مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب میں اسلام ہی ایک ایسا سچا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ دین ہے جس کے پاس انفرادی' اجتماعی' سیاسی' معاشی اور معاشرتی سطح پر اخلاق قوانین موجود ہیں وہ ہر حال اور ہر مقام پر تربیت کا سامان مہیا کرتے ہیں..... گھر میں' بازار میں' مدرسہ میں' مسجد میں' دیارِ غیر میں غرضیکہ صبح و شام وافر تربیت کا سامان موجود ہے.....وہ ہر طرف اور ہر جہت تعلیم و تربیت کرتا ہے.....اوضاع و اطوار کی خوبیوں کو سکھلاتا ہے' دستر خوان پر آداب طعام بتلاتا ہے' مجالس میں آداب سخن تو کھیل کود میں حسن اخلاق کی تعلیم دیتا ہے' مکتب میں آداب تعلیم و تعلم تو ایوان حکومت میں آداب خدمت اور احساس ذمہ داری پر توجہ دلاتا ہے۔ اور عقلاء کے نزدیک تعلیم میں تقدیم اسی کو حاصل ہے۔ اگرچہ علم سے انسان کو روشنی ملتی ہے اور وہ اخلاقی قدروں کو پہچانتا ہے مگر محض علم حاصل کرنا اور عمل کی طرف راغب نہ ہونا بے کار اور لا حاصل ہے' عربی میں کیا خوب محاورہ ہے۔

(العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم ضلال)

"علم بغیر عمل کے وبال جان ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے"۔

اسلامی نظام حیات کے دو اہم شعبے ہیں..... حقوق اللہ اور حقوق العباد اور ان دونوں شعبوں کی نگہبانی و نگہداشت بندہ مومن کو ساحل مراد سے ہمکنار کرتی ہے مثلاً رب کائنات کی توحید کا صدق دل سے اقرار اور اس کے احکام کو دل و جان سے بجالانا (صوم و صلوٰۃ کی پابندی اور حلال و حرام میں تمیز وغیرہ) حقوق اللہ ہیں تو اس کے بندوں کے ساتھ حسن معاملہ اخلاق اور حسن اخلاق سے پیش آنا (بڑوں کا ادب' چھوٹوں پر شفقت اور معاملات کو ٹھیک رکھنا وغیرہ) حقوق العباد ہیں۔

اخلاق حسنہ کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ اور ہر میدان میں نہ صرف صاف و شفاف تعلیم دی ہے بلکہ تربیت بھی کی ہے..... وہ آپس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں حلیم و بردباری کی نصیحت اور عفوو درگزر کی تلقین کرتا ہے' دوست واحباب کے ساتھ ہمدردیاں روا رکھنے کی ہدایت کرتا ہے تو بیماروں اور تنگدستوں کی دلجوئی کی ترغیب دلاتا ہے' اس طرح ایک ایسے پاکیزہ معاشرے کی داغ بیل ڈالتا ہے جسے بجا طور پر فلاحی اور خوشحال معاشرہ کہہ سکتے ہیں۔

اسلام نے بنی نوع انسان کے لئے زندگی گزارنے کا نمونہ (Symbol) خاتم النبیین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات قدس کو ٹھہرایا ہے۔

قرآن میں ارشاد ربانی ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ (الاحزاب:21)

"تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات بہترین نمونہ ہے"۔

آپ سیرت طیبہ کا جس رُخ سے بھی مطالعہ کیجیے معلوم ہو گا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو آپ نے جس اخلاص' محبت' لگن اور تڑپ سے ادا کیا وہ آپ ہی کا مقام ہے' آپ کے حسنِ معاملہ و اعمال حسنہ کو دیکھ کر ان گنت لوگ نعمت اسلام سے بہرہ ور ہوئے آپ کے بلندی اخلاق کی قرآن یوں شہادت دیتا ہے۔

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم:4)

"اور آپ یقیناً اخلاق حسنہ کی بلندیوں پر فائز ہیں"۔

علماء سیرت و تاریخ کا متفقہ بیان ہے کہ "محمد ﷺ اس کردار کے ساتھ جوانی کی منزل پر پہنچے کہ زمانہ جاہلیت کی باتوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ آپ کو محفوظ رکھا' آپ ایسے نوجوان تھے کہ مروت میں سب میں سے افضل' شرافت کی باتوں میں سب سے اعلیٰ اخلاق میں سب سے بہتر میل جول میں نہایت شریف' جواب دینے میں نہایت مہذب اور باسلیقہ' گفتگو نہایت شیریں' سمجھ بوجھ میں سب سے برتر' نہایت بردبار'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہایت امانتدار' بات کے سچے' زبان کے پکے' ہر ایک برائی سے کوسوں دور ہر ایک کے خیر خواہ' کبھی کسی کو آپ سے تکلیف نہیں پہنچی' کبھی کسی کو سخت بات نہیں کہی' نہ کسی سے لڑائی' نہ کسی سے جھگڑا' انہیں خوبیوں نے آپ کی قوم کو آپ کا گرویدہ بنا دیا' آپ کی سچائی اور امانتداری نے لوگوں میں یہ جذبہ پیدا کیا کہ آپ کو "الامین" "الصادق" کہیں اور اسی نام سے آپ کو یاد کریں" (سیرت مبارکہ محمد رسول اللہ ﷺ)

حضرت عائشہؓ سے کسی شخص نے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے سوال کیا تو ام المومنین نے سائل سے پوچھا کیا تو قرآن نہیں پڑھتا؟ "كان خلقه القرآن" آپ کا اخلاق تو قرآن کی جیتی جاگتی تصویر تھا' خادم رسول اللہ ﷺ حضرت انسؓ سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے متعلق سنیے!

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیبا اور ریشم رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا اور کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی اور میں نے آپ کی دس برس خدمت کی' آپ نے کبھی اُف بھی نہیں فرمایا اور نہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر آپ نے کبھی فرمایا کہ یہ کیوں کیا یا کیوں نہ کیا۔ (بخاری' مسلم)

پھر رسول اللہ ﷺ نے اخلاق حسنہ اختیار کرنے والے کو یہ خوشخبری سنائی ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن اچھے اخلاق کے ذریعے پے در پے روزے رکھنے والے اور متواتر عبادت گزار شب زندہ دار کا رتبہ پا لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کے لیے جنت کے سامنے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لیے جنت کے اندر میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس نے جھوٹ چھوڑ دیا' اگرچہ وہ مذاقاً بولتا تھا اور اس شخص کے لیے جنت کی بلندی میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور مجھ سے دور ہونگے وہ جو زیادہ باتونی' چرب زبان اور تصنع کرنے والے متکبر اور مغرور لوگ ہیں۔ (ترمذی)

قرآن حکیم اور جناب رسول اللہ ﷺ کے فرمودات اور خود آپ کے اسوہ حسنہ سے اخلاق کی ضرورت واہمیت ظاہر ہے اور آپ کا ارشاد گرامی یہ بھی ہے کہ

(بعثت لاتمم مکارم الاخلاق)

"مجھے مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"

اور جب تک مسلمان زندگی کے اس اہم شعبہ پر کاربند رہے عزت وسربلندی ان کے حصہ میں آئی ہے اور جب سے وہ اخلاقی اوصاف میں مضمحل اور کمزور ہوئے ہیں ان پر ذلت ورسوائی نے سائے ڈالنے شروع کیے ہیں۔

افراد یا قوموں کا عروج سیم وزر یا سنگ وخشت کی تعمیر سے نہیں ہوتا بلکہ صالح تربیت' مضبوط تعلیم' اور پاکیزہ اخلاق اور ٹھوس کردار سے ہوتا ہے۔

جس طرح کسی دیوار کی تعمیر اینٹوں سے کی جاتی ہے اور ہر اینٹ دیوار کی مضبوطی اور صفائی میں اہم حیثیت رکھتی ہے اسی طرح افراد کی صحیح تعلیم وتربیت بلکہ ہر ہر فرد کی اخلاقی وروحانی نگہداشت سے ہی کوئی قوم بلندیوں سے ہمکنار ہوتی ہے۔

ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور تعلیم وتربیت کا پہلا اور اولین گہوارہ گھر ہے' ارشاد ربانی ہے

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ (التحریم:6)

"اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو آگ سے بچاؤ"۔

گھر کے بعد تربیت کے لیے ارد گرد کا ماحول' مکتب (سکول و کالج) لٹریچر (Literature) اور ذرائع ابلاغ ہیں' جس قدر یہ تمام ادارے صحت مند کردار ادا کریں گے افراد کی نشوونما صحیح خطوط پر ہوتی جائے گی اور وہ ایک مضبوط قوم کی حیثیت سے ابھریں گے۔

افسوس کہ گذشتہ باون برسوں میں افراد قوم کی تعلیم وتربیت میں زبردست خلا رہ گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا سیاسی میدان اکھاڑا بنا رہا ہے' مفاد پرست سیاست دان قوم کی قسمت سے کھیلتے رہے ہیں کیا ہم اب بھی سنبھلیں گے یا نہیں؟ کیا ہمیں اپنے برادر ملک ترکی میں حالیہ زلزلے سے کوئی نصیحت وعبرت حاصل ہوئی ہے؟

فاعتبروا یااولی الابصار

قوم کے فرزندو! شاعر کے اس شعر کو یاد رکھنا

تحصیل علوم کر کہ دولت ہے یہی
اخلاق درست کر کہ زینت ہے یہی
اکبر کی یہ بات یاد رکھ اے عشرت
محفوظ ہو معصیت سے عزت ہے یہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلامی فلاحی مملکت میں امن کیسے قائم ہوتا ہے؟

کسی سلطنت کے قیام وبقاء کے لیے عدل وانصاف' کی حیثیت خشت اول کی سی ہے عدل قیام امن کی اساس ہے' عدل ہی سے لوگ اطمینان وسکون کی زندگی گزار سکتے ہیں اور عدل ہی سے وہ زندگی کے تمام شعبہ جات میں ترقی کی منازل طے کر سکتے ہیں۔ اگر کسی ریاست میں عدل نہ ہو اور زبردست زیردستوں کو دبانے لگیں اور طاقتور کمزوروں پر ظلم وزیادتی شروع کر دیں اور وہاں کی حکومت ان ظالموں کی سرکوبی نہ کرے تو وہاں فتنہ وفساد پھیل جاتا ہے اور ان کی تمام تر مادی ترقیاں بے معنی اور بے مقصد ہو کر رہ جاتی ہیں اور تباہی وبربادی ان کا مقدر ٹھہرتی ہے۔

قرآن حکیم نے قوم عاد وثمود کے دنیاوی جاہ وجلال اور فرعون وقارون کے شان وشکوہ کا ذکر کیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ کس طرح وہ لوگ پہاڑوں میں سے چٹانیں کاٹ کاٹ کر بلند وبالا عمارتیں بناتے تھے اور کس طرح لوگوں پر ظلم وستم ڈھاتے اور غرور وسرکشی اختیار کرتے مگر ایمان واخلاق سے تہی دامن اور عدل وانصاف سے فارغ ہونے کے سبب صفحہ ہستی سے ان کا نشان تک مٹ گیا اور ان کی تباہی وبربادی آنے والی نسلوں کے لیے عبرت وموعظت کا سامان بنی' ارشاد ہوتا ہے کہ

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ☆إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ☆الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ☆وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ☆وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ☆ الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ☆فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ☆فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ﴾ (الفجر:13-6)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے عاد کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟ (یعنی) اونچے ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ' جن کی مانند کوئی قوم دنیا میں پیدا نہیں کی گئی اور ثمود کے ساتھ جو وادی میں چٹانیں تراشتے تھے (کہ بڑی بڑی عمارتیں بنائیں) اور میخوں والے فرعون کے ساتھ (جو اپنی سلطنت کو بڑا مضبوط کہتا اور لوگوں پر ظلم و ستم کرتا) اور ان میں بہت فساد پھیلا دیا تو اللہ نے ان پر عذاب کا کوڑا برسا دیا (تباہ و برباد ہو گئے)"۔

اسی طرح قارون کا ذکر قرآن نے اس طرح کیا ہے

"قارون موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا پھر وہ اپنی قوم کے خلاف ہو گیا (اور دشمن قوم سے جا ملا) اور ہم نے اسے اتنے خزانے دیئے تھے کہ جن کی چابیاں ایک طاقتور جماعت بمشکل اٹھا سکتی تھی۔ ایک دفعہ اس کی قوم کے لوگوں نے اس سے کہا "اس قدر اتراؤ نہیں' اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا' جو مال و دولت اللہ نے تجھے دے رکھا ہے اس سے آخرت کا گھر بنانے کی فکر کرو اور دنیا میں بھی اپنا حصہ فراموش نہ کرو اور لوگوں سے ایسے ہی احسان کرو جیسے اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے اور ملک میں فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا" وہ کہنے لگا "یہ جو کچھ مجھے ملا ہے اس علم کی بدولت ملا جو مجھے حاصل ہے"۔

کیا اسے معلوم نہیں اللہ اس سے پہلے ایسے بہت سے لوگوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت میں اس سے کہیں سخت اور مال و دولت میں اس سے کہیں زیادہ تھے اور مجرموں سے تو ان کے گناہ نہیں پوچھے جاتے (ان کی گرفت ہوتی ہے اور انہیں پوچھ کر نہیں پکڑا جاتا کہ بتاؤ تمہارے گناہ کیا ہیں) پھر وہ (ایک دن) اپنی قوم کے سامنے پورے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹھاٹ میں نکلا‘ جو لوگ متاع دنیا کے طلبگار تھے وہ اسے دیکھ کر کہنے لگے ”کاش ہمیں بھی وہی کچھ میسر ہوتا جو قارون کو دیا گیا ہے وہ تو بڑا نصیبے والا ہے“ مگر اصحاب دانش و بینش کہنے لگے ”افسوس تمہارے حال پر! اللہ تعالیٰ کے ہاں اہل ایمان اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے اجر و ثواب کہیں بہتر ہے اور وہ صابرین ہی کو ملے گا‘ پھر ہم نے قارون اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا‘ پھر اس کے حامیوں کا کوئی گروہ ایسا نہ تھا جو اللہ کے مقابلے میں اس کی مدد کو آتا اور نہ وہ خود اپنی مدد آپ کر سکا“۔

(القصص: 81-76)

مندرجہ بالا قرآنی حقائق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ نہ تو ظلم و ستم سے قوموں کا انجام اچھا ہوا ہے اور نہ وہ مال و دولت ہی سود مند ثابت ہوا ہے جس میں احسان و مروت کا کوئی پہلو نہ ہو‘ زندگی کی اصل تو وہ ایمان و عمل کی پونجی ہے جس میں عدل و انصاف‘ احسان و مروت ایسی خوبیاں بھی ہوں۔

ہو علم اگر نصیب تعلیم بھی کر
دولت جو ملے تو اس کو تقسیم بھی کر
اللہ عطا کرے جو عظمت تجھ کو
جو اہل ہیں اس کے ان کی تعظیم بھی کر

تاریخ اسلام نے عدل و انصاف کی ایسی داستانیں رقم کی ہیں جو حکومتوں اور حکمرانوں کے لیے روشنی فراہم کرتی رہیں گی۔ انہیں پڑھ کر وہ اگر اپنے آپ کو اس سانچے میں ڈھال لیں تو یقیناً وہ اچھے اور نیک حکمران ثابت ہو سکتے ہیں اور تاریخ میں اپنے نام کو روشن کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کے پاس قبیلہ بنی مخزوم کی ایک خاتون فاطمہ بنت اسد کا مقدمہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پیش ہوا' اس نے چاندی کے زیورات کی گٹھڑی چرائی تھی' جرم ثابت ہو جانے پر آنحضرت ﷺ نے قطع ید کا حکم نافذ فرمادیا' مگر مجرمہ کے معزز قبیلہ سے تعلق کی بنا پر اہل قبیلہ نے سفارش کی کوشش کی' اس کے لیے اسامہ بن زیدؓ کا انتخاب ہوا' اسامہ کے باپ (زید بن حارثہؓ) آنحضرت ﷺ کے منہ بولے بیٹے تھے اور اسامہ سے رسول اللہ ﷺ بہت پیار کرتے تھے' ان کی سفارش پر آپ ﷺ نے فرمایا

"اسامہ! اللہ کی مقرر کردہ حدود میں سفارش! جاؤ! میں قبول نہیں کر سکتا' یہ طریقہ تم سے پہلی امتوں میں تھا کہ بڑے لوگوں کے جرم پر تو پردہ ڈال دیا جاتا اور غریبوں کو دار پر لٹکا دیا جاتا' واللہ! اگر فاطمہ بنت محمد بھی سرقہ کی مرتکب ہو' تو محمد (ﷺ) کو اس کا ہاتھ قلم کرانے میں تعامل نہ ہوگا۔ آخر مجرمہ کا ہاتھ قلم کرادیا گیا۔

حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی رعایا کے معاملات میں دادرسی کے خیال سے اپنے تمام عمال (Governors) سے چار شرطیں لیتے تھے' اول یہ کہ دربان وغیرہ اپنے دروازہ پر نہ رکھے گا' دوئم یہ کہ لوگوں کی ضروریات وحاجات کی جانب سے ذرا بھی غفلت اختیار نہ کرے گا' سوئم یہ کہ باریک کپڑا نہ استعمال نہ کرے گا' چہارم یہ کہ میدہ اور باریک آٹا نہ کھائے گا۔ (کتاب الخراج لابی یوسف)

حضرت عمرؓ خود اپنی ذات کا احترام تو نہیں چاہتے تھے لیکن نفس خلافت کا وقار ضرور ملحوظ رکھتے تھے' خلاف شان کوئی امر دیکھتے تو لوگوں کو ڈانٹتے اور سرزنش کرتے اور دُرّہ بھی چلا دیتے خصوصاً عمال کے معاملہ میں سخت نگرانی فرماتے تھے' ذرا ان واقعات پر غور کیجیے

حضرت عمرو بن عاصؓ امیر مصر کے ایک صاحبزادے نے ایک مصری کو گھوڑدوڑ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گھوڑا آگے بڑھانے پر مارا تو اس نے مدینہ پہنچ کر حضرت عمرؓ سے شکایت کی۔ حضرت عمرؓ نے باپ اور بیٹے کی طلبی کا فرمان بھیجا جب خط عمرو بن عاصؓ کو ملا تو صاحبزادے سے پوچھا کہ تم نے کچھ غلطی کی ہے؟ اس نے کہا نہیں تو فرمایا

(فما بال عمر يكتب فيك؟)

یعنی پھر تم کو عمرؓ کیوں طلب کر رہے ہیں؟

بحر حال دونوں دربار خلافت میں پہنچے تو حضرت عمرؓ نے مصری سے کہا کہ اپنا بدلہ لے لو' حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اس نے اس قدر مارا کہ ہم سب نے چاہا کہ وہ مارنا بند کر دے' جب مصری نے مارنا بند کیا تو حضرت عمرؓ عمرو بن العاصؓ سے مخاطب ہوئے "تم نے رعایا کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے" حضرت عمرو بن عاصؓ نے جواب دیا (لم اعلم ولم ياتيني) "مجھے اس واقعہ کا کچھ بھی علم نہ تھا اور نہ یہ شخص میرے پاس دادرسی کے لیے آیا' اس کے باوجود عمرؓ نے مصری کو تسلی دیتے ہوئے کہا اگر اس سلسلہ میں پھر تجھے شکایت ہو تو میرے پاس آنا" (کنز العمال)

حضرت عمرؓ کے بیٹے ابو شحمہ نے جب شراب پی تو خود اپنے ہاتھ سے اسی کوڑے مارے اور اسی صدمہ سے وہ بے چارے وفات پا گئے۔

قدامتہ بن مظعونؓ جو ان کے سالے اور بڑے رتبہ کے صحابی تھے جب اس جرم میں ماخوذ ہوئے تو علانیہ ان کو اسی دورے لگوائے۔ (الفاروق۔ شبلی نعمانی)

اپنے تو اپنے غیر مسلموں کی جان و مال اسلامی حکومت میں ہر طرح سے محفوظ تھی' ان کی جان و مال کو مسلمانوں کی جان و مال کے برابر قرار دیا گیا کوئی مسلمان اگر کسی ذمی کو قتل کر ڈالتا تھا' تو حضرت عمرؓ فوراً اس کے بدلے مسلمان کو قتل کر دیتے تھے' امام شافعیؒ نے روایت کی ہے کہ قبیلہ بکر بن وائل کے ایک شخص نے حیرۃ کے ایک عیسائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کو مار ڈالا؟ حضرت عمرؓ نے لکھ بھیجا کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو دیدیا جائے' چنانچہ وہ شخص مقتول کے وارث کو جس کا نام حنین تھا حوالہ کیا گیا اور اس نے اس کو قتل کر ڈالا۔(الفاروق۔ شبلی نعمانی)

یہ تھی اسلامی سلطنت میں عدل کی حکمرانی جس میں نہ صرف اپنے بلکہ غیر بھی امن وسلامتی سے زندگی بسر کرتے تھے اور کبھی ان پر کوئی ظلم ہوتا تو فوراً اس کا تدارک کر دیا جاتا۔

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ دورِ حاضر کی نام نہاد اکثر وبیشتر اسلامی ریاستوں میں منافقین کا ٹولہ برسر اقتدار ہے جنہوں نے عوام کا عرصہ حیات تنگ کر رکھا ہے انہیں امریکہ ایسے بڑے شیطان کی پشت پناہی حاصل ہے' افسوس کا مقام یہ ہے کہ اسلام پسند حلقے آپس کے فروعی اختلافات میں کٹے پھٹے ہوئے ہیں جیسا کہ ہمارے ملک کا حال ہے' اس سے حکمران طبقہ کو بڑی تقویت ملتی ہے وہ اپنے اقتدار کو طول دے کر ملکی خزانہ سے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ان حالات میں عاجز وبے بس لوگ رب کریم کے حضور صرف دعا ہی کر سکتے ہیں کہ وہ ہمیں فہم وبصیرت سے نوازے۔ آمین

دمِ تقریر تھی مسلم کی صداقت بے باک
عدل اس کا تھا قوی لوثِ مراعات سے پاک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دین اور سیاست کا تعلق

"الدین" وہ مکمل ضابطہ حیات (A Complete way of life) ہے جس کا دائرہ زندگی کے ہر شعبہ کو محیط ہے۔ وہ سیاست ہو یا معاشرت' عبادت ہو یا ریاضت' تجارت یا معیشت' انفرادی زندگی ہو یا اجتماعی زندگی ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں' اس کے نزدیک ریاست کا وہ تصور نہیں ہے جس کی بنیاد پر یورپ کی موجودہ ریاستیں قائم ہوئی ہیں جس میں مذہب کو ریاست سے یہ کہہ کر الگ کر دیا گیا ہے کہ "جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو"۔ (انجیل)

اس کے برعکس اسلام نے سیاست کو دین کا جزو لاینفک بنا دیا ہے' اور ایسی سیاست جس میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ رہے خدمت خلق کا جذبہ مفقود ہو جائے' ذمہ داری کا احساس جاتا رہے اور آخرت کی بازپرس کا یقین نہ رہے وہ محض ظلم اور فساد کے سوا کچھ نہیں۔ جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اور یہ حقیقت ہے کہ آج تک دنیا میں جو ظلم و ستم ہوا ہے اور ہو رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے بے خوفی اور آخرت میں جواب طلبی سے لاپروائی کا نتیجہ ہے۔

گویا ہم یہ بات بڑی ذمہ داری سے کہہ سکتے ہیں کہ اسلام سیاست اور دین کا معتدل مجموعہ ہے بلکہ جس کے نزدیک ہر شعبہ حیات اپنی ایک مخصوص تہذیب و ثقافت (Culture) اور اپنا ایک منفرد معاشرت و تمدن (Civilisation) رکھتا ہے اور وہ دنیا کے تمام نظام ہائے زندگی میں جانا پہچانا جا سکتا ہے۔

اسلامی ریاست میں قیصر اور ڈکٹیٹر کا وجود نہیں ہے اس کا ایک ہی اعلیٰ حاکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

و آمر (حکم دینے والا کے معنیٰ میں) مانا گیا ہے اور وہ حاکم اعلیٰ اس کائنات کا خالق ومالک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے' قرآن بڑے شدومد سے یہ اعلان کرتا ہے۔

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ (یوسف:67)

"(اس کائنات میں) حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے"۔

اللہ تعالیٰ خالق ہے' حکیم ہے اس کا ہر حکم حکمت پر مبنی ہے' وہ اپنے بندوں کی ضروریات واحتیاجات' ان کی کوتاہیوں اور کمزوریوں سے آگاہ ہے' اس نے اپنے قوانین اپنے بندوں کے فائدے کے لیے انبیاء ورسل کے ذریعے عطا کیے اس لیے بندوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ وہ اپنے مولا ومالک کے احکام بجالائیں' اللہ کے ہر رسول کی صدا یہ رہی ہے کہ وہ اپنے رب کا سب سے پہلا فرمانبردار بندہ ہے۔

﴿قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ☆ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الانعام:163)

"کہیے کہ میری نماز اور میری قربانی' میری زندگی اور میری موت سب کچھ اللہ رب العالمین کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے' مجھے اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں"۔

یہ آیت اس بات کی واضح نشاندہی کر رہی ہے کہ ہر شعبہ حیات میں' پیدائش سے لے کر موت تک رب تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی جائے گی اور انبیاء کرام کے فرائض میں یہ بات شامل تھی کہ ان احکام کی نہ صرف لوگوں کو دعوت دیں بلکہ عملی طور پر انہیں نافذ بھی کریں' اور کہیں تھوڑی سی بھی غفلت ہوئی تو انہیں متنبہ کر دیا گیا' سیدنا داؤد علیہ السلام سلطنت کے فرائض اور مقدمات کے فیصلوں کو چھوڑ کر ریاضت وعبادت میں مصروف ہوگئے' اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو اس طرح

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توجہ دلائی گئی۔

﴿يَادَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾ (ص:26)

"اے داؤد! ہم نے تمہیں زمین میں اپنا نائب بنایا ہے لہٰذا لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کیجیے اور خواہش نفس کی پیروی نہ کیجیے ورنہ یہ بات آپ کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی"۔

یہ ٹھیک ہے کہ بندگی رب تعالیٰ اپنے اوقات میں ضروری اور لازمی امر ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ ریاستی اور سیاسی معاملات کو نپٹانا بھی ایسا ہی ضروری فریضہ ہے۔

﴿اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾ (المائدہ:8)

"انصاف کرو کہ (شیوہ) انصاف ہی پرہیزگاری سے قریب تر ہے"۔

اور عدل بھی ایسا کہ جس میں تاخیر اور تعطل نہ آنے پائے' کیونکہ یہ بات بھی انصاف کے منافی ہے۔

(Delay in justice deny in justice)

قرآن حکیم میں آتا ہے

﴿وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ﴾ (الرحمٰن:9)

"اور وزن کو انصاف سے تولو اور ترازو میں ڈنڈی نہ مارو"۔

اگرچہ یہ آیہ مبارکہ ناپ تول کے متعلق ہے لیکن اس میں اشارہ اس طرف بھی ہے کہ ٹھیک ٹھیک انصاف مہیا کرو ایسے ہی جیسا کہ ترازو کے دونوں پلڑے برابر ہو جاتے ہیں اور میزان میں کمی نہ کرو سے یہ مفہوم سامنے آتا ہے کہ تم عدل میں کسی قسم کی تاخیر اور تساہل سے کام نہ لو' اس لیے جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جو امام اور حاکم ضرورت مندوں سے اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کے وقت آسمان کا دروازہ بند کر دے گا" (یعنی وہ رحمت الٰہی سے محروم ہو جائے گا)"۔ (ترمذی۔ ابواب الاحکام)

اور مستدرک حاکم میں اس بات کو اس طرح سمجھایا گیا ہے۔

"جو شخص مسلمانوں کے معاملہ کا ذمہ دار ہونے کے بعد ان کی ضرورت و حاجت اور فکر و فاقہ کے وقت اوٹ میں ہو جائے گا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ضرورت واحتیاج کے وقت اوٹ میں ہو جائے گا"۔

غور کیجیے کہ اس دن کہ جب نفسی نفسی کا عالم ہو گا اور اللہ کی رحمت کے سوا کسی کو کسی کروٹ بھی چین نصیب نہ ہو گا اس وقت رحمت الٰہی سے محرومی کتنا زبردست خسارہ ہے۔

سلطنت اور دین کا یہ اتحاد اسلام کا سب سے بڑا نصب العین ہے احکام الٰہی کے مطابق سلطنت کا جو کام بھی اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کی غرض سے کیا جائے وہ عین دین اور عین عبادت ہے' آپ غور کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ مکہ سے مدینہ ہجرت کر کے آئے تو وہاں اسلامی ریاست کی فوری طور پر داغ بیل ڈال دی گئی ہم دیکھتے ہیں کہ مکی سورتوں میں عقیدہ و فکر کی اصلاح کی گئی ہے تو مدنی سورتوں میں معاشرتی اور تمدنی احکام دیئے گئے ہیں رسول اللہ ﷺ نے جہاں نماز اور زکوٰۃ کا نظام قائم فرمایا وہاں عدلیہ کی بنیاد بھی رکھی' معاشی اور معاشرتی اصول وضع کیے' تعلیم اور تدریس کا انتظام فرمایا قبائل کے ساتھ سیاسی معاہدے طے پائے اور ریاست کے دفاع کے لیے پیہم اور مسلسل جہاد بھی کیے۔ گویا قیام دین کی خاطر ہر قسم کے مصائب و آلام' جانی و مالی قربانیاں' گھر بار سے دست برداری' بھوک پیاس کی سختیاں سب کچھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے برداشت کیا اور یہی زندگی کا ارفع واعلیٰ نصب العین ہے۔

اسلامی ریاست کی حدود صرف مدینہ منورہ تک ہی نہ رہی بلکہ فتح مکہ کے بعد گردونواح میں اسلامی پرچم لہرانے لگا اور پھر صحابہ کرامؓ نے اس کو وسعت دے کر کہاں سے کہاں تک پھیلا دیا' مسلمان کا مقصدِ حیات محض فتوحات نہیں ہے بلکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام قائم کرنا ہے تاکہ لوگ اطمینان اور سلامتی سے زندگی گزار سکیں۔

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ﴾ (البقرہ:193)

"اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ وفساد نابود ہو جائے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے' پس اگر وہ باز آجائیں تو ظالموں کے علاوہ کسی پر زیادتی روا نہیں"۔

آپ تاریخ کے اوراق پلٹ ڈالیے تو معلوم ہوگا کہ حق پرست مسلمانوں نے دنیا میں جہاں کہیں فتوحات کی ہیں وہاں امن وسلامتی کے جھنڈے گاڑے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو علم وادب اور تہذیب وثقافت سے آشنا کیا ہے' مسلمانوں کی اندلس میں آٹھ سالہ حکومت اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

مسلمان جب تک اسلامی تعلیمات پر کاربند رہے اور ان کی صفوں میں اتحاد رہا تو دنیا کی بڑی طاقت (Super Power) وہی تھے' ان کے ماتحت لوگوں کو سکھ اور آرام' عدل اور انصاف ملا اور جب سے انہوں نے قرآن کو غلافوں میں بند کر کے طاقوں میں سجا دیا ہے اور اسلام کی زریں تعلیمات کو فراموش کر دیا ہے تو ذلت وخواری ان کے حصے میں آگئی ہے نہ صرف ان کے اپنے ملکوں سے عدل اور انصاف نے بوریا بستر لپیٹ لیا ہے بلکہ وہ خود بھی دوسروں کے ہاتھوں پٹ رہے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

آج ہنود و یہود مسلمانوں کو مٹانے اور دبانے کے لیے اکٹھے ہو چکے ہیں اور دنیا کے مختلف حصوں میں ان پر ظلم و ستم ڈھایا جا رہا ہے' روزانہ بے پناہ جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے مگر ہم ہیں کہ خواب غفلت سے بیدار نہیں ہو رہے ہیں' کیا ہماری رگ حمیت مفلوج ہو چکی ہے؟

ہر مسلمان رگ باطل کے لئے نشتر تھا

اس کے آئینۂ ہستی میں عمل جوہر تھا

جو بھروسا تھا اسے قوتِ بازو پر تھا

ہے تمہیں موت کا ڈر' اس کو خدا کا ڈر تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بُرائی کا راستہ روکیے

مسلمان کی یہ شان ہے کہ نہ تو وہ خود احکام الٰہی توڑتا ہے اور نہ ٹوٹتے ہوئے دیکھتا ہے' اس بات کو جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک مثال سے اس طرح سمجھایا ہے۔

"وہ شخص جو اللہ کے احکام کو توڑتا ہے اور وہ شخص جو اللہ کے احکام کو ٹوٹتے ہوئے دیکھتا ہے مگر اسے ٹوکتا نہیں ہے' (بلکہ اپنے پندار اور غرور میں مگن رہتا ہے) ان دونوں کی مثال ایسی ہے جیسا کہ چند لوگوں نے بحری جہاز میں سفر کے لیے قرعہ اندازی کی (بالائی اور زیریں حصہ کے لیے) تو ان میں سے چند زیریں اور چند بالائی حصہ میں سوار ہوئے' جو لوگ زیریں حصہ میں سوار تھے وہ پانی لینے کے لیے بالائی حصہ میں آئے (کہ سطح سمندر سے پانی حاصل کریں) تو بالائی حصہ میں سفر کرنے والوں کو ان کی آمد و رفت ناگوار گزری اور وہ کبیدہ خاطر ہوئے۔ اس پر زیریں منزل والوں نے کلہاڑی لی اور جہاز کے پیندے کو پھاڑنے لگے' بالائی منزل والے (چوکس ہوئے) اور ان کے پاس آ کر کہنے لگے کہ یہ کیا حرکت ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ اس لیے کہ ہمارا اوپر آنا تمہارے لیے بار خاطر ہے اور پانی کے بغیر ہمارا گزارہ بھی نہیں ہے' نبی ﷺ نے اس مثال کو بیان کرنے کے بعد فرمایا اگر اوپر والے نیچے والوں کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں اور سوراخ کرنے سے انہیں روک دیتے ہیں تو انہیں بھی اور اپنے آپ کو بھی ڈوبنے سے بچا لیں گے اور اگر انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیتے ہیں تو انہیں بھی ڈبوئیں گے اور خود بھی ڈوبیں گے"۔ (بخاری)

اس حدیث مبارک کی روشنی میں ہم اپنی معاشرتی زندگی کی تعمیر و تخریب کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح جان پہچان سکتے ہیں' اگر ہمارا رویہ دوسروں کے ساتھ مثبت اور ہمدردانہ ہے تو اس کا جواب بھی بہتر اور مثبت ہی ملے گا اس کے برعکس اگر ہم دوسروں سے منفی اور دشمنی کا سلوک کریں گے تو اس کے نتائج بھی ویسے ہی رونما ہونگے۔

حسن صورت محض بے رونق ہے سیرت کے بدوں
جن گلوں میں خوشبو نہیں وہ خوش نما کہنے کو ہیں

ہماری معاشرتی زندگی کا تانا بانا (Warp and woof) اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ دست تعاون بڑھائیں اور برائیوں میں عدم تعاون کی راہ اختیار کریں۔ قرآن اس بات کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

(المائدہ:2)

"نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو اور گناہ اور ظلم کی باتوں میں مدد نہ کیا کرو"۔

بندہ مسلم برائیوں پر نہ صرف عدم تعاون کی راہ اختیار کرتا ہے بلکہ ان برائیوں کو مٹانے کی سرتوڑ کوشش بھی کرتا ہے' اسے فرمان رسول ﷺ یاد آجاتا ہے۔

(من رای منکم منکرا فلیغیره بیده فان لم یستطع فبلسانه' فان لم یستطع فبقلبه وذلك أضعف الایمان) (مسلم)

"تم اگر کسی کو برائی کرتے دیکھو تو اپنے ہاتھ سے روکو' اگر اس بات پر قدرت نہ رکھو تو زبان سے منع کرو' اگر اس پر بھی قدرت نہ ہو (تو کم از کم) اپنے دل سے تو برا جانو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے"۔

برائیوں کے خلاف اگر دل کی شمع بھی بجھ جائے تو اس سے بڑا اور کوئی خسارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے' اس کا مطلب یہ ہوا کہ معاشرے کے افراد کو برائیاں پسند آنے لگی ہیں تو ایسے افراد کا ایمان بھلا کہاں رہا یہ تو شرف انسانیت سے محروم ہو چکے ہیں' ایسے ہی افراد کے متعلق اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو' ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے اور پھر تم اس کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سنے۔ (ترمذی)

برائی اور برے لوگوں کے خلاف جو لوگ محاذ بنا لیتے ہیں اور اس پر وہ ڈٹے رہتے ہیں ایسے لوگوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوتی رہتی ہے اور جو لوگ اس فریضہ سے دستبردار ہو جاتے ہیں تو ایسے لوگ برے لوگوں کے ہم نوالہ اور ہم پیالہ بن جاتے ہیں اور تباہی و بربادی ان کا مقدر ٹھہرتا ہے' اس حدیث پر غور کیجیے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی وہ یہ تھی کہ کوئی شخص کسی برے آدمی سے ملتا اور کہتا کہ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو چھوڑ دو یہ تمہارے لیے جائز نہیں ہے' پھر جب وہ دوسرے دن اسی شخص سے ملتا اور اس کو اسی حالت میں پاتا ہے تو پھر اسے نہ روکتا اور اس کا ہم پیالہ ہو جاتا' جب بنی اسرائیل کے افراد میں یہی کیفیت پیدا ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا پھر آپ ﷺ نے سورۃ المائدہ کی یہ آیات تلاوت فرمائیں

"بنی اسرائیل میں سے جو لوگ کافر ہو گئے ان پر داؤد اور عیسیٰ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیونکہ وہ نافرمان ہو گئے تھے اور (راہ حق سے تجاوز کر کے) حد سے آگے نکل گئے تھے' وہ ان برے کاموں سے منع نہیں کرتے تھے جو وہ کر رہے تھے اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان کے افعال انتہائی ناپسندیدہ تھے' ان میں سے اکثر کو آپ دیکھیں گے کہ وہ کفار سے دوستی گانٹھتے ہیں اور جو اعمال وہ اپنے لیے آگے بھیج رہے ہیں بہت برے ہیں کہ ان سے اللہ بھی ان پر ناراض ہو گیا اور وہ خود بھی ہمیشہ عذاب میں رہیں گے' اگر وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو ان کی طرف اتارا گیا ہے ایمان لاتے تو کفار کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے فاسق ہیں۔ (المائدہ:81-78)

قرآن نے ہر مسلمان کو داعی الی الحق بنایا ہے اور مجموعی طور پر پوری امت کے ذمہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ لگایا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ﴾ (آل عمران:110)

"(مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں (کی اصلاح و ہدایت) کے لیے پیدا کیا گیا ہے' تم لوگوں کو بھلے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو اور تمہارا خود بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہے۔

اسی فریضہ حق کو ادا کرنے کے لیے ہمارے اسلاف (Ancestors) نے دنیا کے مختلف حصوں کی خاک چھانی' اس راہ میں ہر مشکل اور ہر مصیبت کو برداشت کیا' اور نہ جان کی فکر رہی اور نہ مال کی پروا۔

تھے ہمیں اک تیرے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے' کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں
کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہو چکے ہیں ان کی اس غفلت سے نہ صرف ان کے اپنے ملکوں میں بلکہ دنیا بھر میں امن اور چین رخصت ہو چکا ہے' کبھی وہ امن و سلامتی کے نمائندے تھے وہ جدھر جا نکلتے نظام عدل و انصاف قائم کرتے تھے' وہ جہاں کہیں پھرتے لوگ اطمینان اور سکھ کا سانس لیتے' ایسا کیوں تھا؟ اس لیے کہ وہ قرآن کی تعلیمات پر مضبوطی سے عمل پیرا تھے اور رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ ان کے لیے مشعل راہ تھی۔

مسلمانوں کو عظمت رفتہ حاصل کرنے کے لیے اتفاق واتحاد کی زبردست ضرورت ہے' فروعی اختلافات میں اپنی قوتیں صرف کرنے کی بجائے وہ اپنی اصلاح کریں اور پھر اللہ کے دین کو غالب کرنے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں' اس راہ میں فرقہ پرستی' برادریوں کے بندھن' حسب و نسب اور ذات پات کے بت توڑ ڈالیں' شعوب و قبائل اور رسوم کہن کی زنجیروں کو کاٹ کر پھینک دیں' اس طرح دنیا میں توحید عام کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

بتان شعوب و قبائل کو توڑ
رسوم کہن کے سلاسل کو توڑ
یہی دین محکم یہی فتح باب
کہ دنیا میں توحید ہو بے حجاب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی لازوال داستانیں

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ انصار اور مہاجرین مدینہ منورہ کے ارد گرد خندق (کھائی) کھود رہے تھے جب کمر پر مٹی اٹھاتے تو یہ شعر پڑھتے جاتے

نحن الذین بایعوا محمدا
علی الجهاد ما یقینا ابدا
اپنے پیغمبر محمد ﷺ سے بیعت ہم نے کی
جب تلک ہے زندگی جہاد پر قائم سدا

رسول اللہ ﷺ صحابہ کرامؓ کے اس جذبہ جہاد پر اس طرح جواب دیتے ہیں

اللهم انه لا خیر الا خیر الاخرة
فبارك في الانصار والمهاجره
فائدہ جو کچھ کہ ہے آخرت کا فائدہ
کر دے بابرکت تو انصار اور مہاجر کو اے خدا

(اردو اشعار۔ علامہ وحید الزماں)

ذرا آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیارے صحابہؓ کرام کے حالات زندگی پڑھ جایئے' معلوم ہو گا کہ ان نفوس قدسیہ کی زندگیاں اللہ کے دین کی سربلندی اور سرفرازی کے لیے وقف تھیں' مکی دور کے تیرہ برس میں دعوت و تبلیغ کے سلسلہ میں کس قدر مشکلات و مصائب برداشت کیے' اذیتیں اور پریشانیاں اٹھائیں' ظلم و ستم سہے' بھوک اور پیاس کی سختیاں جھیلیں' کبھی شعب ابی طالب میں مسلسل اور پیہم تین برس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھلے آسمان کے نیچے انتہائی کرب واذیت میں گزار دیئے اور کبھی ان پریشانیوں میں حبشہ کی طرف ہجرت کی اور بالآخر وطن کو خیر باد کہا اور ہجرت مدینہ ہوئی۔ ان تمام دکھوں اور تکلیفوں میں اللہ کی رحمت سے استقامت وعزیمت کی راہ اختیار کی اور یہی ان کی کامیابیوں کا راز ہے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد بھی کفار مکہ نے مسلمانوں کا پیچھا نہ چھوڑا' وہ مسلمانوں کو مختلف طریقوں سے دبانے اور اسلامی اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوشش کرتے رہے اور بالآخر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے لشکر کثیر کے ساتھ سامان حرب سے لیس میدان بدر میں کود پڑے' مسلمان جنگ کرنے میں پہل نہیں کرتا' اگر دشمن سچائی کو دبانے کے لیے اس پر حملہ آور ہو تو پھر وہ اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرتا ہے' چنانچہ مسلمانوں کی مٹھی بھر جماعت بے سروسامانی کے ساتھ جذبہ ایمان سے لبریز اور شوق شہادت سے سرشار دشمنوں کے انبوہ کثیر کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو گئی' بلاشبہ دشمن کے مقابلہ میں تھوڑے تھے مگر انہیں اللہ کی رحمت کا سہارا تھا اور اس سے بڑھ کر کس کا سہارا ہو سکتا ہے' بلاشبہ ان کے پاس سازوسامان کی قلت تھی۔ اتفاق واتحاد' صداقت وشجاعت' صبر وقناعت اور جذبہ ایثار وقربانی سے مالا مال تھے گویا کہ دشمن کے مقابلہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار تھے اور یہ ہیں وہ صفات جن کی طاقت تیغ وتفنگ' ٹینک اور میزائل سے کہیں بڑھ کر ہے ان کی لغت میں موت کے معنی حیات' رزم کے معنی بزم' فاقہ کے معنی روزہ' زندہ کا معنی غازی اور مقتول کے معنی شہید تھے' وہ دنیا کو فانی اور عقبیٰ کو باقی سمجھتے تھے اور ان کا راہ حق میں جان دینا گویا کہ نجات ابدی اور حیات جاودانی کا حصول تھا اور سچ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جنت سرفروشوں کا مقام ہے۔ غافلوں بزدلوں کی جگہ نہیں۔ ہر مسلمان شوق شہادت کے جذبہ سے سرشار تھا یہاں تک کہ بچے اور بوڑھے بھی جام شہادت نوش کرنے کی تمنا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تڑپ رکھتے تھے' ان واقعات کو پڑھیے اور ایمان تازہ کیجیے۔

"جب مجاہدین میدان بدر کی طرف روانہ ہوئے تو ایک صاحبزادے جن کا نام عمیر بن ابی وقاصؓ تھا اور جن کی عمر سولہ سال تھی مجاہدین کے ساتھ روانہ ہوئے ان کو ڈر تھا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ ان کو چھوٹا سمجھ کر واپس نہ فرما دیں چنانچہ وہ آپ ﷺ کی نگاہ سے بچ رہے تھے' ان کے بڑے بھائی سعد بن ابی وقاصؓ نے ان سے چھپنے کی وجہ دریافت کی تو عمیرؓ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کمسن سمجھ کر واپس نہ پلٹ دیں' میں اس جہاد میں شریک ہونا چاہتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ مجھے بھی شہادت نصیب فرمائے' ان کو جس کا ڈر تھا وہی ہوا رسول اللہ ﷺ نے اس خیال سے کہ وہ ابھی جنگ کی عمر کو نہیں پہنچے ہیں انہیں واپس کرنا چاہا تو وہ رونے لگے' یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ پر اثر پڑا اور آپ ﷺ نے انہیں شرکت کی اجازت دے دی' انہوں نے اسی معرکہ میں جام شہادت نوش کیا اور اپنی مراد کو پہنچے۔

(نبی رحمت ﷺ۔ ابوالحسن علی ندوی)

اب ایک بوڑھے صحابیؓ کا واقعہ سنیے

"عمرو بن جموح کے چار جوان بیٹے تھے اور عمروؓ بن جموح کی ٹانگ میں لنگ تھا' جب رسول اللہ ﷺ جنگ میں تشریف لے جاتے تو سب بیٹے آپ کے ہمراہ ہوتے' جب غزوہ احد کا موقعہ آیا اور آپ ﷺ نے جانے کا ارادہ فرمایا تو عمروؓ بن جموح کو بھی شوق شہادت نے تڑپا دیا بیٹوں نے باپ سے عرض کیا "اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس فریضہ سے رخصت عطا فرمائی ہے' آپ گھر پر قیام کیجیے' ہم آپ کی طرف سے کافی ہیں' بوڑھے صحابیؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے بیٹے مجھے آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکتے ہیں'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ گواہ ہے' میری دلی تمنا اور آرزو تو یہ ہے کہ شہادت کا رتبہ حاصل کروں اور اپنی معذور ٹانگ کے ساتھ جنت میں چلوں پھروں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" اللہ تعالیٰ نے تمہیں جہاد سے معاف فرما دیا ہے' دوسری طرف ان کے بیٹوں سے کہا کہ انہیں جانے کیوں نہیں دیتے؟ شاید اللہ تعالیٰ انہیں مرتبہ شہادت سے سرفراز فرمادے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کے لیے نکلے اور میدان احد میں جام شہادت نوش فرمایا۔ (زاد المعاد ابن قیم۔ فصل فی غزوہ احد)

معرکہ احد میں جب کہ بہت سے مسلمان میدان چھوڑ چکے تھے حضرت انسؓ بن نضرؓ بڑھے' انہوں نے سعد بن معاذؓ کو سامنے دیکھا تو کہنے لگے اے سعد بن معاذؓ اللہ کی قسم جنت کی خوشبو احد پہاڑ کے اس طرف سے آرہی ہے۔ یہ کہہ کر میدان میں کود پڑے اور جام شہادت نوش فرمایا۔

انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ ہم نے اسی سے زیادہ زخم ان کے جسم پر پائے کچھ تلوار کے تھے کچھ نیزے کے اور کچھ تیروں کے زخم تھے۔ ہم نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ مشرکین نے جسم کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا جس کی وجہ سے سوائے ان کی بہن کے جنہوں نے ان کو انگلی کے پورے سے شناخت کیا اور کوئی نہ پہچان سکا۔

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر۔ ابوالحسنؒ علی ندوی)

شہدائے اسلام کی قربانیوں کا تذکرہ مولانا ابوالکلام آزاد اس طرح کرتے ہیں۔

"بدر اور اُحد کے شہیدوں کے حالات پڑھو' ایمان لانے کے بعد جو کچھ بھی ان کے حصے میں آیا وہ بجز رات دن کی کاہشوں اور مصیبتوں کے اور کیا تھا؟ اور پھر قبل اس کے کہ اسلام کی فتح و اقبال کی کامرانیوں میں شریک ہونے کا موقع ملتا دشمنوں کی تیغ وسناں سے چور میدان جنگ میں دم توڑ رہے تھے لیکن پھر غور کرو' ان کے دل کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شادمانیوں کا کیا حال تھا؟ اس اطمینان و سکون کے ساتھ عیش و نشاط کے بستروں پر کسی نے جان نہ دی ہو گی' جس طرح انہوں نے میدان جنگ کی ریتلی زمین پر لوٹ لوٹ کر دی' جنگ اُحد میں سعد بن ربیع "کو لوگوں نے دیکھا' زخموں میں پڑے سانس توڑ رہے ہیں' پوچھا کوئی وصیت کرنی ہو تو کر دو' کہا اللہ کے رسول ﷺ کو میرا اسلام پہنچا دینا اور قوم سے کہنا کہ راہ حق میں جانیں قربان کرتے رہیں۔ عمار بن زیاد زخموں سے چور جان کنی کی حالت میں تھے کہ آنحضرت ﷺ سرہانے پہنچ گئے فرمایا کوئی آرزو ہو تو کہ دو' عمارؓ نے اپنا زخمی جسم گھسیٹ کر اور زیادہ قریب کر دیا اور اپنا سر آپ کے قدموں پر رکھ دیا کہ اگر کوئی آرزو ہو سکتی ہے تو صرف یہی ہے۔

عورتوں تک کا یہ حال تھا کہ بیک وقت انہیں ان کے شوہر' بھائی اور باپ کے شہید ہو جانے کی خبر پہنچائی جاتی تھی اور وہ کہتی تھیں' یہ تو ہوا' مگر بتلاؤ اللہ کے رسول ﷺ کا کیا حال ہے؟ پھر جب آپ ﷺ کا جمال جہاں آرا نظر آتا تو بے اختیار خوش ہو کر پکار اٹھتیں۔

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ

تو اگر سلامت ہے تو پھر دنیا کی ساری مصیبتیں ہمارے لیے شہد و شکر کا گھونٹ ہو گئیں۔

من و دل گر فنا شدیم چہ باک

غرض اندر میان سلامت اوست

(ترجمان القرآن جلد دوم)

غزوہ اُحد کے بعد حضرت زبیرؓ کی والدہ صفیہؓ اپنے بھائی حمزہ کی لاش دیکھنے گئیں' زبیرؓ نے ماں کو دور ہی سے روکا' اس پر انہوں نے جواب دیا "مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑی گئی ہے اور اس کی بے حرمتی کی گئی ہے' لیکن یہ تو ہمارے لیے فخر کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مقام ہے' بیٹا! میں نہ روؤں گی' نہ چلاؤں گی' صرف دعا پڑھ کر لوٹ جاؤں گی"۔

(رحمۃ اللعالمینؐ۔ قاضی سلیمان منصورپوری)

غرض تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے' یہ شہدائے اسلام کے خون سے جگمگاتی ہوئی نظر آئے گی' جہاد مسلمانوں کی زندگیوں کا جزو لاینفک رہا ہے' جس طرح مچھلی پانی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح مسلمان جہاد کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا' نہیں نہیں! وہ جہاد ہی سے حیات جاودانی حاصل کرتا ہے۔

آج کشمیر اور چیچنیا کے مسلمان مجاہدوں اور شہداء نے اپنے اسلاف کی تاریخ کو دہرادیا ہے۔ ان بہادروں کے ایسے ایسے واقعات پڑھنے سننے میں آتے ہیں کہ انسانی عقل و فکر حیرت میں ڈوب جاتی ہے' انہوں نے شجاعت و عظمت کی لازوال داستانیں رقم کی ہیں۔

اللہ کی رحمتیں اور سلامتیاں ہوں ان کشمیری مجاہدوں پر جو گزشتہ باون برس سے ظالم وسفاک کفار کے آگے سینہ سپر ہیں' رب کریم ان بوڑھوں' بچوں' خواتین وحضرات شہداء کے مراتب ودرجات کو بلند فرمائے جو ظالموں کے ہاتھوں رتبہ شہادت سے سرفراز ہو چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنی بے پناہ رحمتوں سے نوازے ان چیچن مسلمانوں کو جو گزشتہ کئی ماہ سے ٹھٹھرتی سردی میں بے سروسامان' روسی درندوں سے جانبازی اور سرفروشی سے لڑ رہے ہیں۔ رب کریم ان شہداء کے درجات بلند فرمائے اور انہیں ظالموں پر فتح وکامرانی سے بہرہ ور کرے۔ آمین

اس وقت چیچنیا کے تمام شہر اور قصبات کھنڈرات میں تبدیل ہو چکے ہیں' عالم اسلام کے مسلمانوں پر یہ فرض عین ہے کہ انہیں ہر قسم کی جانی ومالی امداد پہنچائیں کہ اسلامی اخوت اور بھائی چارہ کا یہی تقاضا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اقتدار کے حق دار کون ہیں؟

ابو موسیٰ ؓ کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے ساتھ میرے دو چچازاد بھائی بھی تھے' ان میں سے ایک نے عرض کی یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکمران بنایا ہے' اس کے کسی حصہ پر ہمیں بھی حاکم بنا دیجیے اور دوسرے شخص نے بھی اسی طرح کی درخواست کی تو اس پر آپ ﷺ نے (ناگواری سے) فرمایا" واللہ جو شخص بھی ہم سے حکومت کا طلبگار ہوگا یا اس پر حریص نظر آئے گا' ہم اس کو ہرگز حاکم نہیں بنائیں گے اور ایک روایت میں اس طرح ہے" جو شخص حکومت کے کسی عہدہ کی طلب کرے گا ہم اسے وہ عہدہ نہیں دیں گے"۔(بخاری'مسلم)

جناب رسول اللہ ﷺ نے کتنی پتے کی بات ارشاد فرمائی ہے کہ جو شخص وزارت وصدارت' حکومت وامارت کا بھوکا اور حریص ہو' اسے یہ عہدہ اور منصب عطا نہ کرو' اس کی یہ خواہش اور حرص اس بات کی علامت ہے کہ اسے یہ سیادت وقیادت محض شوکت ووجاہت' اپنی حسرتوں اور آرزوؤں کی تکمیل کی خاطر چاہیے نہ کہ اس کے پیش نظر رضائے الٰہی' اس کے دین کی سربلندی' عامۃ الناس کی فلاح وبہبود اور خدمت ہے۔

ایک صالح اور عقلمند انسان کو اتنی عظیم ذمہ داری کو نبھانے میں خوف آتا ہے' اسے اس بات کا ڈر رہتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ فرائض کی ادائیگی میں اس سے کوئی کوتاہی ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے یہاں اس پر اس کی گرفت اور باز پرس ہو اور اس کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عاقبت خطرے میں پڑ جائے' بادل نخواستہ اگر کسی نیک اور قابل انسان کو یہ ذمہ داری سونپ دی جائے تو پھر اس کی راتوں کی نیند حرام اور دن کا سکون چھن جاتا ہے' اسے ہر وقت عوام کے حقوق کا خیال اور آخرت میں محاسبہ کا فکر دامن گیر رہتا ہے' ایسے متقی اور پرہیزگار شخص کی رب کریم کی طرف سے مدد کی جاتی ہے' اگر وہ اس عہدہ سے ٹھیک ٹھیک عہدہ برا ہونے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے فرائض حکومت کو سرانجام دینے میں کامیابی عطا فرماتا ہے کامیابی کی یہ نوید اس حدیث میں سنائی گئی ہے۔

"حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص خود اس بات کا طالب ہو کہ اسے قاضی بنایا جائے اس کو اس کے نفس کے حوالہ کر دیا جاتا ہے اور جو شخص اس عہدہ کو قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے اس پر ایک فرشتہ اترتا ہے جو اس کی رہنمائی کرتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

قرآن حکیم کی درج ذیل آیہ مبارکہ سے بھی یہی حقیقت آشکارا ہوتی ہے کہ قیادت کی ذمہ داری اہل دانش کو سونپی جاتی ہے نہ کہ وہ جو خود اس کی جستجو اور تڑپ رکھتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ﴾ (النساء:58)

"(مسلمانو!) بے شک اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو"۔

"اہل" سے مراد وہ لوگ ہیں جن میں اقتدار سنبھالنے کی ہر طرح سے صلاحت موجود ہو' جنہیں اگر علم میں رسوخ ہو تو فیصلہ کرنے کی بصیرت بھی ہو' جو اگر ملکی معاملات کو سمجھتے اور پرکھتے ہوں تو بین الاقوامی امور کی سوجھ بوجھ بھی رکھتے ہوں' وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اگر بردبار اور متحمل مزاج ہوں تو ہمدرد اور باوفا بھی ہوں' امانت داری ان کی خصلت ہو تو خدمت خلق ان کا شعار (Motto) ہو۔

قرآن حکیم نے ایسے باصلاحیت لوگوں کے لیے دو خوبصورت الفاظ استعمال کیے ہیں " بسطة فی العلم والجسم" یعنی وہ جسمانی اور علمی ہر دو لحاظ سے مضبوط اور صحت مند ہوں"۔ علم میں تمام اخلاقی و روحانی' فہم و بصیرت کی خوبیاں جمع ہو جاتی ہیں تو جسم میں تمام قائدانہ صلاحیتیں سامنے آجاتی ہیں۔

ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی شناخت اہل علم ہی کر سکتے ہیں۔ علوم کے ماہرین' دانشور' عقلمند' فہم و بصیرت رکھنے والے ہونے چاہئیں جو افراد حکومت کا انتخاب نہایت دیانت داری سے کریں' اسی طرح ایک صالح قیادت وجود میں آئے گی۔

اقتدار سنبھالنے والے یہ وہ نیک لوگ ہیں جو ہمیشہ عہدوں اور ذمہ داریوں سے بھاگتے رہے ہیں' اب اگر کوئی بوجھ ان کی خواہش کے خلاف ڈال ہی دیا گیا ہے تو ان کی ساری زندگی اس بوجھ کے نیچے دب کے رہ گئی ہے' ان کے لیے نہ کھانے پینے میں کوئی لذت و سرور نہ سونے جاگنے میں کوئی راحت و آرام' نہ بیوی بچوں کے اندر ان کے لیے کوئی خوشی رہ گئی نہ دوست و احباب کے اندر کوئی دلجمعی' کسی معزز عہدے کے ملنے پر خوشیاں منانا اور جشن کرنا تو الگ رہا زندگی کی جو تھوڑی بہت آزادیاں انہیں میسر تھیں وہ بھی ذمہ داری کے بعد چھن گئیں' بیوی بچوں کے کروفر اور اعزاء و اقرباء کے شان و اعزاز میں چار چاند لگانا تو درکنار' اب تک اپنی انفرادی سعی و کشش سے جو خدمت ان کے بن آتی تھی' اس منصب کی ذمہ داریوں نے اس سے بھی ان کو محروم کر چھوڑا' زندگی کا ایک ایک لمحہ اللہ کے دین اور ملت کی خدمت کے لیے وقف ہو گیا' ان کے عزیز قریب سب جیتے جی ان سے بے گانہ ہو کے رہ گئے' سب سو رہے ہیں' وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جاگ رہے ہیں' سب بے فکر ہیں وہ سب کے لیے فکر مند اور غمگین ہیں۔

سب اسلام کے حکمبر دار بندے
سب اسلامیوں کے مددگار بندے
خدا اور نبی کے وفادار بندے
یتیموں کے' بیواؤں کے غم خوار بندے
رہے کفرو باطل سے بے زار سارے
نشے میں مئے حق کے سرشار سارے

غور کیجیے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب ابو بکر صدیقؓ کا خلافت کے لیے انتخاب ہوا تو آپ سے لوگوں کو خطاب کرنے کے لیے منبر پر تشریف لانے کی درخواست کی گئی' اتنی اہم ذمہ داری کندھوں پر آپڑنے سے ہمت نہیں ہوتی تھی اور یوں محسوس ہوتا تھا کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہیں' بار بار کے اصرار پر آخر منبر پر رونق افروز ہوئے اور انتہائی عاجزی وانکساری سے جو مختصر سی تقریر ارشاد فرمائی وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کرتی ہے نیز قوم کی نشان دہی کرتی ہے' فرمایا

"لوگو! میں تمہارا امیر بنادیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں پس اگر میں ٹھیک راہ اختیار کروں تو تم میری مدد کرو اور غلط راہ اختیار کروں تو مجھ کو سیدھا کردو' سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے تم میں جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے چنانچہ میں اس کا شکوہ دور کردونگا اور تم میں جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے چنانچہ میں اس سے حق لونگا' جو قوم جہاد کو چھوڑ دیتی ہے اللہ اس پر ذلت کو مسلط کردیتا ہے اور جس قوم میں بری باتیں عام ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دکھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ومصائب میں مبتلا کر دیتا ہے' جب تک میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کروں تو تم میری اطاعت کرو اور جب میں نافرمانی کروں تو تم پر اطاعت فرض نہیں ہے' اچھا اب جاؤ اور نماز پڑھو' اللہ تم پر رحم فرمائے"۔ (سیرت صدیق اکبرؓ۔ از سعید احمد اکبر آبادی)

ابو بکر صدیقؓ کی یہ تقریر آج کل کے سیاست دانوں کی طرح محض زبانی جمع خرچ ہی نہیں تھی بلکہ صدیقی عدل وانصاف' تواضع وسادگی' تقویٰ وطہارت خدمت خلق اور نیک کارناموں سے تاریخ کے صفحات روشن وتابندہ ہیں' غور کیجیے کہ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے محلہ کی لڑکیوں کی بکریوں کا دودھ دوہ دیتے تھے' خلیفہ ہونے کے بعد سب سے زیادہ ایک بھولی بھالی لڑکی کو فکر ہوئی کہ اب ہماری بکریوں کا کیا ہو گا؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سنا تو فرمایا "واللہ! میں اب بھی بکریاں دوہوں گا' خلافت مجھ کو خدمت خلق سے باز نہ رکھ سکے گی"۔

(سیرت ابو بکر صدیقؓ۔ از سعید احمد اکبر آبادی)

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروقؓ ایک دفعہ بیمار ہو گئے' طبیب نے شہد کے استعمال کا مشورہ دیا' خلیفہ کے گھر اس قدر رقم نہیں تھی کہ شہد خرید کر ضرورت کے لیے محفوظ رکھتے' مسلمانوں کے بیت المال میں شہد کا ٹین بھرا پڑا تھا' مگر بلا اجازت استعمال کی جرأت کہاں تھی' اللہ کا خوف تھا' چنانچہ باہر تشریف لائے اور منبر پر چڑھ کر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا "مجھے شہد کی ضرورت پڑی ہے۔ اگر آپ حضرات اجازت دیں تو میں بیت المال سے تھوڑا سا لے کر استعمال کر لوں ورنہ بلا اجازت وہ مجھ پر حرام ہے' لوگوں نے یک زبان ہو کر اجازت دیدی۔ (طبقات ابن سعد)

منصب حکومت پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں پر لوٹنا ہے جن لوگوں کے کندھوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر یہ ذمہ داری آپڑتی ہے ان سے ذاتی راحت و آرام رخصت ہو جاتا ہے' انہیں ہمہ وقت قوم کا غم گھلائے رکھتا ہے خدمت خلق ان کی زندگی کا مشن ٹھہرتا ہے' اسلام نے کچھ ایسی ہی تعلیم تربیت کی ہے۔

"سید القوم خادمھم"

"قوم کا سرداران پر ڈکٹیٹر نہیں بلکہ ان کا خادم ہوتا ہے"۔

افسوس کہ مسلمان نے قرآن و سنت کی ان تمام روشن اور زریں ہدایات واحکام کو نظر انداز کردیا ہے کہ جنہیں اپنا کر اسے دنیا کی سیادت وقیادت نصیب ہو سکتی ہے' ہمارے اسلاف نے اپنایا تو انہیں دنیا میں عزت و عظمت ملی' مگر ہم نے مغربی تہذیب کی اندھادھند نقالی میں تباہی و بربادی کو اپنے دامن میں چن لیا ہے۔

مغربی طرز انتخاب اور اس کا طریق کار شروع سے آخر تک غلط ہے۔ جن کے پاس زور اور زر ہوتا ہے خواہ وہ عقل کے اندھے ہی کیوں نہ ہوں میدان سیاست میں کود پڑتے ہیں اور پھر اشتہار بازی اور پرچار میں جس بے دریغی سے دولت کو لٹایا جاتا ہے کہ اگر اس قومی دولت کو جمع کیا جائے تو نہ معلوم کتنے تعلیمی ادارے اور ہسپتال جاری کیے جاسکتے ہیں اور کتنی نئی فیکٹریاں اور ملیں تعمیر کی جاسکتی ہیں کہ جس سے بیروزگاری کا مؤثر علاج بھی ہو سکتا ہے۔

اس قومی دولت کا نقصان تو الگ رہا' اس سے کہیں زیادہ نقصان یہ ہوتا ہے کہ نااہل اور حریص لوگوں کے ہاتھ ملک کا اقتدار آجاتا ہے' یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے دولت کے بل بوتے پر الیکشن میں کامیابیاں حاصل کی ہوتی ہیں' اب وہ اس فکر میں رہتے ہیں کہ وہ کس کس طرح قومی خزانے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں' بڑی بڑی تنخواہوں کے علاوہ وہ کون کون سے ذرائع ہیں جن سے وہ اپنی جیبیں بھریں' پھر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاف کے اصولوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کو مراعات اور ترقیاں دیں' الیکشن کے دوران جس قدر دولت انہوں نے لٹائی تھی' وہ اس سے کہیں زیادہ مال ہتھیانا چاہتے ہیں گویا کہ سیاست بھی اب تجارت بن کر رہ گئی ہے' اب قوم کی خدمت کا جذبہ کہاں اور ملت کی فلاح و بہبود کا خیال کیسے؟

ایسے ہی جاہل اور حریص سیاست دانوں نے تاریخ پاکستان کے باون سال دھندلا کے رکھ دیئے ہیں' ملک کو کنگال اور مقروض بنا دیا ہے' اخلاقی طور پر دیوالیہ بنا دیا ہے' غیرت وحمیت کے نشان تک مٹا دیئے ہیں' خود تو اندرون اور بیرون ملک سرے ایسے محلات تعمیر کر لیے ہیں مگر غریبوں کو سر چھپانے کے لیے معمولی سے مکان بھی میسر نہیں ہیں۔ پاکستان سے جائز و ناجائز حاصل کردہ روپیہ نہ معلوم دنیا کے کن کن بنکوں میں اندوختہ کیا ہوا ہے؟ انہیں سیر و سفر اور علاج معالجے کے لیے اندرون ملک نہیں بیرون ملک سہولتیں میسر ہیں جب کہ غرباء کے لیے اندرون ملک بھی مشکلات ہیں' یہ اے' سی سے مزین بنگلوں میں رہتے اور کاروں میں سفر کرتے ہیں جب کہ غریب عوام کے لیے ٹوٹے پھوٹے مکان میں بجلی کا بل ادا کرنے کے لیے پیسے نہیں ہیں اور بسا اوقات تنخواہ سے زیادہ بل کی رقم ہوتی ہے جو اس کے لیے سوہان روح و جان بن جاتی ہے۔ یہ بڑے بڑے ہوٹلوں میں مرغ پلاؤ اڑاتے ہیں جب کہ غریب عوام کو دو وقت کی روکھی سوکھی بھی میسر نہیں ہے۔

انہیں سطور کو لکھ رہا ہوں کہ ملک کے نااہل حکمرانوں سے فوج نے اقتدار سنبھال لیا ہے' اس سلسلہ میں گزارش ہے۔

1: مغربی طریق انتخاب (Election) کو یکسر ختم کیا جائے۔ کہ یہ الیکشن نہیں حقیقت میں (Selection) ہیں کہ اپنی مرضی کے لوگ لائے جاتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

2: مجلس شوریٰ قائم کی جائے جو افراد حکومت کے لیے ان اصحاب علم و فضل کو چنیں جو اس کے اہل ہوں خواہ وہ بوریہ نشین ہی کیوں نہ ہوں' مجلس شوریٰ کے اراکین بھی اہل دانش و بینش ہونے چاہئیں۔

3: اسلامی قوانین کی دفعات کو ترتیب دینے کے لیے علماء و فضلاء کا بورڈ عمل میں لائیے جو نفاذ شریعت کے لیے حکومت کی رہنمائی کرتا رہے' پاکستان اسلام کے نام پر بنا تھا' اب تک ہر حکومت نے نفاذ اسلام کے لیے عملاً منافقت کی ہے' معزول حکومت نے بھی آج سے دس ماہ قبل قومی اسمبلی کے ذریعہ قرآن و سنت کو سپریم لا کی منظوری دے دی تھی اور سینٹ کو منظوری کے لیے بھیج دیا تھا مگر افسوس کہ آج تک اس پر کوئی عملی قدم اٹھایا نہ جاسکا۔

4: عدلیہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائے۔

5: ملک سے عریانی و بے حیائی کو فوری طور پر ختم کیا جائے خصوصاً ٹی وی' ریڈیو' اخبارات و رسائل پر تمام اخلاقی پابندیاں لگائی جائیں۔

اَللّٰهُمَّ لَاتُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

اے اللہ ہمارے اوپر ایسے (حکمران) مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کریں۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قیادت کے اوصاف

امام ابو یوسفؒ کتاب الخروج میں لکھتے ہیں کہ "اسماء بنت عمیس کا بیان ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو خطاب کر کے فرمایا کہ اے خطاب کے بیٹے! میں نے مسلمانوں پر شفقت کے پیش نظر تمہیں خلیفہ منتخب کیا ہے اور تم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے' تم نے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کس طرح ہمیں اپنے پر اور ہمارے گھر والوں کو اپنے گھر والوں پر ترجیح دیتے تھے یہاں تک کہ ہم کو جو کچھ آپ ﷺ کی طرف سے ملتا' اس میں سے جو کچھ بچ جاتا وہ ہم نبی ﷺ کے گھر والوں کو ہدیہ بھیج دیا کرتے تھے"۔

اللہ اکبر! دنیائے انسانیت کے سب سے بڑے قائد کا معاملہ کس قدر فیاضانہ اور ہمدردانہ ہے' یہ تو اپنوں کے ساتھ ہمدردی و غمخواری کی بات ہو رہی ہے یہاں تو غیروں اور دشمنوں کے ساتھ بھی ویسا ہی شفقت و محبت کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

ملک حبشہ سے مہمان آئے تو صحابہ نے چاہا کہ وہ ان کی خدمت گزاری کریں لیکن آپ ﷺ نے انہیں روک دیا اور فرمایا "انہوں نے میرے دوستوں کی خدمت کی ہے اس لیے میں خود ان کی خدمت گزاری کا فرض انجام دوں گا"۔ کفار ثقیف جنہوں نے طائف میں آپ کے پائے مبارک کو زخمی کر دیا تھا ۹ نو ہجری میں وفد لے کر آئے تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں اتارا اور بہ نفس نفیس ان کی مہمانی کے فرائض ادا کیے۔ (سیرت النبیؐ جلد دوم)

عبد اللہ بن ابی اوفیٰ ایک صحابی ہیں وہ فرماتے ہیں

(ولا یانف ان یمشی مع الارملة والمسکین فیقضی له الحاجة) (نسائی)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر اوران کا کام کر دینے میں آپ ﷺ کو عار نہ تھا"۔

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا
مرادیں غریبوں کی بر لانے والا
مصیبت میں غیروں کے کام آنے والا
وہ اپنے پرائے کا غم کھانے والا

اسلام نے اگر حاکم وقت کو یہ تعلیم دی ہے

کہ "سید القوم خادمھم" کہ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔ تو اس کا عملی نمونہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس میں نظر آئے گا اور اسی بات کو صحابہ کرامؓ نے اپنایا' پھر مسلمانوں پر کئی ادوار ایسے گزرے کہ جہاں ان پر رحمدل' عادل' عوام کے خدمت گزار' نیک طینت اور عاجز حکمران رہے ہیں' اس کا فیضان تو وہی آفتاب نبوت کی کرنیں ہیں جو روئے زمین کے تمام انسانوں کو تا قیامت ہدایت کی روشنی فراہم کرتی رہیں گی اور معاشرتی زندگی کے تمام شعبہ جات میں انہیں مکمل رہنمائی حاصل ہوتی رہے گی...... وہ میدان سیاست ہو یا معیشت' شعبہ عدالت ہو یا نظامت' ہر جگہ اور ہر مقام پر چمن نبوت معطر اور تر و تازہ' سرسبز و شاداب' دائمی اور سدابہار نظر آتا ہے' اب یہ فائدہ اٹھانے والوں کا اپنا ظرف ہے کہ اس سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

عدل و انصاف کے اس پیغام رساں کا حال سنتے چلیے۔

یوم الجمعۃ 17 رمضان 2 ہجری کو صف بندی ہوئی' نبی ﷺ ملاحظہ کے لیے صفوں کے سامنے سے گزرے تو دیکھا ایک انصاری صف کے آگے بڑھے ہوئے ہیں' رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں پتلی سی چھڑی تھی' انصاری کے پیٹ میں چھڑی لگا کر کہا کہ "برابر ہو جاؤ" اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے تو اس سے سخت تکلیف ہوئی ہے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ تو عدل وانصاف کے پیغام رساں ہیں' میں تو بدلہ لوں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لے لو" کہا حضور کرتہ اٹھائیں کیونکہ میں بھی بغیر کرتہ کے تھا' حضور ﷺ نے کرتہ اٹھایا تو اس نے آگے بڑھ کر جھٹ آپ ﷺ کے بطن اطہر کو چوم لیا' آپ نے پوچھا یہ کیا؟ وہ بولا یا رسول اللہ ﷺ! دنیا میں شاید یہ آخری گھڑیاں اور آخری سانس ہے میں نے چاہا اس شرف سے مشرف ہو جاؤں' آپ ﷺ نے خندہ جبینی سے اسے دعائے خیر دی۔

یہ ہے صالح قیادت کا وہ بلند معیار جس کا بہترین نمونہ سالار انسانیت ﷺ نے پیش کیا اور یہی خالق کائنات کا حکم ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ﴾ (النساء:135)

"اے ایمان والو! اللہ کی خاطر انصاف پر قائم رہتے ہوئے گواہی دیا کرو اور وہ گواہی تمہارے اپنے یا تمہارے والدین یا قریبی عزیزوں کے خلاف ہی ہو"

آیئے ذرا خلفائے راشدین کا حال سنیئے

ابو بکر صدیقؓ خلافت ملنے کے بعد عوام الناس سے اس طرح مخاطب ہوتے ہیں "لوگو! میں تمہارا امیر بنا دیا گیا ہوں حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں' پس اگر میں اچھا کروں تو تم میری مدد کرو اور اگر غلط راہ پر چلوں تو مجھ کو سیدھا کرو" سچائی ایک امانت ہے اور جھوٹ خیانت ہے تم میں سے جو کمزور ہے وہ میرے نزدیک قوی ہے اور میں اس کا شکوہ شکایت دور کرونگا اور تم میں سے جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے اس لیے میں اس سے حق لوں گا۔ جو قوم جہاد چھوڑ دیتی ہے اللہ اس پر ذلت کو مسلط کر دیتا ہے اور جس قوم میں بری باتیں عام ہو جاتی ہیں انہیں مصائب میں مبتلا کر دیتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

یادرکھو! جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں‘ تم میری اطاعت کرو اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں تو تم پر میری کوئی اطاعت فرض نہیں ہے۔ اچھا اب جاؤ نماز پڑھو‘ اللہ تم پر رحم فرمائے“ (البدایہ والنھایہ)

اے جمہوریت کا نعرہ لگانے والو! تمہارے نزدیک جمہوریت کثرت رائے کا نام ہے اور اس جمہوریت کی آڑ میں تم نے بڑے بڑے ظلم وستم ڈھائے ہیں‘ مگر اسلام کے نزدیک جمہوریت حق وصداقت کا اعلان ہے اور یہ ہمیشہ انصاف کا ساتھ دینے کو کہتے ہیں‘ اس کی پہچان یہاں پر قلت اور کثرت کے فرق پر نہیں ہے بلکہ حق اور باطل کے فرق پر ہے‘ حق کا پلڑا بھاری ہے‘ خواہ اس کا ساتھ دینے والے تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں اور باطل کا پلڑا ہلکا ہے خواہ اس کا ساتھ دینے والے کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں‘ ایک مسلمان کا شیوہ ہے کہ وہ ہمیشہ حق وصداقت کا علم بلند رکھے‘ کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ چاروں طرف بت پرستی کے ماحول میں ایک مرد مومن جو ابراہیمؑ کے نام سے پہچانا جاتا ہے اپنی پوری قوت وطاقت سے توحید کا اعلان کر رہا ہے اور اللہ کی مدد اس کے شامل حال ہوتی ہے اور کفران کے سامنے دم توڑ جاتا ہے‘ قرآن اس فرد واحد کو فرمانبردار امت کہہ کر پکارتا ہے کیونکہ امت کا کام اسی ایک شخص نے ادا کر دیا۔

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا﴾ (النحل:120)

”بلاشبہ ابراہیم (اپنی ذات میں) ایک امت تھے اللہ کے فرمانبردار اور اسی کے لیے یکسو رہنے والے“۔

آج کی مغربی طرز جمہوریت میں الیکشن لڑنے سے قبل ممبران اسمبلی خدمت خلق کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں اور حصول اقتدار کے بعد سب کچھ بھول بھلا کر

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مفاد پرستیاں شروع ہو جاتی ہیں اور سیر سپاٹوں پر قومی خزانے کا بے دریغ استعمال ہونے لگتا ہے اور پھر رشتہ داروں اور دوستوں کو نوازا جاتا ہے' ذرا اب اسلاف کی عوامی خدمت گزاری کا حال سنیے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ مسند خلافت پر جلوہ افروز ہونے سے پہلے اہل محلہ کی بکریوں کا دودھ دوہ دیتے تھے' خلیفہ ہونے کے بعد سب سے زیادہ ایک بھولی بھالی لڑکی کو فکر ہوئی کہ اب ہماری بکریوں کا کیا ہوگا؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے سنا تو فرمایا واللہ! میں اب بھی بکریاں دوہوں گا' خلافت مجھے خدمت خلق سے باز نہ رکھ سکے گی"۔ (صدیق اکبر۔ مولانا سعید اکبر آبادی)

ایک دفعہ ایک قافلہ مدینہ منورہ آیا اور شہر کے باہر اترا' حضرت عمرؓ خلیفہ دوئم اس کی خبر گیری اور حفاظت کے لیے خود تشریف لے گئے' پہرہ دیتے پھرتے تھے کہ ایک طرف سے رونے کی آواز آئی' ادھر متوجہ ہوئے دیکھا تو ایک شیر خوار بچہ ماں کی گود میں رو رہا ہے' ماں کو تاکید کی کہ بچے کو بہلائے' تھوڑی دیر کے بعد پھر ادھر سے گزرے تو بچے کو روتا پایا' غیظ میں آکر فرمایا کہ تو بڑی بے رحم ماں ہے' اس نے کہا کہ تم کو اصل حقیقت معلوم نہیں' خواہ مخواہ مجھ کو دق کرتے ہو' بات یہ ہے کہ عمرؓ نے حکم دیا ہے کہ بچے جب تک دودھ نہ چھوڑیں بیت المال سے ان کا وظیفہ مقرر نہ کیا جائے میں اس غرض سے اس کا دودھ چھڑاتی ہوں اور یہ اس وجہ سے روتا ہے' حضرت عمرؓ کو رقت ہوئی اور کہا کہ ہائے عمر تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہو گا' اسی دن منادی کرا دی کہ بچے جس دن پیدا ہوں اسی تاریخ سے ان کے روزینے مقرر کر دیے جائیں۔ (الفاروق۔ شبلی)

ہمارے اسلاف کے دور میں بیت المال یا قومی خزانہ پوری قوم کی امانت خیال کیا جاتا تھا جن میں ناجائز ایک پائی بھی اپنے یا اپنے خاندان پر خرچ کرنا ان کے نزدیک بہت

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑا جرم تھا' دنیا میں اسلامی یا قومی بیت المال کے ایسے امین اب چشم فلک کو پھر کہاں دیکھنے نصیب ہونگے۔

حضرت عمرؓ کی امانت داری' دیانت پسندی اور مسلمانوں کی حق شناسی کے متعلق صحابہ کرامؓ نے اس طرح شہادت دی ہے۔

(انك تعدل فی الرعية وتقسم بينهم بالسوية وتشفق عليهم شفقة الرجل علی اهله)

"آپ رعایا کے معاملات میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں اور ان میں سب چیزوں کو برابر تقسیم کرتے ہیں اور ان پر اس طرح شفقت کرتے ہیں جس طرح آدمی اپنے بال بچوں پر شفقت کرتا ہے"۔ (کنزالاعمال)

ایک بار امیر المومنین حضرت عمرؓ جمعہ میں دیر سے تشریف لائے اور دو کپڑے زیب تن تھے اور دونوں نئے تھے' جب منبر پر تشری لائے اور لوگوں نے آپ کو دو نئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو حضرت سلیمان فارسیؓ نے عرض کیا' سب کو آپ نے ایک ایک کپڑا تقسیم کیا ہے' آپ کو یہ دو کپڑے کیسے مل گئے؟ فرمایا بات یہ ہے کہ میرے پاس صرف ایک ہی کپڑا تھا جو آج عام مسلمانوں کے برابر مجھے بھی ملا ہے' دوسرا کپڑا مطلق نہیں تھا' پھر اپنے بیٹے عبداللہ کو مخاطب کر کے فرمایا وہ کپڑا جسے میں نے ازار بنالیا ہے کیا وہ تمہارے حصے کا کپڑا نہیں ہے؟ انہوں نے کہا "نعم" جی ہاں وہ میرا ہی کپڑا ہے"۔ (سیرت عمرؓ۔ ابن الجوزی)

غور کیجیے کہ وہ عمرؓ جن سے اپنے وقت کی روم وفارس ایسی پر شکوہ سلطنتوں کے حکمران قیصر وکسریٰ لرزاں وترساں تھے۔ بھرے مجمع میں ہر خاص وعام کو یہ حق حاصل تھا کہ ان کی کسی بات پر اعتراض کرے اور امیر المومنین کا اس کی اسی وقت تسلی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

و تشفی کرنا ضروری ہوتا تھا۔

خزانہ عامرہ سے خلفائے راشدین کو اپنے اہل خانہ کی گزر بسر کے لیے جو روزینہ ملتا تھا اس کا حال سنیے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زوجہ محترمہ نے کسی میٹھی چیز کے کھانے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے فرمایا' میرے پاس میٹھی چیز کے پکانے کی رقم نہیں ہے مجبوری ہے' اس جواب کے بعد زوجہ محترمہ نے روزمرہ خرچ میں سے تھوڑا تھوڑا روزانہ بچایا اور اس میں گھی اور شکر کے لیے تھوڑی سی رقم بنائی' جب امیر المومنین ابو بکر صدیقؓ کے سامنے وہ رقم پیش ہوئی تو فرمایا یہ پیسہ کہاں سے آیا؟ اہلیہ نے جواب دیا کہ روزمرہ کی کفایت شعاری کا نتیجہ ہے' آپ نے وہ رقم ان سے لے لی اور بیت المال کے خزانچی کے پاس لے جا کر کہا

"ھذا الفضل عنقرتنا"

"اتنی رقم ہمارے خرچ سے زائد ہے' اسے بیت المال میں داخل کرو آئندہ ایک چکی کی مقدار ہمارے وظیفہ سے کم کر دو"۔ (اشہر مشاہیر الاسلام)

جب سفر شام میں حضرت عمرؓ تشریف لے گئے کہ وہاں سے بیت المقدس کی چابیاں لائیں تو اس وقت بھی آپ کے جسم پر بارہ پیوند والے کپڑے تھے' اس سفر کے لیے آپ نے کوئی تکلف نہیں کیا حالانکہ یہ انتہائی اہم سفر تھا اور ایک ایسے حکمران کا سفر تھا جس کی سطوت و عظمت کی دھاک دور دور تک بیٹھی ہوئی تھی۔ لیکن اسلام کے سچے خادم اور اللہ کے نیک بندے حضرت عمر فاروقؓ نے اس سفر میں بھی پیوند لگا لباس پہنا' لباس تو سادہ تھا مگر چہرہ مبارک دولت ایمان سے بارعب اور جلالی تھا' حالی مرحوم نے خلفاء کرام کی سادہ زندگی کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ کھانوں میں تھی واں تکلف کی کلفت
نہ پوشش سے مقصود تھی زیب و زینت
امیر اور لشکر کی تھی ایک صورت
فقیر اور غنی سب کی تھی ایک حالت
لگایا تھا مالی نے اک باغ ایسا
نہ تھا جس میں چھوٹا بڑا کوئی پودا

اسلام ایسی ہی صالح قیادت پیدا کرتا ہے جس کی شاندار روایات رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے قائم کیں اور اب آنکھیں اسے دیکھنے کے لیے ترس گئیں ہیں اگر پاکستان میں علماء کرام اپنے اختلاف کو مٹا کر اسلامی نظام کو قائم کرنے کے لیے سر جوڑ لیں تو امید ہے پھر صالح قیادت وجود میں آئے گی پھر جس کی بہار سے سب بہرہ ور ہوں گے۔ ان شاء اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلامی حکومت......اہلیت وذمہ داریاں

علم شہریت کی رو سے کوئی ریاست اس وقت وجود میں آتی ہے جب کسی جگہ (Territory) میں لوگوں کا گروہ مخصوص عقیدہ وفکر (Idealogy) اور تہذیب وثقافت (Culture) کے ساتھ بودوباش اختیار کرلے' پھر وہ لوگ اپنے درمیان سے چند ایسے باصلاحیت افراد کا چناؤ کرلیں جو ان کے سماجی اور معاشرتی معاملات کو سدھاریں ان کی تعلیم' صحت' علاج معالجہ' عزت وآبرو اور جان ومال کی حفاظت کا ذمہ اٹھائیں' ان کے درمیان کوئی اختلاف اور جھگڑے ہوجائیں تو اسے عدل وانصاف سے نپٹائیں' انہیں اندرونی اور بیرونی بغاوتوں سے بچائیں' ایسے دانشوروں کی جماعت کو حکومت (Government) کہتے ہیں۔ حکومت اندرونی خلفشار کو مٹانے کے لیے پولیس کا محکمہ قائم کرتی ہے' جب کہ لوگوں میں انصاف بہم پہنچانے کے لیے عدلیہ (Judiciary) بحال کرتی ہے۔ اور بیرونی دشمن سے بچاؤ کے لیے لوگوں میں سے فوج (Army) کا انتظام کرتی ہے۔ رعیت کے کلی اختیار کو اقتدار اعلیٰ (Sovereignty) کہتے ہیں۔

یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کرلیجیے کہ اسلام میں کلی اختیار کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے' یہ اختیار نہ کسی ڈکٹیٹر کے پاس ہے اور نہ ہی جمہوریت میں پبلک یا عوام کے پاس' ارشاد ہوتا ہے

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ﴾ (یوسف:40)

﴿أَلَا لَهُ الْحُكْمُ﴾ (مومن:12)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اللہ کے سوا کسی کی حکومت نہیں' سن لو کہ حکم اسی کا ہے۔

معلوم ہوا کہ اسلامی حکومت میں حکمران کی حیثیت نائب اور خلیفہ کی ہے نہ کہ بادشاہ کی ہے' اور نہ کہ ڈکٹیٹر (Dictator) کی' لہٰذا دنیا کے جس خطہ اور جس سرزمین میں بھی کوئی اسلامی ریاست وجود میں آئے' وہاں کے باشندوں کا اولین فریضہ یہ ہے کہ حکومت کے لیے صاحب علم' صحت مند' دیانتدار' عقلمند' حساس اور ذی شعور لوگوں کا انتخاب کریں' خواہ وہ غریب اور خالی ہاتھ ہی کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ حکومت کی ذمہ داریاں بڑی اہم ہیں۔ اور یہ حق ان کے اہل لوگوں کو ملنا چاہیے جیسا کہ قرآن حکیم میں آتا ہے کہ

﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾ (النساء:58)

"(مسلمانو!) بلاشبہ اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ جو امانتوں کے حقدار ہیں انہیں تم امانتیں ادا کرو"۔

ذرا اس واقعہ پر غور کیجیے

بنی اسرائیل میں انبیاء کرام کا ایک طویل سلسلہ نبوت چلا' انبیاء کرام نہ صرف فریضہ نبوت سرانجام دیتے بلکہ عوام پر حکمران اور نگہبان بھی تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ انہوں نے مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو دیکھ کر اس بات کی تمنا کی کہ ان پر کوئی بادشاہ ہونا چاہیے جس کی قیادت میں وہ بڑی آن بان سے میدان جنگ میں لڑنے کے لیے جائیں' چنانچہ اس وقت کے نبی سموئیل علیہ السلام کے پاس اپنی خواہش کی درخواست پیش کر دی اور اس پر اصرار کرنے لگے' نبی نے اللہ کے حکم سے انہیں میں سے طالوت نامی شخص کو بادشاہ مقرر کر دیا' گو علم وفضل اور جسم وصحت میں ان میں سب سے اچھا تھا مگر وہ مال ودولت اور دنیاوی جاہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وجلال میں کمزور تھا' اس پر افراد قوم چیں بجبیں ہونے لگے' قرآن نے اس کی اس طرح تصویر کھینچی ہے۔

﴿وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا قَالُوا أَنَّى يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾ (البقرہ:247)

"ان کے نبی نے ان سے کہا کہ اللہ نے طالوت کو تمہارے لیے بادشاہ مقرر کیا ہے یہ سن کر وہ بولے: "ہم پر بادشاہ بننے کا وہ کیسے حقدار ہو گیا ہے؟ اس کے مقابلے میں بادشاہی کے ہم زیادہ مستحق ہیں' وہ تو کوئی بڑا مالدار آدمی نہیں ہے' نبی نے جواب دیا" اللہ نے تمہارے مقابلے میں اسی کو منتخب کیا ہے اور اس کو دماغی و جسمانی دونوں قسم کی اہلیتیں فراوانی کے ساتھ عطا فرمائی ہیں اور اللہ کو اختیار ہے کہ اپنا ملک جسے چاہے دے' اللہ بڑی وسعت رکھتا ہے اور سب کچھ اس کے علم میں ہے"۔

اس آیہ مبارکہ سے پہلا اصول یہ معلوم ہوتا ہے کہ حکومت کے اہل وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو علم و بصیرت اور عقل و فہم سے آراستہ ہوں خواہ وہ کتنے ہی غریب اور مفلوک الحال ہوں۔ دوسرے انتخاب کے لیے عوام نہیں بلکہ اہل علم سے مشورہ لیا جائے ایسے اہل علم جو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہوں' انہیں یقیناً رب کریم سے روشنی اور رہنمائی ملتی رہے گی اور ان کا انتخاب انہی لوگوں کا ہوگا جو قوم کے لیے مخلص اور ان کے خادم بنیں جیسا کہ سموئیل علیہ السلام کو رب کریم سے رہنمائی ملی۔

آج کل انتخابات کا جو سلسلہ چل نکلا ہے اور جسے جمہوریت کا نام دیا جاتا ہے انتہائی غلط اور بے کار ہے۔ اس میں نہ صرف قومی دولت کا بے تحاشا زیاں و نقصان ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلکہ زور وزر سے ایسے ایسے نااہل لوگ برسر اقتدار آجاتے ہیں جو قوم کی قسمت سے کھیلتے ہیں اور جاہل عوام چائے کے ایک کپ کے بدلے اپنے قیمتی ووٹ ان نااہل لوگوں کو دے ڈالتے ہیں یا پھر مکاری وعیاری سے صندوقچیوں (Ballot Boxes) کو جعلی ووٹوں سے بھر دیا جاتا ہے' ایسے اُجڈ حکمران پوری قوم کو تباہی وبربادی کے عمیق غار میں دھکیل دیتے ہیں' قومی خزانے کو دونوں ہاتھوں سے لوٹتے ہیں اور اپنے خاندان کے افراد اور دوست واحباب کو نوازتے رہتے ہیں اسے کہتے ہیں جمہوریت۔

اسلامی ریاست جونہی وجود میں آئے تو اہل علم وفضل کی اولین ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مجلس شوریٰ قائم کریں' رسول اللہ ﷺ کے عہد سعادت میں مدینہ منورہ پہنچتے ہی مسجد کی تعمیر فوری طور پر کی گئی' اور اسی بابرکت گھر میں مجلس شوریٰ قائم کر دی گئی' آپ ﷺ اجلہ صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب فرماتے تھے بلکہ آپ کو اللہ کی طرف سے حکم ہوا کہ آپ صحابہؓ سے مشورہ طلب کیا کریں' فرمایا

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران:159)

"(اور اُمورِ سلطنت میں) ان (صحابہؓ) سے مشورہ کیجیے" بلکہ مسلمانوں کے لیے یہ حکم عام ہے کہ وہ آپس کے مشورے سے اپنے معاملات خواہ وہ کسی نوعیت کے ہوں سلجھاتے رہیں۔

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (الشوریٰ:38)

"اور ان کے معاملات باہمی مشورے سے طے پاتے ہیں"۔

اسلامی حکومت اپنے قیام کے ساتھ ہی مستعد اور فعال ہو جاتی ہے افراد حکومت کے لیے نہ دن آرام سے گزرتا ہے اور نہ ہی رات سکون سے بسر ہوتی ہے' اسلامی حکومت کی اولین ذمہ داری قرآن نے اس آیہ مبارکہ میں بتا دی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (الحج:41)

"یہ وہ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو نظام زکوۃ قائم کریں' بھلے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں"۔

مدینہ میں جب چھوٹی سی اسلامی ریاست وجود میں آ گئی تو اسی نسبت سے اسلامی ریاست کے بنیادی مقاصد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اس چھوٹی سی ریاست کے امیر جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی تھی آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے مل کر جس تیزی اور سبک روی سے ان معاملات کی طرف توجہ دی اور انہیں پایہ تکمیل تک پہنچایا وہ حیران کن امر ہے۔

مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو پیارے رسول ﷺ بنفس نفیس اس کے بنانے میں شامل ہیں' مکہ سے ہجرت کرنے والوں کو جس خوبی اور ذہانت سے اس نئے شہر میں بسایا گیا وہ اپنی مثال آپ ہے' پھر مختلف قبائل سے جو سیاسی معاہدے ہوئے وہ آپ کی روشن ضمیری کی دلیل ہے اور شہر میں قانون کی حکمرانی اور عدل وانصاف کی جو داغ بیل ڈالی گئی وہ تاریخ کا سنہری دور بن گیا' اس کے علاوہ لوگوں کی تعلیم' صحت وصفائی اور امن وامان کو بے مثال بنا دیا گیا' یہ کام مہینوں اور سالوں میں نہیں دنوں اور گھنٹوں میں طے پایا' سائنس کے اس جدید دور میں بھی ایسی تیزی اور پھرتی کی مثال ملنا مشکل ہے اور مسلمان ابھی سکھ کا سانس لینے بھی نہ پائے تھے کہ دشمنوں کے ساتھ حرب وضرب کا طویل سلسلہ شروع ہو گیا اور اللہ کے فضل سے مسلمان جن کامیابیوں سے ہمکنار ہوئے وہ بھی سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہیں۔

نظامِ زکوۃ وصلوۃ' نیکیوں کو فروغ دینے اور فحاشیوں کو مٹانے کے علاوہ اسلامی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں امن عامہ کا قیام' لوگوں کے جان ومال کا تحفظ' اپنوں اور غیروں میں بے لاگ عدل کا مہیا کرنا' لوگوں کی صحت اور تعلیم پر توجہ دینا' روزگار مہیا کرنا اور لوگوں کے جان ومال کو اندرونی اور بیرونی سازشوں سے محفوظ کرنا بھی شامل ہے اگر وہ ان مقاصد کو مہیا کرنے میں ناکام ہو جاتی ہے تو وہ کسی طرح بھی اسلامی حکومت کہلانے کی حقدار نہیں ہے' ظاہری نام سے وہ اگرچہ اسلامی حکومت کہلاتی ہو مگر در حقیقت وہ منافقین کی حکومت ہے' جس حکومت میں لوگوں کے جان ومال اور عزت و آبرو محفوظ نہ رہیں اور اس میں برائیاں آکاس بیل کی طرح پھیل رہی ہوں اس وقت دیندار مسلمانوں کا اور خصوصاً اہل علم کا فرض بنتا ہے کہ وہ ایک قوت بن کر اٹھیں اور اس نظام باطل کو اپنی قلم سے' زبان سے' جان اور مال سے بدلنے کی بھرپور کوشش کریں اور یہ جہاد جاری رکھیں جب تک فتنہ وفساد نابود نہ ہو جائے اور جب تک امن وسلامتی کا سکہ رواں نہ ہو جائے کہ رب کریم کا یہی حکم ہے۔

﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾(الانفال:39)

"ایسے لوگوں سے جہاد کرتے رہیے حتی کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کا ہو جائے"۔

میرے پیارے وطن کو جسے ان گنت جانی ومالی قربانیوں سے حاصل کیا گیا تھا اور جس کا حصول محض نظام اسلامی کا نفاذ تھا کن لوگوں نے اسے دیمک کی طرح چاٹ کھایا ہے؟ اسے اربوں ڈالر کا مقروض بنا دیا ہے جس میں ہر سال سود در سود کا اضافہ ہو رہا ہے' اس کی اخلاقی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور اس کے در و دیوار کھوکھلے کر ڈالے ہیں کہ اس کے سایہ تلے بیٹھنے والے سہم رہے ہیں وہ نظام اسلامی کے سایہ رحمت کی تلاش میں ہیں جہاں انہیں ہر طرح کا سکھ ملے گا بے لاگ عدل ملے گا' مفت تعلیم ملے گی'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بلا خرچ علاج ملے گا' عزت ملے گی' آبرو محفوظ ہو جائے گی اور سب سے بڑھ کر ایمان کی سلامتی اور خوشحالی میسر آئے گی' کون ہے جو اس نظام کو برپا کرنے کے لیے کمر بستہ ہے؟ اور کن کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس نظام کو قائم کرنے کے لیے آگے بڑھیں اس کا احساس خود اہل دین کو ہونا چاہیے۔

اللهم رحمتك ارجو فلاتكلنا الى انفسناطرف عين واصلحه لنا شأنا كله لا اله الا انت

اے اللہ! ہم تیری رحمت کے طلبگار ہیں۔ ہمیں ہمارے نفسوں کے سپرد پل کے لئے بھی نہ کر اور ہمارے تمام احوال بہتر فرمادے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور موجودہ جمہوریت

آج کے موضوع سخن میں اس بات کا جائزہ لیں گے کہ اسلام کے نزدیک کونسا نظام حکومت پسندیدہ ہے اور موجودہ جمہوریت کی حقیقت کیا ہے؟ آیئے پہلے موجودہ جمہوریت کا جائزہ لیں۔

آج جمہوریت کی جو صورت سامنے ہے' اس کا مقصد ایک ایسے نظام کی تشکیل ہے جس میں آمریت اور اقتدار ذاتی کی جگہ قوت واقتدار کے تمام مناصب' ملک کی عوامی جماعتوں کو حاصل ہوں' حکومت کے کسی چھوٹے سے چھوٹے اور بڑے سے بڑے ادارے میں وراثت وجانشین کے تصور کو قطعاً دخل نہ ہو بلکہ اقتدار کا اصل منبع جماعتوں کے قومی ووطنی زاویہ فکر' پارٹی اور جماعتی نظریے اور جماعتی کردار ہوں۔ یعنی "جمہوری طرز حکومت طریقہ انتخاب پر مبنی ہے اور ملک کے عوام کو حق حاصل ہے کہ وہ ملک کی جماعتوں میں جس جماعت کے قومی وملکی پروگرام کو قوم کے نقطہ نظر سے بہتر خیال کرتے ہوں' اس کو اپنے ووٹوں سے حکومت واقتدار کی کرسی پر بٹھادیں' گویا اصل قوت عوام کے ہاتھ میں ہو اور وہ اپنی مرضی سے اس کو استعمال کر سکیں اور اپنی صوابدید کے مطابق مجلس قانون ساز (مقننہ) میں اپنے نمائندے' انتخاب عام کے طریق پر بھیج سکیں' اس کے علاوہ ہر قسم کے معاشرتی' اقتصادی اور شہری حقوق مساوی الدرجہ تصور کیے جائیں"۔ (اسلامی نظریہ سیاست' حیدر زمان صدیقی)

"جمہوریت وہ نظام حکومت ہے جس میں عوام کے چنے ہوئے نمائندوں کی اکثریت رکھنے والی سیاسی جماعت حکومت چلاتی ہے اور عوام کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے"۔ (فیروز اللغات)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے برعکس اسلامی ریاست کا دستور عوام کی رائے سے مرتب نہیں ہوتا بلکہ قانونی حاکمیت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص قرار دی گئی ہے' یہ قانون قرآن کی آیات کی صورت میں آخری پیغمبر محمد ﷺ پر نازل ہوا اور جس کی مقرر کردہ حدود کو عبور نہیں کیا جا سکتا' یہاں تک کہ اس کو بدلنے کا پیغمبر بھی مجاز نہیں ہے۔

﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ أَمَرَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾ (یوسف:40)

"اللہ کے سوا یہاں کسی کی فرماں روائی نہیں' اس نے یہی حکم دیا ہے کہ اس کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرو"۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہوا

﴿مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ﴾ (آل عمران:79)

"کسی شخص کو یہ حق نہیں کہ جسے اللہ تعالیٰ کتاب و حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ بلکہ (ان کی حقیقی پکار یہ ہوتی ہے کہ) تم اللہ والے بن جاؤ کیونکہ جو کتاب تم لوگ ان کو سکھلاتے ہو اور خود بھی پڑھتے ہو (اس کی تعلیم کا یہی تقاضا ہے)"۔

اور وہ مسلمان جو کسی ملک میں اقتدار ملنے اور بااختیار ہونے کے باوجود احکام الٰہی کو نافذ نہیں کرتے ہیں' ان کے متعلق قرآن کا یہ فیصلہ ہے۔

﴿إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيهَا هُدًى وَنُورٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَاءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِي وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ☆وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ☆وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ﴾(المائدہ:47-45-44)

ہم نے تورت نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے' یہودیوں میں اسی تورات کے ساتھ اللہ تعالی کے ماننے والے انبیاء اور اہل اللہ اور علماء فیصلے کرتے تھے کیونکہ انہیں اللہ کی اس کتاب کی حفاظت کا حکم دیا گیا تھا اور وہ اس پر اقراری گواہ تھے اب تمہیں چاہئے کہ لوگوں سے نہ ڈرو اور صرف میرا ڈر رکھو' میری آیتوں کو تھوڑے مول پر نہ بیچو' جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی وحی کے ساتھ فیصلے نہ کریں وہ کافر ہیں۔ اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کردی تھی کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے' پھر جو شخص اس کو معاف کردے تو وہ اس کے لئے کفارہ ہے' اور جو شخص اللہ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق حکم نہ کرے' وہی لوگ ظالم ہیں۔ اور انجیل والوں کو بھی چاہئے کہ اللہ نے جو کچھ انجیل میں نازل فرمایا ہے اسی کے مطابق حکم کریں اور جو اللہ تعالی کے نازل کردہ سے ہی حکم نہ کریں وہ فاسق ہیں۔

کفر' ظلم اور فسق قانون الٰہی میں ایسے جرم ہیں جن کی دنیا اور آخرت میں سخت سزائیں ہیں اور یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو قانون الٰہی سے بغاوت کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کی حاکمیت اور اس کے قانون کے مطابق اسلامی حکومت کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشکیل کا مقصد اجتماعی عدل کے نظام کا قیام ہے تاکہ انسان کی انسان پر حکمرانی کو ختم کیا جائے اور انہیں ایک ایسی سطح پر کھڑا کیا جائے جس میں سب کے حقوق کی پاسبانی ہو' کسی کے ساتھ ظلم وزیادتی نہ ہو' یہاں تک کہ جو غیر مسلم ہیں اسلامی ریاست میں ان کے ساتھ بھی عدل روا رکھا جاتا ہے۔ارشاد ہوتا ہے۔

﴿اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى﴾ (المائدہ:8)

"عدل کیا کرو' یہی بات تقویٰ کے قریب تر ہے"۔

(تمہاری پرہیز گاری اور تمہاری مسلمانی کا اندازہ تمہارے عدل وانصاف سے لگایا جائے گا)

دورِ حاضر کی جمہوریت کا معاملہ کہیں مختلف ہے' ایسے طرزِ حکومت میں اسی پارٹی کے افراد برسرِ اقتدار آجاتے ہیں جو زور وزر سے الیکشن لڑتے ہیں' جو اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے بے تحاشا دولت لٹاڈالتے ہیں اور اپنے حریف کو زک پہنچانے کے لیے ہر شیطانی حربہ استعمال کرتے ہیں' ایسے الیکشنوں میں نہ معلوم کتنا مال اور کتنی قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں ابھی حال ہی میں ہمارے پڑوسی ملک ہندوستان میں جمہوریت کے نام پر جو الیکشن ہوئے ہیں اور جو دنگہ فساد ہوا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔

پھر دیکھیے کہ برسر اقتدار آنے والی پارٹی اسمبلیوں میں بھی من مانی کرتی ہے' ملک کے ہر ادارہ کو اپنے ماتحت اور زیر اثر لانے کی کوشش کرتی ہے یہاں تک کہ عدلیہ اور ملک کے دفاعی اداروں کو بھی اپنے ماتحت لانا چاہتی ہے جو کہ پاکستان میں معزول حکومت اور کئی سابقہ حکومتوں کا طرز عمل رہا ہے' ملک کو دیوالیہ بنا کر رکھ دیا ہے مگر اپنے مفادات کو ضائع نہیں ہونے دیا ہے' خود عیش وعشرت کے مزے لوٹے ہیں مگر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عوام کو مختلف ٹیکسوں خاص طور پر بجلی کے بلوں سے کر توڑ ڈالی ہے۔ مغربی جمہوریت کی یہ جوڑ توڑ شاعر مشرق کے نزدیک جادوگری اور ساحری ہے۔

آ بتاؤں تجھ کو رمز آیہ ان الملوک
سلطنت اقوام غالب کی ہے ایک جادوگری
خواب سے بیدار ہوتا ہے ذرا محکوم اگر
پھر سلا دیتی ہے ان کو حکمران کی ساحری
ہے وہی ساز کہن مغرب کا جمہوری نظام
جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری

اسلام اکثریت کے فیصلوں کو نہیں بلکہ حق اور سچائی کو تسلیم کرتا ہے' اس کے نزدیک حق پرستوں کی جماعت خواہ تعداد میں وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو اکثریت پر فوقیت رکھتی ہے' ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ﴾(الانعام:116)

"اے محمد (ﷺ)! اگر آپ اہل زمین کی اکثریت کا اتباع کریں گے تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بہکا دیں گے"۔

یہاں تک کہ اسلام ایک حق پرست فرد کو پوری قوم پر فوقیت دیتا ہے' غور کیجیے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی قوم اور قبیلہ میں توحید پرست نوجوان تھے' پوری قوم بت پرست' یہاں تک کہ گھر میں والد بھی بت گر اور بت پرست تھا' یہ حق پرست نوجوان پوری قوم سے ٹکرا گیا اور توحید پر ثابت قدم رہا' قرآن حکیم نے ابراہیم علیہ السلام کو ایک فرد نہیں بلکہ ایک امت کی شان فضیلت عطا کی ہے اور پوری قوم پر ان کے رتبہ کو بڑھایا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (النحل:120)

"بلاشبہ ابراہیمؑ (اپنی ذات میں) ایک امت تھے' اللہ کے فرمانبردار اور یکسو رہنے والے تھے' وہ ہرگز مشرک نہ تھے"۔

اس کے برعکس موجودہ جمہوریت میں تو ہر قانون اور ہر فیصلہ اکثریت سے طے پاتا ہے' خواہ یہ اکثریت کسی غلط بات کی پیروی اور کسی غلط نظریے کی تائید ہی کیوں نہ کر رہی ہو بقول علامہ اقبال

"جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے"۔

اسلام ایسے طریق انتخابات کو ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتا جس میں جان ومال کا نقصان ہو اور اس کا فیصلہ عوام الناس پر چھوڑ دیا جائے ظاہر ہے کہ اکثریت تو عقل وشعور سے فارغ ہوتی ہے۔

اس کے لیے اہل علم ودانش کی مجلس کو ترتیب دیا جاتا ہے "مجلس شوریٰ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے' یہ مجلس حکومت کے لیے ان اہل علم وفضل کا انتخاب کرتی ہے جو اپنے اپنے شعبہ میں ید طولیٰ رکھتے ہوں شوریٰ ایسے منتخب اراکین حکومت کا محاسبہ کرتی رہے گی اگر یہ کوتاہی کریں تو انہیں متنبہ کیا جائے گا اگر یہ باز نہ آئیں تو انہیں الگ کر دیا جائے۔

مغربی ملکوں میں جمہوریت شاید کسی حد تک کامیاب ہو کیونکہ وہاں اکثریت پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہوتی ہے اور ان میں زیادہ تر اپنی قوم اور مذہب کے وفادار ہوتے ہیں اور جب ان کا غیروں کے ساتھ اور خاص طور پر مسلمانوں کے ساتھ معاملہ پیش آتا ہے تو وہ تعصب اور بغض کا شکار ہو جاتے ہیں' حال ہی میں روس نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چیچنیا پر جس ظلم اور جس بربریت کا مظاہرہ کیا ہے اور پوری مغربی دنیا جس طرح تماشائی بنی رہی ہے وہ انصاف اور جمہوریت کا گلا دبانے کے مترادف ہے۔ عرصہ دو ماہ سے نہتے اور مظلوم مسلمان شہریوں پر جو گزری ہے اور انجمن اقوام عالم نے جیسے چپ سادھ رکھی ہے اس کے لیے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔

ایسی جمہوریت جس میں نہ حق وانصاف کا بول بالا ہو اور نہ ہی مظلوموں کی داد رسی ہو' نہ سچائی کی حمایت ہو اور نہ ہی غرباء و مساکین کی حفاظت ہو سراسر چنگیزیت ہے اور پھر شاعر کی زبان سے ہمنوا ہونا پڑتا ہے۔

تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام
چہرہ روشن اندرون چنگیز سے تاریک تر

اَسلِمْ تَسلَمْ

لوگوں اسلام قبول کرو اور سلامتی میں آ جاؤ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امن کیسے قائم کریں

اس بات میں شک وشبہ کی ادنیٰ سی بھی گنجائش نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یہ تاج اس کے سر پر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اسے رب کائنات نے جہاں حسن صورت سے نوازا ہے وہاں اسے حسن سیرت کی دولت بھی عنایت کی ہے۔ جہاں اسے علم وہنر کی نعمت عطا کی ہے وہاں اسے زندگی کا سلیقہ اور قرینہ بھی عطا کیا ہے' اس کے ساتھ ساتھ اسے نیکی اور بدی میں شناخت بھی عطا کر دی گئی ہے اور اسے اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اچھی اور بری جو راہ چاہے اپنا لے' یہی اس کا امتحان ہے اور اسی پر جزاوسزا مرتب ہونی ہے۔

انسان کا شرف اسی وقت برقرار رہ سکتا ہے جب وہ نیکی کی قوت کو برائی کی قوت پر حاوی رکھے' جب تک قوت خیر غالب رہتی ہے' تو اس سے اخلاق ومروت کے پھول کھلتے ہیں' دوستی اور محبت کی فضا قائم رہتی ہے۔ ہمدردی وغمخواری کے جذبات ابھرتے ہیں انسانیت نکھرتی اور سنورتی ہے۔' اس وقت اس کا رتبہ ملائکہ سے بہتر ہوتا ہے اور وہ بھی اس پر رشک کرتے ہیں'

﴿أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ (البینہ:7)

"یہی لوگ بہترین خلائق ہیں"۔

اور جب شر کی قوت ابھرتی اور نیکی ڈوب جاتی ہے تو انسان حیوان سے بھی نیچے گر جاتا ہے۔ اس وقت شیطان کا دوست بن جاتا ہے اور وہ اس کی رفاقت میں مسکراتا ہے' پھر اس سے طرح طرح کے ظلم وستم ہوتے ہیں' مکروفریب کے دروازے کھلتے ہیں' فسق وفجور کا میدان گرم ہوتا ہے وہ دوسروں کے جان ومال پر ڈاکے ڈالتا ہے ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حقوق غصب کرتا ہے اس وقت اس کے کرتوتوں سے حیوانات بھی شرماتے ہیں۔

﴿أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ﴾ (البینہ:6)

"اور یہی لوگ بدترین خلائق ہیں"۔

اس وقت دنیا میں فتنہ و فساد پھیلا ہوا ہے' جگہ جگہ افراد اور قومیں ایک دوسرے سے لڑ رہی ہیں' کنبے اور قبیلے آپس میں روٹھے ہوئے ہیں' خاندانوں اور رشتہ داروں میں دشمنیاں قائم ہو چکی ہیں' یہاں تک کہ بھائی بھائی سے دست و گریبان ہے۔

ان حالات میں اسلام لوگوں کو صلہ و آشتی کی طرف بلاتا ہے' وہ الفت و محبت کا پیغام دیتا ہے' امن اور سلامتی کی نوید سناتا ہے اور انسانیت کے رِستے زخموں پر مرہم رکھتا ہے تو معلوم ہوا کہ صرف اسی حدیث پر عمل کر لینے سے دنیا سلامتی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "رب ذوالجلال کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ کسی شخص کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے"۔ (بخاری و مسلم)

آیئے اس خزینہ حکمت کے مختلف پہلوؤں پر غور کریں۔

نفسیاتی پہلو سے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ دنیا میں کوئی بھی عقلمند شخص اس بات کو پسند نہیں کرے گا کہ اسے کوئی دھوکہ اور فریب دے' نقصان اور زک پہنچائے' اس پر ظلم اور زیادتی کرے یا اس کے حقوق تلف اور ضائع کرے بلکہ اس کی تمنا اور آرزو یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس کے ساتھ خوش اخلاقی اور مروت سے پیش آئیں' اس کے ساتھ اچھا معاملہ کریں اور دکھ درد میں اس کا سہارا بنیں گویا کہ انسانی فطرت کو خیر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بھلائی مرغوب ہے جبکہ شر اور برائی ناپسند ہے' یہ الگ بات ہے کہ جب کوئی انسان اپنی فطرت سلیمہ کو ضائع کر دیتا ہے تو پھر وہ اپنے آپ کو برائیوں میں دھکیل دیتا ہے اس طرح وہ شرف انسانیت کھو دیتا ہے پھر وہ حیوانیت بلکہ اس سے بھی ذلیل تر حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ اس وقت وہ خیر اور شر کی تمیز کھو دیتا ہے' نیکی اور بدی کی پہچان جاتی رہتی ہے' اس کی زندگی شتر بے مہار کی سی ہو جاتی ہے' اس کا وجود لوگوں کے لیے باعث شر بن جاتا ہے۔

اس کے برعکس وہ شخص جو اپنی فطرت سلیمہ کی حفاظت کرتا ہے وہ انسانی عزت و شرف کو پہچانتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ کھرا معاملہ کرے' ان کی عزت و آبرو کی حفاظت کرے اور کسی طرح بھی ان سے ناروا سلوک نہ کرے۔

اس بات کو ذرا اس مثال سے سمجھئے آپ بس سٹاپ پر بس کے انتظار میں بڑی دیر سے کھڑے ہیں اور آپ نے ضروری کام جانا ہے' وقت بڑا تنگ ہے' آپ بار بار گھڑی کو دیکھتے ہیں' بس' سٹاپ پر آ کر رکتی ہے' آپ سوار ہونے کے لیے آگے بڑھتے ہیں اتنے میں ایک شخص دوڑتا ہوا آتا ہے اور آپ کو دھکیل کر سوار ہو جاتا ہے اور بس چل پڑتی ہے اور آپ وہیں کھڑے کے کھڑے رہ جاتے ہیں' آپ کے جذبات کی کیفیت اس وقت کتنی شدید ہوتی ہے' غصے سے تلملاتے ہوئے آپ کی زبان سے بے اختیار نکلتا ہے "یہ کونسی شرافت ہے؟"۔

آپ کی یقیناً حق تلفی ہوئی ہے اور یہ بہت بُری بات ہے' کاش کہ وہ شخص جس نے آپ کا حق چھینا ہے اپنے آپ کو آپ کی سطح پر لاتا اور غور کرتا کہ اس کے ساتھ بھی ایسا ہی معاملہ ہوتا تو اسے بھی کس کیفیت سے دوچار ہونا پڑتا مگر جہالت اور اخلاقی تربیت کی کمی کے باعث اس سے اس غلطی کا ارتکاب ہوا۔ کاش کہ اس شخص نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پیارے رسول ﷺ کی مذکورہ حدیث مبارکہ کو حرزِ جاں بنایا ہوتا کہ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

ہمارے یہاں انفرادی اور اجتماعی سطح پر' سیاسی اور معاشرتی میدان میں نہ معلوم کتنی چھوٹی بڑی آپس میں حق تلفیاں اور زیادتیاں ہوتی رہتی ہیں مگر نہ تو ہمیں اپنے اخلاق کی فکر رہتی ہے اور نہ ہی اپنے ایمان کی پروا' غور کیجیے کہ دھوکہ' فریب' لوٹ کھسوٹ' چوری ڈکیتی اور قتل و غارت ایسے گھناؤنے جرائم ملک کے طول و عرض میں روز مرہ کا معمول بن چکے ہیں' کتنے مرد وخواتین' بوڑھے اور بچے یہاں تک کہ علمائے حق اور سکالرز ان قاتلوں اور غارتگروں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر چکے ہیں' ان میں سے بعض قانون کی زد میں آجاتے ہیں اور کتنے ہی قانون کی زد سے بچ نکلتے ہیں' قانون کی زد میں آنے والوں کے لیے عدالتی نظام ایسا فاسد اور ناکارہ ہے کہ سالہا سال تک مقدمے لٹکتے رہتے ہیں۔

میں ان لوگوں سے پوچھتا ہوں جو دوسروں کے جان و مال پر ہاتھ صاف کرتے ہیں' کیا وہ پسند کریں گے کہ ان کے جان و مال پر کوئی ہاتھ ڈالے؟ ہرگز نہیں' اگر ایسا نہیں تو کسی کو نقصان پہنچانے سے پہلے ذرا ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچ لیجیے کہ آیا ان کی یہ حرکت پسندیدہ اور جائز ہے یا مجرمانہ اور ناجائز!

جو لوگ کسی کی بہو' بیٹی' ماں اور بہن کی عزت و آبرو پر داغ لگاتے ہیں تو انہیں سوچ لینا چاہیے کہ ان کی ماں' بہن اور بہو' بیٹی گھر میں موجود ہے جن پر کوئی ذرا سی بھی انگشت نمائی کرے تو وہ تیغ پا ہو جاتے ہیں۔

پھر دیکھیے کہ آپ کی بیوی کے والدین نے اپنی لاڈلی بیٹی' نہیں نہیں' اپنے دل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے ٹکڑے کو آپ کے نکاح میں دیا ہے جس سے آپ کا گھر آباد شاد ہوا ہے' چاہیے تو یہ کہ آپ اپنے سسر اور ساس کی ایسے ہی عزت و تکریم کریں جیسا کہ آپ اپنے ماں باپ کی عزت و تکریم کرتے ہیں اور ہمیشہ ان کے ممنون واحسان مند رہتے ہوئے اپنی اہلیہ کے ساتھ بھی شفقت و محبت سے پیش آتے رہیں' مگر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جذبات وخواہشات کی رو میں آپ عقل وحواس کھو بیٹھتے ہیں اور عفو و درگزر سے کام لینے کی بجائے تیزی و تندی میں آجاتے ہیں اور جھٹ اپنی بیوی کو طلاق دے بیٹھتے ہیں' اس وقت اس خاتون پر اس کے والدین پر کیا گزرتی ہے' اس کا آپ کو اندازہ نہیں ہو سکتا ہے' کاش کہ آپ عقل و شعور سے سوچتے کہ اگر آپ کی بیٹی یا آپ کی ہمشیرہ کے ساتھ یہی واقعات پیش آتے تو آپ کی حالت و کیفیت کیا ہوتی!

ظلم و ستم کی ایسی ہی داستانوں کو قوموں اور ملکوں پر چسپاں کر دیجیے' جو طاقتور ملک کمزور اور تہی دست ملکوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بناتے ہیں وہ اپنی کمزوری اور بے بسی کو بھی سامنے رکھ لیں۔ آج روس چیچنیا کے نہتے اور کمزور عوام پر جس درندگی اور بربریت کا مظاہرہ کر رہا ہے کل اسے بھی اس سے طاقتور قوم مزہ چکھا سکتی ہے۔

آیئے آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ اور صحابہ کرام کی پاکیزہ زندگیوں میں حدیث مذکورہ کی عملی مثالیں دیکھیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس برس تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی' اس تمام عرصہ میں آپ ﷺ نے مجھے کبھی جھڑکا اور نہ ملامت کی' جو خود پہنا مجھے پہنایا اور جو خود کھایا مجھے کھلایا' میں آپ کی خدمت کرنا چاہتا تو مجھ سے بڑھ کر آپ ﷺ میری خدمت فرما دیتے۔

اللہ! سرور کائنات کا غلاموں کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاملہ کی یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیفیت تھی کہ جس پر آزاد بھی رشک کریں۔

مکہ مکرمہ میں سالہا سال تک کفار کے ہاتھوں ظلم و ستم سہنے کے بعد آنحضرت ﷺ اپنے صحابہؓ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار (مدینہ کے مسلمانوں) نے اپنے مہاجر بھائیوں کو جس طرح خوش آمدید کہا اور ان سے حسن سلوک و مروت سے پیش آئے اور اپنی پسندیدہ اشیاء انہیں پیش کیں اور ہجرت کی پریشانیوں کو انہیں کسی طرح بھی محسوس نہ ہونے دیا وہ تاریخ کی انمٹ اور لازوال داستان ہے۔

میں یہ بات اعلیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ اگر لوگ اس فرمان نبوی ﷺ پر (کسی بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے وہی بات پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے) کاربند ہو جائیں تو دنیا سے ہر قسم کا فتنہ وفساد' لوٹ مار' قتل وغارت' دھوکہ اور فریب ختم ہو سکتا ہے۔ کیونکہ افراد اور اقوام دوسروں کی حق تلفی سے پہلے سوچ لیں گی کہ ان کے ساتھ بھی ویسے ہی حالات پیش آ سکتے ہیں' آج مسلمان اخلاق واعمال کی دولت سے تہی دامن ہو چکے ہیں' ان کے اپنے ملکوں سے امن وسکون رخصت اور شر وفساد پھیل چکا ہے جس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ انہیں اسلام کی پاکیزہ تعلیمات سے محبت نہیں رہی ہے اور وہ دنیا کے چند چمکتے ہوئے سکوں کے حصول میں منزل مقصود کو بھلا چکے ہیں۔

اے رب کریم! ہماری غفلت کے پردے دور فرما کر ہمیں راہ ہدایت سے ہمکنار فرما۔ آمین

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بے حیائی کا پھیلاؤ

زید بن طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک ہر دین کے لیے کچھ اخلاق ہیں اور اسلام کا اخلاق حیا ہے۔

امام نوویؒ ریاض الصالحین میں حیا کی حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

"حیا ایک ایسا وصف ہے جو انسان کو برے کام کے ترک کرنے پر ابھارتا ہے اور لوگوں کے حقوق کی ادائیگی میں غفلت اور کوتاہی سے روکتا ہے"

حیا کی حقیقت یہ ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے انعامات کا مشاہدہ کرے اور اس میں یہ احساس پیدا ہو کہ اس نے منعم حقیقی کا شکر بجالانے میں کس قدر کوتاہی کی ہے تو اس سے آدمی کے دل میں ایک کیفیت (ندامت وشرمساری) پیدا ہوتی ہے جسے حیا کہتے ہیں"۔

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں

(الحیاء انقباض النفس عن القبائح وترکہ) (مفردات القرآن)

"جب بری باتوں سے انقباض نفس پیدا ہوتا ہے تو انہیں چھوڑ دینے کا نام حیا ہے"۔

میں کہتا ہوں کہ حیا ہی وہ صفت ہے جو انسان کو معراج انسانیت پر لا کھڑا کرتی ہے اور اسی سے وہ اشرف المخلوقات کہلانے کے حقدار ٹھہرتے ہیں۔ اسی خوبی سے انسان اور حیوان میں فرق نمایاں ہوتا ہے اور اسی سے آداب واخلاق نکھرتے اور سنورتے ہیں' اسی وصف سے انسان میں تہذیب وشائستگی پروان چڑھتی ہے' نیکی اور سچائی کا چمن شاداب ہوتا ہے' شرافت وامانت کے پھول کھلتے ہیں' مروت واحسان کے ثمر لگتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں' حیا انسان کی فطری خوبی ہے جو رب کائنات نے اسے ودیعت کی ہے' غور کیجیے آدم اور حوا کو شیطان نے ورغلایا اور پھسلایا' انہوں نے جنت میں اس درخت کا پھل کھالیا جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا تھا' اس حکم عدولی پر یہ نقصان ہوا۔

﴿فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ﴾ (الاعراف:22)

"پس شیطان دھوکہ دے کر ان دونوں (آدمؑ اور حوا) کو اپنے ڈھب پر لے آیا' اور انہوں نے اس درخت کا مزہ چکھا (جس سے روکا گیا تھا) تو ان کے ستر ایک دوسرے کے سامنے کھل گئے اور وہ اپنے جسموں کو جنت کے پتوں سے ڈھانپنے لگے"۔

اس آیہ مبارکہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شرم و حیا انسان کا جبلی اور فطرتی وصف ہے' آخر کیا وجہ ہے کہ وہ گھر سے باہر لوگوں کے درمیان لباس پہنے ہوئے گھومتا پھرتا ہے' برہنگی سے اسے شرم محسوس ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر لباس میلا کچیلا ہو جائے تو حیا اسے مجبور کرتی ہے کہ وہ اسے صابن سے دھو کر اجلا بنالے اور اس کی طبیعت ابا کرتی ہے کہ وہ گندے لباس کے ساتھ لوگوں کے درمیان گھوما پھرا کرے۔

اسلام یہ کہتا ہے کہ شرم و حیا انسان کا زیور ہے' اس سے وہ خیر اور بھلائی کو اپنے دامن میں سمیٹتا ہی نہیں بلکہ یہ ہر خیر و خوبی کا سرچشمہ ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(الحیاء لایاتی الابخیر)

"حیا سے تو صرف بھلائی کا حصول ہے"۔

ایک روایت میں اس طرح آتا ہے

(الحیاء کله خیر)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"حیا تو سراپا بھلائی ہے"۔

اس سے آگے بڑھیے تو یہ ایمان کی علامت اور اس کی نشانی ہے۔

(الحیاء شعبة من الایمان)

"حیا تو ایمان کی شاخ ہے"۔

گویا کہ ایمان کی شان حیا سے جھلکتی ہے اور پیارے رسول اللہ ﷺ میں وصف بدرجہ اتم موجود تھا' نبوت ملنے سے پہلے کا واقعہ ہے' خانہ کعبہ کی تعمیر کا کام ہو رہا تھا' آپ ﷺ بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لا رہے تھے' آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم تہبند کھول کر کندھے پر رکھ لو اینٹ کی رگڑ نہ لگے۔ آپ ﷺ نے ایسا کیا تو آپ ﷺ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ ہوش آیا تو زبان مبارک پر تھا میرا تہبند' حضرت عباسؓ نے تہبند باندھ دیا' نبوت کے بعد آپ ﷺ کا یہ حال تھا کہ صحابہؓ کہتے ہیں۔

(کان النبی ﷺ اشد حیاء من العذراء فی خدرها)

"رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرمیلے تھے"۔

(سیرت النبیؐ۔ شبلی نعمانی)

ایمان' بندوں اور رب تعالیٰ کے درمیان ایسا مضبوط رابطہ ہے جو کبھی منقطع نہیں ہوتا ہے۔

﴿فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انفِصَامَ لَهَا﴾ (البقرہ:256)

"جو کوئی طاغوت کا انکار کر کے اللہ پر ایمان لے آیا' اس نے ایسا مضبوط سہارا تھام لیا جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں"۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان کا سب سے پہلا اثر انسان کے اخلاق وعادات سے نمایاں ہوتا ہے' فضول اور بری باتوں سے بچنا' مفید اور اچھی باتیں اختیار کرنا ہی ایمان کی علامت ہے اور شرم وحیا بھی ایک مسلمان کے ایمان اور اخلاق حسنہ میں سے بہت اچھی اور بنیادی خوبی ہے۔اس کی سلامتی سے ایمان کی سلامتی برقرار رہتی ہے اور اس کے ضائع ہو جانے سے ایمان کا چمن ویران ہو جاتا ہے' حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

(ان الحیاء والایمان قرو ناء جمیعا فاذا رفع احدهما رفع الاخر)

(باب الرفق والحیاء۔ مشکوۃ)

"بے شک حیا اور ایمان ساتھ ساتھ ہیں' جب ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے"۔

شیطان برائیوں اور بے حیائیوں کا حکم دیتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں اور بخششوں سے تمہیں اخلاق حسنہ سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے۔

(الشیطن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرۃ منه وفضلا)

"(اور دیکھنا شیطان کا کہنا نہ ماننا) وہ تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے اور اللہ تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے"۔

ایک مسلم معاشرہ شرم وحیا سے ہی جانا پہچانا جاتا ہے۔ وہاں کے بسنے والوں کے اخلاق درست ہوتے ہیں' وہ آپس میں ایک دوسرے کی عزت وآبرو کے رکھوالے اور ایک دوسرے کے حقوق کے پاسبان ہوتے ہیں اور پھر اسلام کی پاکیزہ تعلیمات انہیں قدم قدم پر رہبری اور رہنمائی مہیا کرتی ہیں' اللہ تعالیٰ مومن مردوں اور مومنہ عورتوں دونوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں کہ اس سے ان میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرم وحیا کی صفت پیدا ہوگی' ارشاد ہوتا ہے

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ﴾ (النور:30)

"(اے نبی ﷺ) مومن مردوں سے کہیے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں' یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے"۔

اسی طرح مومنہ عورتوں کو بھی نصیحت کی جارہی ہے۔

﴿وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ﴾(النور:31)

"اور مومنہ عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ اپنی نگاہیں بچا کر رکھیں اور اپنی عزت کی حفاظت کریں"۔

اسی طرح کہیں زبان کی حفاظت اور کہیں کانوں کی حفاظت کی تاکید کردی گئی ہے پھر اصولی طور پر یہ بات سمجھا دی گئی ہے کہ ان تمام اعضاء کے بارے میں روز جزا باز پرس ہوگی۔

﴿وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا﴾ (بنی اسرائیل:36)

"اور جس بات کی تمہیں خبر ہی نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو (بدگمانی مت کرو) (یہ بات بھی یاد رکھو) کہ کان' آنکھ اور دل ان میں سے ہر ایک سے پوچھ گچھ کی جانے والی ہے"۔

اس آیہ کریمہ میں کان' آنکھ اور دل کا ذکر ہے' اسلوب بلاغت یہ ہے کہ اہم چیزوں کا ذکر کردیا جاتا ہے اور بقیہ اشیاء اسی کے ذیل میں آجاتی ہیں۔

حیا کے بارے میں اتنے واضح احکام ونصائح معلوم ہونے کے بعد آیئے ذرا اپنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاشرے پر نظر ڈالیں کہ انفرادی واجتماعی سطح پر ہم اس خوبی سے تہی دامن ہوتے جا رہے ہیں' شادی بیاہ کے مواقع پر ہماری حیا کہاں رخصت ہو جاتی ہے؟ شادی گھروں(Marriage Halls) میں بے حیائی کی زبردست نمود ونمائش ہوتی ہے' خواتین نے محض رسمی طور پر دوپٹہ گلے میں لٹکایا ہوتا ہے' ان کی وڈیو فلم تیار کی جاتی ہے۔ اس حال میں کہ جب وہ پوری طرح بن سنور کر(In full make up) فاخرہ اور بھڑکیلے' چمکتے ہوئے اور قیمتی ملبوسات میں ہوتی ہیں اور فلم بنانے والے بھی کرائے کے آدمی ہوتے ہیں' نکاح پڑھانے والے علماء وقراء حضرات بھی اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھتے ہیں بلکہ ان کی فلم بھی ساتھ ہی تیار ہو جاتی ہے۔ مگر اس کھلم کھلا بے حیائی کے خلاف کسی کو آواز اٹھانے کی جرأت نہیں ہوتی؟ اس کی شکایت کہاں کریں؟

سینما گھروں کے باہر اور مختلف چوراہوں پر مردوں کے ساتھ ساتھ نیم عریاں عورتوں کی تصاویر کے قد آور بورڈ آویزاں نظر آتے ہیں' آخر سکولوں اور کالجوں میں پڑھنے والی ہماری بیٹیاں اور بیٹے وہاں سے گزرتے ہیں اور بعض تعلیمی اداروں کے بالکل آس پاس بھی ایسے فحش اور بے ہودہ بورڈ نظر آتے ہیں جنہیں دیکھ کر ایک شریف انسان پانی پانی ہو جاتا ہے' پاکستان کو معرض وجود میں آئے باون برس گزر چکے ہیں' اس عرصہ میں کتنی حکومتیں بنیں اور بگڑیں اور ہر بننے والی حکومت نے اسلامی فلاحی معاشرے کا اعلان کیا مگر افسوس کہ ایسے معاشرے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اور ہر آنے والی حکومت کے دور میں بے حیائی پروان چڑھتی ہی گئی' یہ شکایت کس کے پاس لے جائیں؟

ٹی وی کو دیکھ لیجیے جس سے شاذونادر ہی کوئی گھرانہ بچا ہو گا' کیا عالم اور کیا جاہل' کیا دیہاتی اور کیا شہری' ہر گھر میں ٹی وی سیٹ ہونا ترقی پسند اور مہذب شہری ہونے کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دلیل ہے اور جن گھروں میں ٹی وی نہ ہو انہیں دقیانوسی اور پست ذہن خیال کیا جاتا ہے۔ غور کیجیے کہ فرموں اور کمپنیوں کی پبلسٹی (Publicity) میں بغیر دوپٹہ کے عورت کی تصویر ضرور نظر آئیگی اور ٹی وی کے ڈراموں میں نہ معلوم کتنی حیاسوز باتیں ہوتی ہیں جو نوجوان نسل کو تباہی و بربادی کے عمیق غار میں دھکیل رہی ہیں' اس کا شکوہ کس سے کریں؟

اسی طرح مارکیٹ میں بکنے والے فحش ناولوں' جنسی اور جاسوسی ڈائجسٹوں کی (جو ہماری نسل کے اخلاق کو گھن کی طرح چاٹ رہے ہیں) نشرواشاعت پر کون پابندی لگائے؟ اخبارات میں خبریں کم اور بے ہودہ اشتہارات زیادہ ہوتے ہیں۔ غرضیکہ آپ غور کریں کہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر بے حیائی کو فروغ دیا جارہا ہے اور اس کا گناہ ان لوگوں پر ہے جو اس میں دلچسپی لے رہے ہیں اور وہ بھی گنہگار جو اس کو مٹانے کے فکر مند نہیں ہیں' افسوس کہ مختلف دینی جماعتوں اور تنظیموں کے سربراہ آپس میں سر نہیں جوڑتے کہ وہ قوت بن کر بے حیائی کے اس سیلاب کے خلاف بند باندھ سکیں۔ میں یہ بات یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر وہ اپنی انا (Pride) کو دبا دیں اور اخلاص سے اسلام کو سربلند کرنے کے لیے کام کریں تو دنیا میں بھی انہیں عزت وسربلندی ملے اور حکومت بھی ان کے ہاتھ آئے بلکہ آخرت میں بھی فوزوفلاح سے ہمکنار ہوں' یاد رکھیں جو بے حیائی کو دیکھتے ہوئے خاموش رہیں ان کے لیے یہ وعید ہے۔

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ﴾ (النور:19)

''جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لیے دنیا میں بھی المناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نونہالان وطن کی تعلیم و تربیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ' جناب نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اولاد کے ساتھ عزت واکرام کا سلوک کرو اور انہیں اچھی تعلیم وتربیت سے آراستہ کرو"۔

ایک مہذب معاشرہ اس وقت تک وجود پذیر نہیں ہو سکتا جب تک اس کے افراد بحیثیت مجموعی زیور علم سے آراستہ نہ ہوں اور تعلیم اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک اس میں تربیت کو شامل نہ کیا جائے۔ یوں کہیے کہ تعلیم اور تربیت(Education and training)یا علم اور عمل(Knowledge and Practice)کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے یا اس طرح سمجھ لیجیے کہ تعلیم چمن حیات کا حسین اور خوشبودار پھول ہے جو کبھی پژمردہ نہیں ہوتا اور گلشن زندگی کی کلیاں اس وقت تک نہیں چٹکتیں جب تک تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی بھی آبیاری نہ ہوتی رہے' میرے نزدیک بچوں کی تعلیم وتربیت پر بہت سے عوامل اثرانداز ہوتے ہیں جنہیں مختصر طور پر اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے۔

1: والدین کی تربیت خصوصاً ماں کی گود بچے کی پہلی درسگاہ ہے۔

2: بچوں کے لیے کھیلنے کودنے کا ماحول

3: مکتب یا سکول

4: نصاب تعلیم اور عام لٹریچر

5: ذرائع نشرو ابلاغ ریڈیو' سینما' فلمیں' ٹیلی ویژن'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آیئے اب ان پر تھوڑی سی نظر ڈالیں

1: والدین:-

اس دنیائے آب وگل میں آنکھیں کھولتے ہی بچے کو والدین میسر آتے ہیں اور انہی کی آغوش میں وہ پھلتا پھولتا ہے۔ ان کی گفتگو' ان کا رویہ' ان کی عادات' اور ان کی حرکات وسکنات اس کے معصوم اور ننھے ذہن پر نقش ہوتی چلی جاتی ہیں' یہ پہلی درسگاہ ہی اس کی زندگی میں خشت اول کی حیثیت رکھتی ہے' یہ جس قدر مضبوط' صحت مند' صاف ستھری اور پاکیزہ ہوگی اسی قدر اس کے نتائج اچھے' مفید' دوررس اور مثبت ظاہر ہونگے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

مشہور حدیث ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام لے کر اس دنیا میں آتا ہے مگر اس کے والدین (اور ماحول) اسے یہودی' مجوسی' عیسائی وغیرہ بنالیتے ہیں"۔

ظاہر ہے کہ والدین جس مذہب وملت پر ہوں گے' انہی کا رنگ بچے پر چڑھے گا۔ اگر والدین کھرے مسلمان ہیں تو صوم وصلوٰۃ کی پابندی اور ذکر واذکار کا دوام' زبان کی صداقت وطہارت' نشست وبرخاست کا سلیقہ وقرینہ' خوش خلقی اور نرم رویہ بچے پر اچھے اثرات چھوڑے گا اور بچہ اس پاکیزہ ماحول میں پروان چڑھے گا۔

تربیت سے تیری میں انجم کا ہم قسمت ہوا
گھر میرے اجداد کا سرمایہ عزت ہوا
دفتر ہستی میں تھی زریں ورق تیری حیات
تھی سراپا دین ودنیا کا سبق تیری حیات

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ ہمارے اسلاف میں ایک نیک خاتون اپنے بچے کو مکتب میں تعلیم قرآن کے لیے لائی تو استاد نے پوچھا "آیا بچے نے گھر میں بھی کچھ پڑھا ہے" تو بچے نے فرفر چند آیات قرآنی سنا دیں' خاتون نے بتلایا کہ وہ ان آیات کی اسے لوری (Cradle song) دیا کرتی تھی۔

2: بچے کے لیے کھیلنے کودنے کا ماحول:-

بچہ جب ذرا چلنے پھرنے کے قابل ہوتا ہے تو وہ گلی کوچے میں ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلنے کودنے کا شوق رکھتا ہے۔ اگر باہر کھیلنے والے بچے صاف ستھرے ہوں' ان کے اخلاق اور کردار پاکیزہ ہوں تو اچھے ہمجولیوں کی صحبت میں بچے کی زبان بھی صاف ستھری رہے گی اور اخلاق بھی درست رہیں گے اور اگر ماحول غلط ہوا تو اس کی چھاپ بھی غلط لگے گی۔ سعدی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے

صحبت صالح ترا صالح کند

3: مکتب یا سکول:-

مکتب یا سکول میں داخلہ کے بعد بچہ گویا کہ نئی وادی میں قدم رکھتا ہے' یہاں پر اساتذہ کی زیرِ نگرانی وہ زیور علم سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ آداب زندگی سے بھی بہرہ ور ہوتا ہے۔ جب تک اساتذہ کرام تعلیم اور تربیت دونوں باتوں پر بھرپور توجہ نہ دیں' بچے کی زندگی میں زبردست خلا رہ جاتا ہے۔

صحابی رسول عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بچے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ دستر خوان پر کھانا کھا رہے تھے' بچوں کی عادت کے مطابق دستر خوان پر ادھر ادھر ہاتھ مارتے تھے' معلم اخلاق پیارے رسول ﷺ نے دیکھا تو فرمایا:

(كل باسم الله، وكل بيمينك وكل مما يليك)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"(اے بیٹے) اللہ کا نام لے کر کھاؤ' اپنے داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ"۔

بسم اللہ پڑھنا' یہ تو تعلیم ہوئی' داہنے ہاتھ سے کھانا اور اپنے آگے سے کھانا یہ تربیت کا حصہ ہے' معلم یا استاد کا فرض ہے کہ دوران تعلیم' تربیت پر بھی کڑی نگاہ رکھے۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

4: نصاب تعلیم اور عام لٹریچر:-

نصاب تعلیم ایسا ہونا چاہیے کہ جس سے نہ صرف مضامین حل ہوں بلکہ وہ اخلاق اور روحانی قدروں کا محافظ بھی ہو۔ طالب علم سائنس میں اگر ہوا اور پانی کے بارے میں پڑھیں تو صرف اتنا ہی نہ جانیں کہ ہوا کن گیسوں کا مجموعہ اور پانی کن چیزوں کا مرکب ہے بلکہ انہیں یہ بھی خبر ہو کہ یہ خالق کائنات کی کتنی بڑی نعمتیں (Blessings) ہیں جو اس نے اپنے بندوں کو وافر اور بے قیمت عطا کی ہیں۔

حکومت اس بات پر کڑی نگاہ رکھے کہ مارکیٹ میں غلط قسم کا لٹریچر' رسائل واخبارات نہ آنے پائیں کہ جس کے پڑھنے سے نوجوانوں کے افکار و خیالات پراگندہ ہوں' حقیقت یہ ہے کہ بعض کتابیں سونے جواہرات سے زیادہ قیمتی ہوتی ہیں اور اس لائق ہوتی ہیں کہ انہیں بار بار پڑھا جائے لیکن بعض کتابیں سانپ اور بچھوؤں سے زیادہ زہریلی ہوتی ہیں کہ ان سے بچنا واجب اور ضروری ہوتا ہے اس لیے کہ نور علم سے فیضیاب ہوتے ہوئے طالب علم کو ہر گناہ اور ہر بری تعلیم سے بچنا ضروری ہوتا ہے۔

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْكِ الْمَعَاصِیْ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لِاَنَّ الْعِلْمَ نُوْرٌ مِّنَ اللّٰهِ
وَنُوْرُ اللّٰهِ لَا يُعْطٰى لِعَاصِىْ

(امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ)

"(امام شافعی فرماتے ہیں) کہ میں نے خرابی حافظہ کی اپنے استاد سے شکایت کی تو وہ فرمانے لگے کہ گناہوں سے کنارہ کش ہو جاؤ اس لیے کہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور ہے اور اللہ کا یہ نور (روشنی) کسی نافرمان گنہگار کو عطا نہیں کیا جاتا"۔

طالب علم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ روشنی اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے' اگر دل و دماغ کو نور علم سے منور کرنا ہے تو وہ پھر معاصی (گناہوں) کو چھوڑ دے تب ہی وہ روشنی سے فیض یاب ہو گا۔

5: ذرائع نشر و ابلاغ:۔

دورِ حاضر میں ریڈیو' ٹیلی ویژن' سینما اور اس میں دکھائی جانے والی فلموں سے بچوں کی تعلیم و تربیت میں مفید کام لیا جا سکتا ہے اس میں تعمیری و اخلاقی' سائنسی' معلوماتی پروگرام پیش کر کے انہیں اچھا مسلمان اور صاحب علم شہری بنایا جا سکتا ہے اور جہاد سے متعلق کوئی فلم دکھا کر انہیں جذبہ جہاد سے سرشار بھی کیا جا سکتا ہے اور نوجوانوں کی ایسی کھیپ تیار ہو سکتی ہے کہ بقول شاعر

اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورت فولاد

یہ ہیں وہ ضروری عوامل جن کی بنیاد پر نونہالان وطن کی صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت کی جا سکتی ہے' اب اپنے وطن پر نگاہ دوڑایئے تو تربیت کے ان پہلوؤں میں خلا ہی خلا نظر آئے گا...... نہ گھر کا ماحول درست ہے (سوائے چند گھرانوں کے) اور نہ گلی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوچوں کا ماحول صاف ستھرا ہے' ادھر سکول و کالج کے اساتذہ کو دیکھیے تو انہیں صرف تنخواہیں وصول کرنے اور پھر ٹیوشن کے ذریعے روپیہ پیسہ کمانے سے مطلب ہے' وہ سکول و کالج سے ملنے والی تنخواہ سے کہیں زیادہ ٹیوشن سے کماتے ہیں' اگر بچوں کی تعلیمی اداروں میں ہی تعلیم اور تربیت کا مناسب بندوبست ہوتا تو پھر الگ سے ٹیوشن کی ضرورت پیش نہ آتی' سفید پوش والدین گھریلو اخراجات سکیڑ کر' مجبور اور بے بس ہو کر ٹیوشن کے لیے لمبی چوڑی رقمیں ادا کرتے ہیں' اس کے باوجود تعلیمی معیار اور نتائج کا گراف (Graph) ہر سال گرتا جا رہا ہے' اس بات کی کسے فکر ہے؟

ہمارا نصاب تعلیم دور غلامی کا چلا آرہا ہے' انگریز کی شاطرانہ پالیسی نے دینی اور دنیاوی مدارس الگ الگ کر دیے تھے کیونکہ اسے اپنی حکومت چلانے کے لیے غلامانہ ذہنیت رکھنے والے ایسے افراد کی ضرورت تھی جنہیں دین سے کوئی لگاؤ نہ ہو' اس کے لیے اس نے مشنری سکولوں اور کالجوں کا سرزمین ہندوپاک میں جال بچھا دیا بلکہ جاگیرداروں اور نوابوں کے بیٹوں کے لیے چیف کالجز (Chiefs Colleges) ایسے ادارے کھولے جن سے نہ صرف بھاری بھر کم فیسیں وصول کیں بلکہ آئندہ کے لیے اپنی مشینری کے کل پرزے بھی تیار کر لیے تھے' یہی لوگ مال و دولت کے بل بوتے پر الیکشن میں کامیابیاں حاصل کرتے رہے اور نادان سادہ لوح پاکستانیوں پر حکومت کرتے رہے' یہ لوگ نام کے تو مسلمان تھے مگر نہ تو انہیں اسلام سے محبت اور نہ ہی مسلمانوں سے کوئی لگاؤ تھا لہٰذا پاکستان آج تک نظام اسلام سے محروم رہا اور پھر ستم یہ کہ ملک کو اپنے قدموں پر مضبوط نہ ہونے دیا بلکہ خزانہ عامرہ کا ناجائز استعمال کر کے اپنے لیے محلات تعمیر کیے اور بے شمار ملیں (Mills) لگا لیں اور بنکوں سے اربوں کے حساب سے روپیہ قرض لے کر بعد میں قرضے معاف بھی کرا لیے اور غیر ملکوں سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سود پر بے شمار قرضہ جات حاصل کر کے وطن کو زیر بار کر دیا' یہ نتیجہ ہے اس نظام تعلیم کا جو انگریز نے بنایا تھا اور جسے آج تک ہم سینے سے لگائے ہوئے ہیں۔

انگریز کے دور سے قبل ہمارے یہاں یکساں نظام تعلیم تھا' ہماری درسگاہوں سے مسلمان طالب علم دینی علوم سے بہرہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ دنیاوی علوم میں بھی ماہر ہوتے تھے اور حکومت کے ہر محکمہ میں انہیں ملازمتیں ملتی تھیں' ان میں امانت و دیانت کا جوہر اور خدمت خلق کا جذبہ تھا اور اسی سے قومیں چمکتی اور پھلتی پھولتی ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد تعمیر قوم کی طرف قطعاً توجہ نہیں دی گئی۔ گزشتہ باون برس غلط اور بے کار سیاست کی نذر ہو گئے۔ کوئی بھی ٹھوس تعلیمی' اخلاقی' معاشی اور اقتصادی پالیسی مرتب نہ ہو سکی' نظریہ پاکستان کو یکسر فراموش کر دیا گیا۔ پاکستان نظام اسلام کو جاری وساری کرنے کے لیے معرض وجود میں آیا تھا اور اسی مقصد کے لیے لاتعداد جانی ومالی قربانیاں دی گئیں تھیں مگر عملی طور پر کسی بھی حکومت نے اس کے لیے سعی و جستجو نہیں کی اور ابھی تک پاکستانی عوام اسلام کے عادلانہ نظام سے محروم ہے۔

جب کسی قوم کی صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت نہ ہو تو ظاہر ہے اس کے منفی اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر اخلاقی قدریں...... شرم وحیا' دیانت وامانتداری' پاس ولحاظ' احسان و مروت گم ہو چکی ہیں اور ان کی جگہ بے حیائی' بے غیرتی' حرص وہوس' خیانت اور دھوکہ فریب' حسد و بغض نے لے لی ہے جو کسی قوم کے زوال کے نشانات ہیں۔

ہر نئی حکومت خواہ کتنی پالیسیوں کا اعلان کرے جب تک وہ اسلام سے وفادار نہیں بنتی اور اسلام کے عادلانہ نظام کو عمل میں (In Practice) نہیں لاتی اس کی کوئی سعی' کوئی کوشش قوم کو کامیاب اور بامراد نہیں بنا سکتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسلامی انقلاب کیسے آئے گا؟

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

(ای العمل افضل؟)

"کونسا عمل سب سے بہتر ہے؟"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(الایمان باللہ والجهاد فی سبیله)

"ایمان باللہ کے بعد اس کی راہ میں جہاد کرنا (ظاہر ہے کہ تمام اعمال حسنہ کی بنیاد ایمان ہے)"۔ (بخاری و مسلم)

ایک اور حدیث مبارک میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(افضل الجهاد من قال كلمة الحق عند سلطان جائر)

(مشکوۃ کتاب الاجارۃ)

"بہترین جہاد اس شخص کا ہے جس نے ظالم حاکم کے سامنے سچی بات کہی"۔

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا:

(ای الناس افضل؟)

"لوگوں میں سب سے اچھا شخص کون ہے؟"

ارشاد ہوا

(مومن يجاهد بنفسه وماله فی سبیل الله)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"وہ مومن جو اپنے جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے"۔

اور حقیقی مجاہد کی یہ تعریف فرمائی:

(المجاہد من جاھد نفسہ) "اصل میں مجاہد تو وہ ہے جو اپنے نفس (بری خواہشات) کے خلاف جہاد کرتا ہے"۔

مسلمان کی زندگی سراپا جہاد ہے' جہاد کا مادہ (Root Word) جہد (ج ہ د) جھد فی الامر بہت زیادہ کوشش کرنا۔

جاھد' مجاھدہ' وجھادا' پوری طاقت صرف کرنا' قرآن حکیم میں آتا ہے

﴿وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ﴾

"اللہ کی راہ میں (کلمۃ الحق) کو بلند کرنے کے لیے پوری طرح کوشش کرو جیساکہ کوشش کرنے کا حق ہے (اپنی ذہنی وفکری' مالی اور جسمانی کوششوں کو صرف کرڈالو)۔

الجہاد دین کی حفاظت اور اللہ کے کلمہ کو بلند کرنے کے لیے (دشمنوں) سے جنگ کرنا (گویا آخری اور بھرپور کوشش اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کردینا ہے)۔ (مصباح اللغات)

معلوم ہوا کہ ایک سچا مسلمان ایک طرف نفس کی شرارتوں کے خلاف تو دوسری طرف معاشرے کی غلط رسومات کے خلاف' ادھر برائیوں اور بے حیائیوں کے خلاف تو ادھر باطل نظام کے خلاف اور پھر ادھر خواہش ومنکرات کے خلاف تو ادھر ظالم حاکم کے ظلم وستم کے خلاف اپنی پوری ہمت اور طاقت سے آواز بلند کرتا ہے' ہر سعی اور کوشش بروئے کار لاتا ہے' اس راہ میں دکھ اور مصائب جھیلتا ہے' وہ کلمۃ الحق کی سربلندی کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتا ہے خواہ اس سلسلہ میں دشمنوں کے ہاتھوں اذیتیں سہنی پڑیں' وطن چھوڑنا پڑے' بیوی بچوں سے علیحدہ ہونا پڑے'

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عزیز واقارب کی جدائی برداشت کرنی پڑے وہ رضائے الٰہی کی خاطر تمام تکالیف اور مصائب سہتا اور برداشت کرتا چلا جاتا ہے' اس کی یہ ہمہ پہلو جدوجہد نظامِ حق کو برپا کرنے کا باعث ہوتی ہے اور پھر اللہ کی رحمت سے اسلام کا بے مثال نظام عدل وانصاف جاری وساری ہو جاتا ہے۔

میں نے آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی پاکیزہ زندگیوں کا بار بار مطالعہ کیا ہے' حقیقت یہ ہے کہ ان نفوس قدسیہ کی زندگیاں اللہ کی توحید کا ڈنکا بجانے اور اس کا دین قائم کرنے کے لیے وقف تھیں۔ انہوں نے اقامت دین کے لیے جس قدر محنت کی اور اس سلسلے میں جس قدر جانی ومالی قربانیاں پیش کیں وہ تاریخ اسلام کا روشن اور انمٹ باب ہے۔

فرزندان اسلام کا یہ مبارک قافلہ سرزمین حجاز میں رشد وہدایت کی روشنی بکھیرتا ہوا آگے بڑھا اور عرب کے ریگستانوں سے نکل کر عراق سے ہوتے ہوئے شام کے گلستانوں میں پہنچا تو عدل وانصاف سے فضا معطر ہونے لگی' پھر آگے بڑھا تو ایران کے مرغزاروں اور مصر کی وادیوں میں آکر ٹھہرا اور وہاں امانت وصداقت کا نور پھیلنے لگا۔ اس سے آگے بڑھا تو ایک طرف خراسان وترکستان میں سچائی کی روشنی پھیلی تو دوسری طرف سرزمین پاک وہند کے پہاڑوں اور ساحلوں پر امن وسلامتی کا پھریرا لہرانے لگا' ادھر افریقہ کے صحراؤں کو طے کر کے اس کا نور بحر ظلمات کے کنارے چمکا تو ادھر یورپ اقصیٰ میں چین کے اندر اس کے مصفی روشنی پھیل گئی۔

تھے ہمیں اک ترے معرکہ آراؤں میں
خشکیوں میں کبھی لڑتے کبھی دریاؤں میں
دیں اذانیں کبھی یورپ کے کلیساؤں میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کبھی افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں
شان آنکھوں میں نہ جچتی تھی جہانداروں کی
کلمہ پڑھتے تھے ہم چھاؤں میں تلواروں کی

وہ ابرار وصالحین خلوص کے پیکر اور اسلام کے شیدائی تھے' انہیں اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے محبت تھی' وہ آپس میں شیر وشکر اور الفت ومحبت کے خوگر تھے' ان میں دھڑے بندیاں نہ تھیں' انہیں نہ تو اس دنیا میں کروفر اور شان وشوکت کی اور نہ ہی مال ودولت اور ریاست وسیادت ہی کی طلب تھی' ان کے ذہن وفکر میں صرف اور صرف یہ سودا سمایا تھا کہ اللہ کی زمین پر اللہ ہی کا قانون جاری وساری ہو گویا کہ وہ حق کا سیل رواں تھے کہ جس کے سامنے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی کمزور اور ناتواں تھی' وہ صداقت کا علم لے کر اٹھے اور شرقاً غرباً پھیل گئے اور یوں چند سالوں میں ہی حق کا بول بالا ہو گیا۔

کوہ میں دشت میں لے کر ترا پیغام پھرے
اور معلوم ہے تجھ کو کبھی ناکام پھرے؟
دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے

آج مسلمان دنیا میں اتنی بڑی تعداد میں ہونے کے باوجود اپنی تمام عظمت رفتہ کھو چکے ہیں' وہ جن کا فریضہ دنیا کی رہبری ورہنمائی تھا خود ذلت وپستی کے گڑھے میں گر چکے ہیں' کہیں اغیار کے ہاتھوں بری طرح پس رہے ہیں اور کہیں دشمن ان کی سرزمین پر غاصب بن کر قبضہ جمائے ہوئے ہے اور ان کے لیے غلامی کی فضا میں زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور کتنی ہی نام نہاد اسلامی ریاستوں میں بے دین' دنیا پرست لیڈروں کے ہاتھوں میں نظام حکومت ہے' وہ زور وزر کی بنا پر اقتدار میں آئے ہیں' وہ نت نئے ٹیکس لگا کر عوام کا خون چوستے ہیں اور ان کے پیش نظر عوام کی خدمت نہیں بلکہ اپنا اور اپنے دوست واحباب کا مفاد ہوتا ہے' وہ خزانہ عامرہ کا بے دریغ استعمال کرتے ہیں' وہ بینکوں سے بڑے بڑے قرضے لیتے ہیں اور بعد میں معاف کرا لیتے ہیں۔ اپنے ملک کو چھوڑ دوسرے ملکوں میں ان کا بنک بیلنس (Bank Balance) ہے' عمارات ہیں' تجارت ہے یہاں تک کہ کارخانے اور فیکٹریاں ہیں' پاکستان ہمارا وطن ہے جسے بے شمار جانی ومالی قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا' باون برس گزرنے کے باوجود یہاں اسلام کا عادلانہ نظام جاری نہ ہو سکا ملک میں افراتفری اور بے چینی کی فضا ہے' کسی شخص کی جان ومال اور عزت وآبرو محفوظ نہیں ہے' اجنبی مسافر چوروں اور ڈاکوؤں کے ہاتھوں لٹ جاتے ہیں' اچانک دھماکوں سے بے گناہ قیمتی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں' معصوم بچوں کو اغواء کر لیا جاتا ہے' شریف' باپردہ خواتین کی عزتیں داغدار کر دی جاتی ہیں اور قانون حرکت میں نہیں آتا' مجرمین پکڑے بھی جائیں تو انہیں سزا ملنے میں تاخیر ہوتی ہے (Delay in justice. Deny justice) یہ تو انصاف کے سراسر منافی ہے' جو بھی حکومت آتی ہے وہ اپنے بہت سے پیکجز (Packages) کا اعلان کرتی ہے۔ مگر اسے اسلام کے عادلانہ نظام سے کوئی سروکار نہیں ہوتا ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ان کے مشیر کہیں دور بیٹھے ہیں اور ان کی رائے کے بغیر قدم اٹھانا انہیں مشکل ہو رہا ہوتا ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ابھی تک غلامی کے بندھن نہیں ٹوٹے اور ابھی تک اغیار ہم پر حکمرانی کر رہے ہیں۔

ملک میں مختلف دینی وسیاسی جماعتیں اپنا اپنا انقلابی منشور اور پروگرام پیش کرتی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہتی ہیں' وسیع پیمانے پر اجلاس اور کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں مگر کامیابی کی منزل دور دور تک نظر نہیں آتی ہے' یہ جانتے ہوئے بھی کہ اسلام نے تفریق اور فرقہ بندی کی سخت مذمت کی ہے پھر بھی دینی جماعتیں آپس میں کٹی پھٹی ہوئی ہیں۔

یہ محض خواہشات اور غرور کے بت ہیں جو انہوں نے اپنے سینوں میں سجا رکھے ہیں۔ ان کی اس تفریق کے سبب دین قوت نہیں پکڑ رہا ہے اور پاکستان اسلامی نظام سے آج تک محروم ہے وہ روز جزا اللہ تعالیٰ کے یہاں سرخرو کیسے ہونگے؟

﴿إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ﴾ (الانعام:159)

"جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور وہ مختلف ٹولیوں میں بٹ گئے (اے نبیؐ) ان سے آپ کو کچھ سروکار نہیں' ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے پھر وہ (روز جزا وسزا) انہیں بتلادے گا کہ وہ کن کاموں میں مصروف تھے (وہ اپنے جوڑ توڑ کا مزہ چکھ لیں گے)"۔

یہ ہمارے لیے زبردست لمحہ فکریہ ہے' کل کی ندامت سے بچنے کے لیے آج ہم اپنے آپ کو درست کرلیں اور وہ کونسا خلا ہے جسے پر کیا جانا چاہیے تاکہ ہماری کامیابی یقینی ہو جائے اور ہمارے اعمال میں کہاں کہاں کھوٹ پیدا ہو چکا ہے کہ اسے ہم دور کرلیں' یہ بات واضح ہے کہ ہم نے اسلاف کے طور طریقوں کو چھوڑ دیا' انہوں نے اتفاق واتحاد سے جس طرح دین کی خدمت کی تھی۔ اس راہ کو فراموش کر چکے ہیں' خواہشات نفسانی اور تفرقوں نے ہمیں بری طرح مسل دیا ہے۔

منفعت ایک ہے اس قوم کی' نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی' دین بھی' ایمان بھی ایک

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حرم پاک بھی' اللہ بھی' قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک
فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟

ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی آداب زندگی سے آشنا ہوں' قرآن حکیم اور سیرت طیبہ کو زندگی کا دستور العمل بنائیں' مساجد کو آباد کریں اور گھروں میں بھی اسلامی فضا پیدا کریں' برائی سے بے حیائی کے خلاف آواز اٹھائیں' اگر ہم واقعی اسلامی انقلاب چاہتے ہیں تو بقول شخصے

(لن يصلح اخرهذه الامة بما صلح به اولها)

"یعنی امت کا آخری طبقہ صرف اسی طریقہ سے درست ہو سکتا ہے جس سے پہلا طبقہ درست ہوا تھا"۔

ہمیں آنحضرت ﷺ اور آپ کے پیارے صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنا ہو گا' سینوں سے حسد و بغض دور کر کے محبت واخوت کی فضا پیدا کرنا ہو گی۔ حصول دین اور اشاعت دین میں اسلاف کی طرح سرگرمیاں دکھانی ہوں گی۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دونوں شعبوں میں کام کرنا ہو گا اور اپنی صفوں کو اس قدر مضبوط بنانا ہو گا کہ وہ سیسہ پلائی دیوار دکھائی دے

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لیے
نیل کے ساحل سے لے کر تابخاک کاشغر!

جب مسلمانوں میں دین کا صحیح شعور آئے گا تو لازماً نفرتیں دور ہوں گی اور اتفاق کی فضا پیدا ہوتے ہی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو گا پھر چمن اسلام میں بہار آئے گی' پھر

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف پاکستان میں بلکہ عالم اسلام میں اسلامی انقلاب آئے گا' پھر مسلمان کھوئی ہوئی شوکت کو حاصل کریگا اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کی جنت کا حقدار ٹھہرے گا اور یاد رکھیے دین کا شعور صرف قرآن وسیرت کے مطالعہ سے آئے گا۔

ہجرت وجہاد کے ثمرات کا حال ہی میں چیچنیا کے اندر ہم نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لیا ہے' آج بھی نصرت الٰہی اپنے نہتے اور پر خلوص بندوں کے شامل حال ہوتی ہے خواہ وہ تعداد میں تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں' وہ انہیں ظالم وسرکش لوگوں پر کامیابی عطا فرماتا ہے' خواہ وہ تعداد میں کثیر ہی کیوں نہ ہوں۔

﴿كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (البقرہ:249)

"کئی بار تھوڑی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب رہی اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

مسلمانو! خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ' اٹھو زندگی قلیل ہے اور سفر طویل ہے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کرو' تب ہی تم اپنے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کو زیر کر سکتے ہو' اللہ تعالیٰ ہمیں فہم وشعور کی دولت سے نوازے۔ آمین

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسباب المصائب

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب میری امت میں پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں تو ان پر مصائب کا نزول شروع ہو جائے گا دریافت کیا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ فرمایا کہ جب سرکاری مال ذاتی ملکیت بنا لیا جائے' امانت کو مال غنیمت سمجھا جائے' زکوٰۃ جرمانہ محسوس ہو' شوہر بیوی کا تو مطیع ہو اور ماں کا نافرمان بن جائے' آدمی دوستوں سے بھلائی کرے اور باپ پر ظلم ڈھائے' مساجد میں شور مچایا جائے' قوم کا رذیل ترین آدمی اس کا لیڈر ہو' آدمی کی عزت اس کی بڑائی کے ڈر سے ہونے لگے' نشہ آور اشیاء کھلم کھلا استعمال کی جائیں' مرد ریشم پہنیں' آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے اور گانے بجانے والی لڑکیاں فراہم کی جائیں اور اس وقت کے پچھلے لوگ (اخلاف) اگلوں (اسلاف) پر لعن طعن کرنے لگیں تو لوگوں کو چاہیے کہ پھر ہر وقت عذاب الٰہی کے منتظر رہیں خواہ وہ سرخ آندھی کی شکل میں یا پھر اصحابہ السبت (یہودیوں) کی طرح صورتیں مسخ ہونے لگیں۔"

(ترمذی' باب علامات الساعۃ)

نبی ﷺ کی لسان صدق سے جو کچھ ارشاد ہوا' اس پر غور کیجیے اور آج امت مسلمہ کے حالات پر گہری نظر ڈالیے تو معلوم ہو گا کہ مندرجہ بالا تمام باتیں سچی ثابت ہو رہی ہیں۔

پہلی بات خزانہ عامرہ کا بے دردی سے استعمال ہے' سرکاری خزانہ جو عوام سے عشر و زکوٰۃ' مختلف ٹیکسوں اور بلوں سے وصول کیا جاتا ہے اور جسے فی الحقیقت عوام ہی کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جانا چاہیے وہ وزراء کی بھاری بھرکم تنخواہوں' ان کے ملکی اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غیر ملکی دوروں' پر تکلف ضیافتوں اور ان کی پر شکوہ اور مزین رہائش گاہوں پر صرف ہوتا رہتا ہے' پھر اراکین حکومت اور ان کے اثر و رسوخ سے ان کے دوست واحباب سرکاری بنکوں سے بڑے بڑے قرضہ جات (Loans) حاصل کر لیتے ہیں' جن میں اکثر بعد میں یا تو واپس نہیں کیے جاتے یا پھر معاف کرا لیے جاتے ہیں' ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس روپے پیسے سے اپنا ملک چھوڑ کر دوسرے ملکوں میں کاروبار شروع کیا جاتا ہے اور ان سے حاصل کیا گیا تمام نفع غیر ملکی بنکوں میں جمع کرایا جاتا ہے' جس کے منفی اثرات ملکی معیشت پر پڑتے ہیں جس کا اندازہ پاکستان کے موجودہ حالات سے لگایا جا سکتا ہے اور ہم سب نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

دوسری بات جو مصائب اور پریشانیوں کا باعث بنتی ہے وہ امانت کا ناجائز استعمال ہے' قاعدے کی بات ہے ایک برائی سے دوسری کئی برائیاں جنم لیتی ہیں' جب کسی ملک کی حکومت ہی خیانت کی مرتکب ہو تو اس کے اثرات عوام میں پھیلتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ "الناس علی دین ملوکھم" یعنی لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔ اس وقت لوگوں میں بھی امانت داری کا شعور رخصت ہو جاتا ہے' جس طرح مال غنیمت بے دردی سے لوٹا جاتا ہے اسی طرح لوگ آپس کی امانتیں ہڑپ کرنے لگتے ہیں' یتامی کے مال کو اپنے مال میں گڈمڈ کر لیتے ہیں' عورتوں کو وراثت سے محروم کر دیا جاتا ہے' مقدمہ بازی کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو سالہا سال پر محیط ہوتا ہے۔

تیسری بات زکوۃ جرمانہ محسوس ہونے لگتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اخلاقی اور روحانی فقدان کے باعث لوگوں کے ذہن مادہ پرست بن جاتے ہیں اور مال و دولت سے اتنا گہرا لگاؤ ہو جاتا ہے کہ اللہ کے دیئے ہوئے مال سے فقراء و مساکین کے لیے زکوۃ ادا کرنا بھی بوجھ معلوم ہوتا ہے' دوسرے ٹیکس تو بادل نخواستہ ادا کر دیئے جاتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں مگر زکوۃ کی ادائیگی بار خاطر بنتی ہے' زکوۃ ادا نہ ہونے پر دولت کی گردش رُک جاتی ہے' امیر اور غریب کے درمیان حسد و بغض' رقابت اور رنجش کا آغاز ہو جاتا ہے' ادھر دیکھیے کہ امیر گھرانے کا بچہ کار میں سوار ہو کر کسی اونچے درجہ کے سکول میں جا رہا ہے' ادھر اسی کے پڑوس میں کوئی یتیم بچہ رو رہا ہے کہ اس کے پاس کتاب خریدنے کے لیے پیسے نہیں ہیں' امیروں کے علاج معالجے کے لیے ملکی ہی نہیں غیر ملکی ہسپتالوں کے دروازے بھی کھلے ہیں مگر غرباء کے لیے ملکی ہسپتالوں میں جگہ ملنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کہیں جگہ مل بھی جائے تو دوا دارو کے لیے مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان دشواریوں کی وجہ یہ ہے کہ مالدار لوگوں نے ٹھیک زکوۃ ادا نہیں کی' کاش کہ وہ سمجھتے کہ یہ مال ان کے پاس اللہ کی امانت ہے اور انہیں تقسیم کرنے کے لیے امین بنایا گیا ہے۔

چوتھی' پانچویں' چھٹی اور ساتویں بات والدین اور بچوں سے متعلق ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت میں زبردست بگاڑ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں۔ سب سے بڑا نقصان ذرائع نشر و ابلاغ نے پہنچایا ہے۔ ٹی وی اور ریڈیو کے اخلاقی معیار سے گرے ہوئے پروگرام بچوں کے ذہن و فکر پر غلط چھاپ لگاتے ہیں' یہی بچے گلی کوچے میں کھیل کود کے لیے نکلتے تو ایک دوسرے کے ساتھ انہی فلمی ڈراموں کی باتیں کرتے ہیں جو وہ ٹی وی پر دیکھ چکے ہوتے ہیں اور انہی حرکات و سکنات کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے مزید بگاڑ پیدا ہو رہا ہے' وہ بچے جن کے گھر میں ٹی وی سیٹ نہیں ہوتا وہ اپنے غریب والدین کو خریدنے پر مجبور کرتے ہیں' ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک غریب والد اپنا پیٹ کاٹ کر بھی بچوں کے لیے ٹی وی لایا ہے آج دیکھیے تو غریب سے غریب گھر میں ٹی وی ضرور نظر آئے گا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دینی مکاتب اور مدارس ہوں یا انگریزی سکولز اور کالجز' تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔ جب تربیت ہی نہ رہے تو وہ شاہین بچے کیسے بن سکتے ہیں؟

شکایت ہے مجھے یارب! خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا

قوم کی بچیاں جن کی اعلیٰ تہذیب و تربیت سے قوموں کا مستقبل روشن ہوتا ہے ہماری یونیورسٹیوں میں مخلوط تعلیم کی وجہ شرم و حیاء ایسا وصف ان میں بھی نابود ہو رہا ہے' چادر اور چاردیواری کی حفاظت سے عورت کی عظمت تھی' جب وہ چاردیواری سے نکل آئی تو چادر کو بھی سلام کر ڈالا' آزادی ملنے سے پہلے کسی حد تک نقاب کی پابندی تھی اور حصول آزادی کے بعد اس پابندی کو بھی اٹھا دیا گیا۔ آزادی کیا ہوئی بربادی کی طرف قدم بڑھا' کسی زمانے میں مردوں کے لیے ننگے سر پھرنا معیوب خیال کیا جاتا تھا' آزادی ملنے کے بعد مرد تو مرد رہے اب عورتیں بھی بے محابا ننگے سر پھر رہی ہیں بلکہ اب یہ بات فیشن میں داخل ہے' اور دوپٹہ برائے نام گلے میں لٹکایا ہوتا ہے' اور جن گھرانوں کی خواتین نقاب اور سر پر چادر یا دوپٹہ کا استعمال کرتی ہیں انہیں دقیانوسی اور غیر مہذب خیال کیا جاتا ہے' اکبر الہ آبادی کا زمانہ بڑا اچھا تھا' تہذیب و شرافت کی قدردانی تھی' ایسے ہی شہر میں کہیں چند خواتین کو بے نقاب دیکھا تو چیخ اٹھے

بے پردہ کل جو آئیں نظر چند بیبیاں
اکبر زمیں میں غیرت قومی سے گڑ گیا
پوچھا جو ان سے آپ کا پردہ کدھر گیا
کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

جب قوم کے بچوں میں ادب واحترام اور شرم و حیا ایسے اوصاف ختم ہوگئے تو ان

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے دلوں میں والدین کا کیا مقام رہ گیا؟ غلط تربیت اور مسموم فضا اپنے اثرات ظاہر کرتی ہے' شوہر اپنی بیوی کی تو ہر بات ماننے کو تیار رہتا ہے مگر ماں کو جس نے اس کے لیے انتہائی دکھ اور مصائب اٹھائے خاطر میں نہیں لاتا' اس بے چاری کے لیے صبح و شام رونے دھونے کے سوا کچھ نہیں رہ گیا' اس کا ظالم بیٹا ایسا سنگدل ہو چکا ہے کہ اسے ماں کے غمزدہ دل کی مطلق پرواہ نہیں ہے بلکہ اس بے چاری کو برا بھلا کہنے میں بھی باک نہیں ہے کاش کہ وہ اپنے ماضی پر نگاہ ڈالتا اور ٹھنڈے دل و دماغ سے اس کے احسانات کو سامنے لاتا تو شاید یہ برتاؤ نہ کرتا' یہ تو ماں سے برتاؤ تھا' باپ جس نے محنت و مشقت سے دن بھر مزدوری کر کے اس کے لیے خورد و نوش کا سامان فراہم کیا' اس کی تعلیم پر ہمت سے بڑھ کر روپیہ خرچ کیا' ظالم بیٹا اسے منہ بھی نہیں لگاتا' آج کتنے گھرانے اس دکھ میں مبتلا ہیں' آج بڑھاپے نے باپ کو کام کاج کے اہل نہ رہنے دیا مگر صاحبزادہ کو نہ باپ کے بڑھاپے کی پرواہ ہے اور نہ اس کی بیماری کی فکر' اس کی سرگرمیوں کا مرکز تو اس کے دوستوں کی محفل ہے۔

صبر' خودداری' دلیری' حق پرستی اب کہاں
رکھ لیا اچھا سا اک نام اور مسلماں ہو گئے

آٹھویں بات جو نزول بلا کا باعث ہے وہ مساجد میں بے ہنگم شور و غل ہے۔ مساجد اللہ کے گھر ہیں' یہ اس کی بندگی اور ذکر کے لیے ہیں' یہاں لوگ علم دین سیکھتے سکھاتے ہیں' یہاں سے ہدایت و نور کے چشمے پھوٹتے ہیں۔

جمعۃ المبارک کے خطبات سے لوگ علمی و روحانی غذا لے کر جاتے ہیں یہاں پر قرآن و سنت ہی کی اشاعت و تبلیغ ہونی چاہیے مگر افسوس کہ مسلمان اس سے بھی غافل ہو چکے ہیں' کتنی مساجد ہیں جہاں دعوت و حق کو بلند کیا جاتا ہے اور کتنی مساجد

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہیں جہاں بے سر و پا واقعات سے گلے پھاڑ پھاڑ کر سمع خراشی کی جاتی ہے بسا اوقات رات کو سونا مشکل ہو جاتا ہے۔

نویں بات نا اہل لوگوں کا بر سر اقتدار آنا ہے' رذیل ترین آدمی کے لیڈر بننے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کا تعلق کسی نیچ ذات اور برادری سے ہے' اسلام میں تو حسب نسب' ذات پات کے بہتر و کمتر ہونے کی کچھ حقیقت نہیں ہے' یہاں وہی شخص بہتر ہے جو نیکی اور پارسائی میں آگے ہے خواہ وہ چھوٹی ذات کا ہی کیوں نہ ہو' یہاں پر رذیل ترین لیڈر بننے سے مراد ایسا شخص ہے جو علم و دانش' تقویٰ اور طہارت سے عاری ہو اور وہ صرف مال و متاع کے بل بوتے پر اقتدار میں آ گیا ہو' کیا یہ حقیقت نہیں کہ ہمارے ہی ملک میں ایسے ایسے لیڈر بر سر اقتدار آئے جنہوں نے وطن عزیز کو کس پست مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔

دسویں بات یہ ہے کہ ایسے ماحول میں لوگوں کا شعور اتنا گر جاتا ہے کہ ایک دوسرے کی عزت' نیکی اور شرافت کی وجہ سے نہیں بلکہ مال و دولت کی بنیاد پر کی جاتی ہے مالدار ذلیل ترین بھی معزز خیال کیا جاتا ہے اور غریب ذی علم اور عالی نسب کو بھی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے' آج کتنے ہی رشتہ دار امیر بننے کے بعد اپنے غریب رشتہ داروں سے منہ موڑ چکے ہیں یہاں تک کہ انہیں خوشی غمی میں بھی شامل نہیں کرتے ہیں۔

گیارھویں بات نشہ آور اشیاء کی فراوانی ہے' پھر ایسے ماحول میں حلال و حرام کی تمیز اٹھ جاتی ہے' نشہ آور چیزوں کا استعمال گناہ نہیں بلکہ فیشن بن جاتا ہے۔

چرس اور گانجے پر شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بارھویں بات مردوں کا ریشم پہننا ہے' زیورات اور ریشمی لباس اسلام نے عورتوں کے لیے جائز قرار دیا ہے' ایسے ملبوسات دیکھنے میں آتے ہیں جو اصلی ریشم نہ سہی مگر ریشم نما ضرور ہیں جنہیں مرد بھی پہنتے ہیں اور خواتین بھی درانحالیکہ دونوں کے لباس میں فرق ہونا چاہیے۔

تیرھویں اور چودھویں بات آلات موسیقی کو اختیار کیا جائے اور گانے بجانے والی لڑکیاں فراہم کی جائیں' آلات موسیقی کا آج کی اسلامی دنیا میں جس کثرت سے استعمال ہو رہا ہے وہ سب جانتے ہیں' ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر جس طرح گانے بجانے والی لڑکیاں لائی جاتی ہیں وہ ڈھکی چھپی بات نہیں ہے' پھر دوسرے ملکوں سے آج کل جس طرح گانے بجانے والیوں کے گروپ (طائفہ) آتے ہیں وہ سب جانتے ہیں اور اسے ثقافتی شو کا نام دیا جاتا ہے گویا تہذیب کے نام پر بد تہذیبی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔

کتاب اور معلم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

سب سے آخری بات اس حدیث مبارکہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ اخلاف اپنے اسلاف پر لعن طعن کرنے لگیں گے' کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ دورِ حاضر کے مسلمانوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اسلاف کی سادہ طرز بود و باش' وضع قطع' خوراک اور لباس پر طعن و تشنیع کرتے ہیں' ذرا آج کل کے نوجوان سے کہہ کر تو دیکھیے کہ بھائی ٹخنوں سے کپڑا ذرا اونچا کر لو' یہ تکبر کی علامت ہے یا چٹائی پر بیٹھ کر کھانا کھالو' ہمارے بزرگوں کا یہی طرز عمل تھا' اس پر وہ کئی باتیں بنا ڈالے گا۔

غور کیجیے' تو معلوم ہو گا کہ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث مبارکہ کی تقریباً تمام باتیں پوری ہو چکی ہیں' دنیا میں زلزلے' طوفان' آندھیاں اور سیلاب کثرت سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آنے لگے ہیں، ابھی کچھ عرصہ پہلے ہمارے برادر ملک ترکیہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جس میں آنا فانا ہزاروں انسان پیوند زمیں ہو گئے اور سینکڑوں سر بفلک عمارتیں زمین بوس ہو گئیں، مگر عبرت نہ تو وہاں کے باشندوں کو ہوئی اور نہ ہی ہم نے کوئی سبق لیا، چند دنوں کے بعد وہاں دوبارہ زلزلہ آیا جس میں خاصا جانی ومالی نقصان ہوا، ہمارے یہاں اور دنیا کے مختلف حصوں میں کتنے سیلاب اور طوفان آتے رہتے ہیں، شدید ترین عذاب سے پہلے چھوٹے چھوٹے عذاب آتے ہیں شاید کہ انسان سنبھل جائیں۔

﴿وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَى دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ﴾ (السجدہ:21)

"اور ہم انہیں (قیامت کے) بڑے عذاب سے پہلے ہلکے عذاب کا ذائقہ بھی ضرور چکھائیں گے شاید وہ باز آجائیں"۔

بڑا عذاب وہ ہے جس کے بعد اصلاح اور عمل کا وقت نہ ہوگا یعنی جہنم کا عذاب اور چھوٹے عذاب وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ اور عبرت کے طور پر بھیجے جاتے ہیں اور جن کے بعد بھی سنبھلنے کا موقع باقی رہتا ہے جیسے بیماریاں، قحط سالیاں، زلزلے اور حادثات وغیرہ

جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو عذاب الٰہی سے بچنے کے لیے صرف اور صرف یہ راستہ ہے کہ ہم خلوص دل سے اس کے حضور توبہ واستغفار کرتے رہیں، اس کے احکام بجالائیں اور اس کی نافرمانی سے بچیں تو وہ یقیناً ہمیں دنیا اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔ ان شاء اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ آپ نے مجھے باغ کی رکھوالی پر مقرر کیا ہے اور پھل چکھنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ آقا غلام کی امانت و دیانت داری سے بڑا خوش ہوا اور اپنی لڑکی کی شادی ان سے کر دی' اس دختر نیک اختر سے ایک لڑکا پیدا ہوا جسے دنیا عبداللہ بن مبارک کے نام سے جانتی ہے۔ یہ اپنے دور کے عظیم محدث گزرے ہیں۔

اور سنیے: امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں دودھ میں پانی ملانے کی ممانعت فرمادی تھی۔ ایک رات اطراف مدینہ میں (لوگوں کے حالات و کوائف معلوم کرنے) نکلے' اچانک ایک عورت کی آواز سنی' وہ اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی۔

"بیٹی تم نے ابھی دودھ میں پانی نہیں ملایا؟ صبح ہونے کو ہے"۔

لڑکی بولی" دودھ میں پانی کیسے ملاؤں' امیر المومنین نے اس سے منع کر رکھا ہے"۔

بڑھیا نے کہا" اور لوگ بھی تو ملاتے ہیں' تم بھی ملالو' امیر المومنین کو کیا خبر؟"

لڑکی نے جواب دیا" اگر عمرؓ کو خبر نہیں تو رب عمرؓ تو جانتا ہے"۔

اس لڑکی کی گفتگو امیر المومنین کو بہت پسند آئی' صبح ہوئی تو اپنے صاحبزادے عاصمؓ کو بلا کر یہ واقعہ سنایا اور اسی پرہیز گار لڑکی سے نکاح کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے والد محترم کے مشورہ پر عمل کرتے ہوئے اس سے نکاح کر لیا۔ اس کے بطن سے ام عاصمؓ بنت عاصمؓ بن خطاب پیدا ہوئیں' ام عاصمؓ کا نکاح عبدالعزیز بن مروان بن الحکم سے ہوا اور ان سے عمر بن عبدالعزیز پیدا ہوئے۔

(تلخیص سیرت عمر بن عبدالعزیز...... ابو محمد عبداللہ بن حکم المتوفی 224ھ)

غور کیجیے کہ امیر المومنین کے بیٹے کی شادی گوالن کی بیٹی سے ہو رہی ہے' کس

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنیاد پر؟ کیا دولت و امارت کی بنیاد پر؟ نہیں نہیں صرف اور صرف نیکی اور پرہیزگاری کی بنیاد پر اور اسی سلسلہ نسب سے سیدنا عمرؒ بن عبدالعزیز کا تعلق ہے جن کا شمار پانچویں خلفائے راشدین میں ہوتا ہے جن کے تقویٰ اور پرہیزگاری' عدل و انصاف' خدمت خلق اور رعایا پروری سے تاریخ اسلام کے صفحات زندہ و تابندہ ہیں' جن کا دور حکومت صرف دو سوا دو سال پر محیط ہے اور اس قلیل مدت میں بے شمار اصلاحات ہوئیں' عوام کو ہر طرح سے اطمینان اور سکون نصیب ہوا۔

قرآن حکیم نے حضرات و خواتین کا حسن و جمال شکل و صورت میں نہیں بلکہ ایمان و اسلام اور پسندیدہ صفات میں رکھا ہے۔ آیہ مبارکہ کی طوالت کی وجہ سے صرف ترجمہ لکھتا ہوں۔

"بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور مومن مرد اور مومنہ عورتیں' فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں' راست باز مرد اور راست باز عورتیں' صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں' خشوع و خضوع کرنے والے مرد اور خشوع و خضوع کرنے والی عورتیں' صدقہ و خیرات کرنے والے مرد اور صدقہ و خیرات کرنے والی عورتیں' روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی عورتیں' اپنی خواہشات نفس پر قابو رکھنے والے مرد اور اپنی خواہشات نفس پر قابو رکھنے والی عورتیں بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنے والی عورتیں' ان سب کے لیے اللہ تعالیٰ نے وسیع مغفرت اور بہت بڑا اجر (Reward) تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب:35)

آپ نے غور کیا کہ اسلام کے نزدیک خوبصورتی کن باتوں میں ہے' کیا خوب کسی نے کہا ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"Handsome is that handsome does"

"حقیقت میں خوبصورت تو وہ ہے جو خوبصورت اعمال سرانجام دیتا ہے"۔

آج ہماری معاشرتی زندگی تہ وبالا ہو چکی ہے اور اس میں امن و سکون (Peace and Security) رخصت ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم میں دینی ذوق و شوق اور فکر و شعور ختم ہو چکا ہے' ہماری تمام سعی و جستجو اور دوڑ دھوپ کا محور مال و دولت اور شان و شوکت بن چکا ہے۔ ہماری پرکھ اور تلاش دولت کے پیمانہ سے ہوتی ہے۔ نتیجہ اس کا بگاڑ اور فساد کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

دین داری ہو تو روکھی سوکھی حق حلال کی روزی سے محبت و مروت' مسرت و شادمانی کی فضا برقرار رہتی ہے اور دکھ سکھ کے ایام بھی سکون سے کٹ جاتے ہیں' اور انعام یہ ملتا ہے کہ جذبہ قناعت پسندی سے روح سرور و طمانیت سے سرشار رہتی ہے اور یہ وہ دولت ہے جس کے مقابلے میں دنیا کے بڑے بڑے خزانے بھی ہیچ ہیں۔

جب دین میں کمزوری پیدا ہو جائے تو دنیا کی محبت دل میں گھر کر جاتی ہے پھر تھوڑے مال سے من نہیں بھرتا بلکہ ہر وقت "هل من مزيد" کی آرزو رہتی ہے' گویا کہ انسان اپنے رب کا نہیں بلکہ اپنی خواہشات کا غلام بن جاتا ہے۔

﴿أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ﴾ (الجاثیۃ:23)

"بھلا آپ نے اس کے حال پر غور کیا جس نے اپنی خواہش نفس کو معبود بنا لیا"۔

ایسے شخص کے نزدیک حق و صداقت' نیکی اور شرافت کی کوئی قیمت نہیں ہوتی ہے' اس کی آرزوئیں' اس کی تمنائیں سب سے بڑھ کر قیمتی ہوتی ہیں اور ان کے حصول کے لیے وہ ہر جائز و ناجائز راستہ اختیار کرتا ہے۔

میرے قرابتداروں میں ایک صاحب ہیں جو محکمہ تعلیم میں اچھے عہدے پر فائز

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں' ان کی بیٹی کا نکاح ایک جگہ ہوا' جس لڑکے سے نکاح ہوا وہ سعودیہ میں معقول تنخواہ پر ملازم تھا' ابھی نکاح ہوا تھا اور رخصتی چند ماہ بعد ہونی تھی' لڑکے نے اپنے سسر کے نام خط لکھا کہ مجھے بنگلہ اور کار کے علاوہ اتنے لاکھ (اور وہ خاصی معقول رقم تھی) نقد بھی چاہیے۔ اگر فلاں تاریخ تک مطلوبہ چیزیں فراہم کر دیں تو بہتر ہے اور آپ کا بھلا ہے وگرنہ لڑکی کو طلاق نامہ بھیج دوں گا' ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس شخص نے لڑکی سے نکاح نہیں کیا بلکہ دھوکہ اور فریب سے دولت کمانے کا سودا کیا' لڑکی والوں نے لڑکے کے والدین اور عزیز و اقارب کو ہر ممکن سمجھایا بجھایا مگر دین سے غفلت کے سبب وہ بھی خاموش رہے اور انہوں نے برخوردار کو اس پر کوئی تنبیہ اور سرزنش نہ کی۔ گویا کہ وہ بھی اس کے ہم خیال ہو گئے' لڑکی والے اس کے لمبے چوڑے مطالبات پورا کرنے سے قاصر رہے' چنانچہ اس لڑکے نے طیش میں آ کر طلاق نامہ بجھوا دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

میں کہتا ہوں کہ ایسی شادی اگر ہو بھی جاتی تو کامیاب نہ رہتی اس لیے کہ حرص ولالچ کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ معاشیات کا اصول یہ ہے:

"(The more you get, the more you desire)"

"حرص اور لالچ انسانوں کے درمیان کبھی الفت و محبت پیدا نہیں کر سکتا' یہ بات تو صرف صبر و قناعت سے پیدا ہوتی ہے اور اسلام کی نکھری تعلیمات سے یہ جذبہ بیدار رہتا اور پرورش پاتا ہے۔

دینی ماحول کا واقعہ بھی سن لیجیے کہ مجھے کچھ عرصہ پہلے ایک مثالی نکاح میں شامل ہونے کا اتفاق ہوا' لڑکے والے اور لڑکی والے دونوں دیندار گھرانے تھے' نہ وہاں کوئی مطالبات تھے اور نہ ہی کوئی رسم و رواج' انتہائی سادگی سے مسجد میں نکاح ہوا۔ دعا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاضرین میں مختصر سی شیرینی تقسیم ہونے کے بعد رخصتی ہو گئی' مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ جوڑا خوشگوار ازدواجی زندگی گزار رہا ہے اور دونوں گھرانوں میں بھی الفت و محبت ہے۔

خود آنحضرت ﷺ کی لخت جگر بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جس پاکیزگی اور سادگی کے ماحول میں ہوا اس کی مثال رہتی دنیا تک کے لیے کافی ہے۔ حضرت علیؓ نے جب درخواست کی تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کی مرضی دریافت فرمائی وہ چپ رہیں' یہ ایک طرح کا اظہار رضامندی تھا' آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ تمہارے پاس مہر دینے کے لیے کیا ہے' بولے کچھ نہیں ہے' آپ ﷺ نے فرمایا "اور وہ حطیہ کی زرہ کیا ہوئی؟ (جو جنگ بدر میں ہاتھ آئی تھی) عرض کیا وہ تو موجود ہے' آپ ﷺ نے فرمایا بس وہی کافی ہے۔ قارئین کو خیال ہو گا کہ بڑی قیمتی چیز ہو گی' لیکن وہ اس کی مقدار جاننا چاہتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ صرف سوا سو روپے کی زرہ کے علاوہ اور جو کچھ حضرت علیؓ کا سرمایہ تھا وہ ایک بھیڑ کی کھال اور ایک بوسیدہ یمنی چادر' یہ تھا وہ کل حق مہر جو حضرت علیؓ نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی نذر کیا۔ اور جو سامان رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی کو دیا ذرا اس کے متعلق جان لیجیے۔

بان کی چارپائی' چمڑے کا گدا جس کے اندر روئی کی بجائے کھجور کے پتے تھے۔ ایک چھاگل' ایک مشک' دو چکیاں اور مٹی کے دو گھڑے اسے جہیز مت کہیے کہ اس کا اسلام میں کوئی تصور نہیں ہے۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نکاح کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے تو ان کے پاس سوائے علم قرآن کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ تو لسان صدق سے ارشاد ہوا تو بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنی ہونے والی بیوی کو اس علم سے سیراب کر دینا یہی حق مہر ہے۔

اللہ اللہ! کیا اسلام کے دیے گئے ضابطہ اخلاق سے بڑھ کر کوئی آسان' سادہ' سہل

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور پاکیزہ ضابطہ ہو سکتا ہے؟

یہ تو ہم نے خود اپنے لیے مسائل کھڑے کر لیے ہیں۔ نت نئے رسم ورواج بنا لیے۔ اس سے خود بھی مشکل میں پڑ گئے اور دوسروں کو بھی مشکلات میں ڈال دیا ہے۔ آئے دن پڑھنے سننے میں آتا ہے کہ شادی کے بعد لڑکی جب سسرال پہنچی تو خاوند نے یا ساس نے بہو کو یہ طعنہ دے کر اسے واپس بھجوا دیا کہ والدین سے فلاں فلاں چیزیں لاؤ ورنہ وہیں بیٹھی رہو۔ غور کیجیے کہ اس وقت لڑکی کے دل پر کیا گزرتی ہے اور والدین کو پتہ چلتا ہے تو ان کے دل کا حال کیا ہوتا ہوگا؟ غم اور صدمات سے نڈھال ہو جاتے ہیں۔ یہ سارا نتیجہ ہے دین سے لاعلمی کا اور خالق ومالک سے بے خوفی کا' افسوس ہے لوگوں کی عقل پر اور تف ہے ان کی انسانیت پر' اگر وہ مسلمان ہیں تو انہیں اپنے اسلام اور ایمان کی خیر منانی چاہیے' والدین نے تو انہیں اپنے جسم وجان کا ٹکڑا کاٹ کر دے دیا تھا اس سے بڑھ کر ایثار اور قربانی اور کیا ہو سکتی ہے؟

اے درہم ودینار کے بندو! یہ دنیا عارضی اور فانی ہے "چار دن کی چاندنی پھر اندھیری رات"۔ قبر کے عذاب سے ڈرو جہاں ظالموں کو سانپ اور بچھو کاٹیں گے' حشر کے عذاب سے ڈرو جہاں نفسی نفسی کا عالم ہوگا اور کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہوگا' صرف اور صرف تمہارے نیک اعمال کام آئیں گے۔ مال ودولت کی بجائے انسانوں کی قدر کرنا سیکھو۔

(ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء)

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہربان ہوگا عرش بریں پر

تمہارا اور ہمارا ایمان کیسے کامل ہوگا کہ بڑے چھوٹوں پر شفقت کریں اور چھوٹے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بڑوں کی عزت کریں۔

(من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا)

"جس نے ہمارے چھوٹوں پر شفقت نہ کی اور ہمارے بڑوں کا ادب نہ کیا' وہ ہم میں سے نہیں ہے' خواہ اپنے آپ کو مسلمان کہلواتا رہے۔ مگر اس کا مسلمانوں سے تعلق نہیں ہے' لہٰذا اسے اپنا ایمان بچانے کے لیے اپنے رویہ کو درست ضرور کرنا ہو گا۔

اے رب کریم! ہمیں دین کا شعور عطا فرما اور جہالت کی زندگی سے نکال کر روشنی میں لا۔ آمین

اَللّٰھُمَّ لَایَاتِی بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا یَذْھَبُ بِالسَّیِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

اے اللہ! تو ہی اچھائیاں عطا فرمانے والا ہے اور تو ہی برائیوں کو رفع کرنے والا ہے' کوئی تدبیر اور قوت تیری توفیق کے بغیر کارگر نہیں ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا ذکر

دل کا اطمینان' فلاح کا سامان

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھے یاد کرتا ہے اور میری یاد میں جب اس کے دونوں ہونٹ ہلتے ہیں تو اس وقت میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (بخاری)

"اس کے ساتھ ہوتا ہوں" سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو اپنی حفاظت اور نگرانی میں لے لیتا ہے' اسے برائیوں اور نافرمانیوں سے بچا لیتا ہے اور وہ شخص زندگی میں خیر و برکت کو اپنے دامن میں سمیٹتا رہتا ہے اور پھر وہ دنیا و آخرت کی فوز و فلاح سے شادکام ہو جاتا ہے۔

"ذکر" کے لغوی معنی یاد کرنے اور بار بار ذہن میں لانے کے ہیں' دین کی اصطلاح میں اس کا مفہوم اللہ تعالیٰ کی یاد ہے اور وہ کئی طرح سے ہو سکتی ہے' بندہ مومن اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنی جبین نیاز اس کی چوکھٹ پر جھکا دیتا ہے یہ ذکر کا سب سے بہتر طریقہ ہے' جونہی مؤذن نے نماز کے لیے پکارا" سب کام چھوڑ چھاڑ کر مسجد کی طرف چل پڑے۔

﴿إِنَّنِي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدْنِي وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾ (طٰہٰ:14)

"(رب کریم کا ارشاد ہے) بلاشبہ میں ہی الٰہ ہوں' میرے سوا کوئی الٰہ نہیں' لہٰذا میری عبادت کرو اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو"۔

نماز میں جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس وقت قرب الٰہی سے سرفراز کیا جاتا ہے' ارشاد ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿كَلَّا لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ﴾ (العلق:19)

"اور سجدہ سے قرب حاصل کیجیے"۔

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہی ہیں جنہیں دنیاوی مشاغل اور خرید و فروخت اقامت صلوٰۃ اور ذکر سے غافل نہیں کرتی۔

﴿رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ﴾(النور:37)

"(نیک بندے، وہ ہیں) جنہیں اللہ کے ذکر' اور نماز قائم کرنے۔ سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ ہی خرید و فروخت"۔

دوسری اہم چیز جو بندہ مومن کو ذکر میں مصروف رکھتی ہے وہ قرآن حکیم کی تلاوت اور اس کا فکر و شعور سے مطالعہ ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

﴿إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ﴾ (یٰسین:69)

"یہ تو ایک نصیحت اور واضح پڑھی جانے والی کتاب ہے"۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر (یعنی مساجد میں سے کسی مسجد) میں اللہ کی کتاب یعنی قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہیں' اس کا درس دیتے ہیں' معنی بیان کرتے ہیں تو ان پر سکنیت نازل ہوتی ہے' رحمت اُن کو ڈھانپ لیتی ہے' فرشتے ان کو گھیر لیتے ہیں' اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں کرتا ہے۔ (مسلم' ریاض الصالحین باب فضیلۃ القرآن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے"۔

اس حدیث مبارک کا مطلب واضح ہے کہ تم مردوں کی طرح نہ رہو کہ وہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ذکر و فکر سے عاجز ہیں اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح رکھو بلکہ انہیں اللہ کی یاد سے آباد کرو تاکہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہ سکو'

ذرا غور کیجیے تو ہمارے یہاں ایسا دور بھی گزرا ہے کہ جب ہمارے گھرانوں میں صبح خیزی کی عادت تھی' خواتین و حضرات' بچے بوڑھے' نماز فجر کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت میں مشغول ہو جاتے تھے' گلی کوچوں میں گھروں کے اندر سے میٹھی میٹھی' ترنم کے ساتھ خوشگوار تلاوت قرآن کی آوازیں سنائی دیتی تھیں' ان گھرانوں میں مہر و محبت کے پھول کھلتے تھے آپس میں احسان و مروت کے چراغ روشن رہتے تھے۔ بڑے چھوٹوں پر شفقت کرتے اور چھوٹے بڑوں کی عزت کرتے۔

جب سے ٹی وی کی لعنت میں گرفتار ہوئے ہیں ہمارے نظم و ضبط میں زبردست خلل پڑا ہے' رات دیر تک پروگرام (جن میں زیادہ تر بے ہودہ ہوتے ہیں) جاری رہتے ہیں یقیناً ایک مسلمان کے لیے زبردست ناقابل تلافی خسارہ ہے۔ وہ گلی کوچے جن سے کبھی صبح کی فضا ذکر سے مہک اٹھتی تھی اور زندگی کے آثار نمایاں تھے اب قبرستان کا منظر پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

پاکستان کے حکمرانو! کم از کم پاکستان ٹیلی ویژن کے اوقات کار مناسب رکھو اور مقرر کرو اور بے حیائی مٹا کر اس نوجوان نسل کو بے راہ روی سے بچاؤ۔

ذکر کے سلسلہ میں تیسری اہم بات چلتے پھرتے' اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے' رب کریم کی حمد و ثناء بجالانا اور اس کی عظمت و کبریائی بیان کرنا ہے' بندہ مومن کی زبان ہر وقت ایسے کلمات سے تر رہتی ہے۔

سبحان اللہ ' الحمدللہ ' اللہ اکبر' سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم

ذکر کے سلسلہ میں چوتھی اہم بات یہ ہے کہ جب دل میں ہر وقت مولا و آقا کا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوف سمایا رہے اور انسان گناہوں سے بچتا رہے اور اپنی زبان اللہ کے ذکر سے آباد رکھے تو ایسا شخص انفس و آفاق پر غور و فکر کا موقع پاتا ہے' اور رب کائنات کی کرشمہ سازیاں اس کے ایمان کو مضبوط بناتی ہیں۔

﴿الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (آل عمران:191)

"(عقل مند وہ لوگ ہیں) جو اٹھتے بیٹھتے' سوتے جاگتے (ہر حال میں) اللہ کو یاد کرتے ہیں اور زمین و آسمان کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں (اس ذکر و فکر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر معرفت حق کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہ پکار اٹھتے ہیں اے ہمارے رب تو نے یہ سب (کارخانہ) فضول اور بے مقصد نہیں بنایا' تو پاک ہے (ہر عیب اور نقص سے) ہمیں عذاب جہنم سے بچالے"۔

یہ حقیقت ہے کہ مسلمانوں کے لیے دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مضمر ہیں' حکم ہوتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی یاد سے کبھی غافل نہ رہنا۔

﴿وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ﴾ (الاعراف:25)

"(اے نبیﷺ) اپنے رب کو یاد کیجیے دل میں عاجزی اور خوف سے اور زبان سے بھی ہلکی آواز سے (گریہ وزاری کیجیے) صبح و شام اور ان لوگوں سے نہ ہو جائیے جو (دنیا سے دل لگائے) غفلت میں پڑے ہوئے ہیں"۔

صلح و امن کی کیفیت ہو یا حرب و ضرب کی حالت' تمہاری کامیابیوں کا راز ذکر الٰہی میں ہے' غزوات اسلامیہ کے حالات پڑھ جائیے' آپ جانیں گے کہ مٹھی بھر اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بے سر و سامان مسلمانوں کی جماعت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے لشکروں پر غالب آتی رہی' انہیں حکم ہوتا

﴿وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (الجمعۃ:10)

"(اور دیکھنا) اللہ کو کثرت سے یاد کرتے رہا کرو تاکہ تمہیں کامیابی ملے"۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

(آل عمران:200)

"اے ایمان والو! (کفار کے مقابلہ میں) ثابت قدم رہو اور (محاذ پر) ڈٹے رہو' (اور اپنے مورچوں میں) جمے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو) تاکہ (تم فتح و کامرانی) مراد حاصل کرو"۔

بھلا سکون و راحت کی کسے طلب نہیں ہے؟ دور حاضر میں ہر طرف افکار ہیں' پریشانیاں ہیں' دکھ ہیں' آلام ہیں' ہر شخص بے چین اور مضطرب نظر آتا ہے...... تنخواہ کم اور اخراجات زیادہ ہیں' بجلی اور گیس کے بل کہیں زیادہ آ رہے ہیں' نت نئے ٹیکس ہیں جو کبھی خود اور کبھی اشیاء پر ادا کیے جاتے ہیں۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ شاید جو عالیشان بنگلوں میں رہتے ہیں اور جن کے پاس مال و دولت کی فراوانی ہے' کاریں اور بنک بیلنس رکھتے ہیں' وہ بڑے سکون اور سرور کی زندگی گزارتے ہیں' لیکن جب ان کے قریب سے ان کی کیفیت معلوم کریں تو ان اغنیاء کا اضطراب اور پریشانی ان لوگوں سے زیادہ معلوم ہوتی ہے جو زندگی کی راحتوں اور آسائشوں سے محروم ہیں بلکہ غور کیجیے تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ وہ محنت کش اور غریب مزدور جو لہو پسینہ سے حلال کی روزی کماتے ہیں اور روکھی سوکھی کھا کر بھی اللہ کا شکر بجالاتے ہیں' جن کی صبحیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اور شام میں رب کائنات کی یاد میں بسر ہوتی ہیں' جن کے چہرے مہرے سے اطمینان وسکون ٹپکتا ہے حقیقی مسرت اور شادمانی تو انہیں ہی حاصل ہے' یقیناً طمانیت قلب اور سرور نفس صرف اور صرف ذکر الٰہی سے ہی مل سکتا ہے' قرآن اس حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہے۔

﴿أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ﴾ (الرعد:28)

"یادرکھو' اللہ کے ذکر ہی میں دلوں کا اطمینان وسکون ہے"۔

آج ہم اپنے وطن میں نت نئی پریشانیوں سے دوچار ہیں' کہیں مالی پریشانیاں ہیں اور کہیں جسمانی بیماریاں' کہیں ڈاکے ہیں اور کہیں دھماکے' جہاں بے گناہ انسان مارے جاتے ہیں ظالم دن دہاڑے دندناتے پھر رہے ہیں' شرفاء کی عزتیں لٹ جاتی ہیں' پاک دامن خواتین کی عصمتیں برباد ہو رہی ہیں' ملک کا کوئی قانون نہیں جو ان ظالموں کا قلع قمع کرے' ہر آنے والی حکومت اسلام کا عادلانہ نظام قائم کرنے سے قاصر ہے' اس کا حل صرف یہ ہے کہ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کریں امید ہے کہ وہ رب کریم ہمیں اس ابتلاء و آزمائش سے نجات عطا فرمائے۔

﴿واذكروا الله كثيرا لعلكم تفلحون﴾

"(اور بندو!) اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو (تاکہ تم پریشانیوں سے نجات پا کر کامیابی سے ہمکنار ہو سکو"۔

10132

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

پبلیکیشنز
ایشیا